THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Wednesday, the December 29, 2021
(316th Session)
Volume XI, No.04
(Nos.01-04)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad
Volume XI SP.XI (04)/2021
No.04 15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Questions and Answers 2
3. Leave of Absence 56
4. Motion Under Rule 194(1) moved by Chairman Standing Committee on Human Rights on [The National Commission on the Rights of Child (Amendment) Bill, 2020] 57
5. Motion under Rule 194(1) by Chairman Standing Committee on Human Rights on [The Domestic Violence (Prevention and Protection) Bill, 2020]58
6. Motion under Rule 194(1) moved by Chairman Standing Committee on Human Rights on [The Transgender Persons (Protection of Rights) (Amendment) Bill, 2021] 59
   - Senator Saadia Abbasi 59
7. Presentation of Report of the Committee on Delegated Legislation regarding existing criteria, conditions and procedures of postings of Chief Secretaries in four provinces as well as in Azad Jammu and Kashmir and Gilgit Baltistan 63
8. Presentation of Report of the Committee on Delegated Legislation regarding appointment of PAS officers as Chief Secretaries in four provinces as well as in Azad Jammu and Kashmir and Gilgit Baltistan 63
9. Presentation of Report of the Standing Committee on Interior regarding [The Islamabad Capital Territory Trust (Amendment) Bill, 2020] 64
10. Presentation of report of the Standing Committee on Interior regarding [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2021] (Amendment of Section 510) 64
11. Presentation of report of the Standing Committee on Interior regarding allotment of Kiosks/Khokhas in Islamabad 65
12. Presentation of report of the Standing Committee on Human Rights regarding [The Juvenile Justice System (Amendment) Bill, 2021] 65
13. Presentation of report of the Standing Committee on Human Rights regarding [The Islamabad Capital Territory Child Protection (Amendment) Bill, 2021] 66
14. Presentation of report of the Standing Committee on Human Rights regarding [The National Commission on the Rights of Child (Amendment) Bill, 2021] 66
15. Presentation of report of the Standing Committee on Human Rights regarding [The Protection against Harassment of women at the Workplace (Amendment) Bill, 2021] 67
16. Presentation of the report of the Standing Committee on Narcotics Control regarding [The Control of Narcotic Substances (Amendment) Bill, 2020] 67

17. Presentation of the report of the Standing Committee on Narcotics Control regarding number of drug rehabilitation centers established in the country during the last two years along with budgetary allocation... 68
18. Presentation of report of the Standing Committee on Communications regarding [The National Highways Safety (Amendment) Bill, 2021]..... 68
19. Laying of a copy of the Paigham-e-Pakistan adopted and recommended for laying in the Parliament by the Council of Islamic Ideology 69
20. Laying of papers regarding Pakistan Single Window Act, 2021 (III of 2021)69
21. Point of public importance raised by Senator Sherry Rehman regarding National Security Policy 70
    - Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House 75
22. Calling Attention Notice by Senator Mushtaq Ahmed regarding security concerns due to laying off the jobs of Railways Patrollers. 80
    - Mr. Ali Muhammad Khan, MoS for Parliamentary Affairs 83
23. Point of Public Importance raised by Senator Dr. Asif Kirmani regarding The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2021 92
24. Point of Order raised by Senator Mohsin Aziz regarding use of proper tools for highlighting public issues..... 95
25. Point of Public Importance raised by Senator Bahramand Khan Tangi regarding ban on unregistered vehicles and mandatory imposition of M-tag on Motorways..... 100
26. Point of Public Importance raised by Senator Danesh Kumar regarding the problems being faced by artists..... 101
27. Point of Public Importance raised by Senator Afnan Ullah Khan regarding the National Security Policy..... 103

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Wednesday, the December 29, 2021

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَ اخْشَوْا یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ۪ وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ ۚ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ؕ وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۳۴﴾

ترجمہ: اے لوگو اپنے رب سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو جس میں نہ باپ اپنے بیٹے کے کام آئے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آئے گا۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے پھر دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ دغا باز تمہیں اللہ سے دھوکے میں رکھیں۔ بے شک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹوں میں ہوتا ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ کس زمین پر مرے گا۔ بے شک اللہ جاننے والا خبر دار ہے۔

سورۃ لقمان (آیات 33تا32)

Questions and Answers

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ السلام علیکم۔ ابھی ہم سوالات لیتے ہیں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: میں ایک پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: پوائنٹ آف آرڈر اس وقت ہوتا ہے اگر business میں کوئی مسئلہ ہو۔ وقفۂ سوالات کے بعد آپ کو وقت دوں گا۔ مہربانی کرکے ہاؤس کو رولز کے تحت چلائیں، میری آپ سے گزارش ہے۔ آپ سے میری humble submission ہے، وقفۂ سوالات کے بعد آپ کو time دیں گے۔ شکریہ جناب۔ کیا ابھی آپ کو stamp paper پر لکھ کر دینا پڑے گا؟ جب کہہ دیا ہے تو موقع دیں گے۔ سینیٹر ذیشان خانزادہ۔

سینیٹر ذیشان خانزادہ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ سوال نمبر 34 ہے، اس کا reply تو نہیں ملا، اگر آپ کی اجازت ہو تو صرف ایک بات پوچھنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: جب سوال کا جواب آئے گا، پھر اس کے متعلق بات کریں۔ سیکرٹری صاحب! سوال کا جواب کیوں نہیں آیا؟ وزارت سے جواب لے لیں۔ جی منسٹر صاحب۔

جناب ظہیرالدین بابر اعوان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ۔ ان کے دو اور questions ہیں، دو کا جواب نہیں آیا، ایک کا آیا ہوا ہے۔ میں نے منسٹری سے کہا ہے کہ فوراً اس کا جواب بھیجیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب۔

(Def.) *Question No. 36 Senator Bahramand Khan Tangi:Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state the details of persons appointed in PTV during the last three years indicating also the number of persons in PTV whose services have been terminated and the reasons thereof?

Mr. Fawad Ahmed: Electronic Media is a dynamic 24/7 industry with high pace of changes in features, contents and technology, which creates impact on screen being co-related with its viewership. As such in order to cope up the exigency of work and compete with the private broadcast media, a total number of 61 persons were hired/ engaged/

appointed in PTVC during the last three years i.e. from 01-07-2018 to 30-6-2021 in the following manner:—

i.	Anchors	= 07
ii.	Professionals	= 12
iii.	Contractual	= 37
iv.	Daily Wages	= 03
v.	Resource Persons	= 01
vi.	Coordinator Total	= 01
	Total	= 61

As for as, the number of persons whose services have been terminated during the said period is 38 as per following detail/reason;

i.	Fake/Bogus Certificate/Degree	= 10
ii.	Disciplinary action	= 20
iii.	Poor performance	= 08
	Total	= 38

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: چیئرمین صاحب! وفاقی وزیر صاحب سے میرا سوال تھا کہ last three years میں پی۔ٹی۔وی میں آپ نے کتنے لوگوں کی appointments کی ہیں اور کتنے لوگوں کو آپ نے terminate کیا ہے۔ مجھے جواب دیا گیا ہے کہ 61 لوگوں کی ہم نے appointment کی ہے۔ اس کی جو justification دی گئی ہے، کنٹریکٹ پر 37 ہیں، یومیہ اجرت پر تین ہیں، Coordinator پر ایک ہے، میں پوچھنا یہ چاہ رہا ہوں کہ کنٹریکٹ کی justification کیا ہے۔ یہاں پر لکھا ہے کہ کام کی ضرورت کے لیے مندرجہ ذیل طریقوں سے ہم نے تقرریاں کی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کنٹریکٹ کا طریقہ کیا ہے اور اس کی justification کیا ہے، یومیہ اجرت کی justification کیا ہے۔ اینکرز کے بارے میں بتایا گیا ہے، وہ تو چلو ٹھیک ہے کیونکہ اینکرز، اینکرز ہوتے ہیں لیکن جو لوگ کنٹریکٹ پر، یومیہ اجرت پر یا Coordinator کے تحت بھرتی ہوئے، ان کے کام کی ضرورت کی justification کیا ہے۔ ساتھ ہی اس میں لکھا ہے کہ تادیبی کارروائی اور خراب کارکردگی پر ہم نے 38 بندوں کو نکالا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ تادیبی کارروائی کیا چیز ہے اور

خراب کارکردگی کی justification کیا ہے۔ میرے خیال میں اس سوال کا جواب تو علی محمد خان صاحب دیں گے لیکن میں satisfied تب ہوں گا کہ جب ان کا جواب آ جائے تو مجھے ایک سیکنڈ کے لیے بات کرنے کا موقع دے دیں۔

جناب چیئرمین: کتنے ضمنی سوالات آپ نے کرنے ہیں؟ بہرہ مند خان تنگی! تھوڑا اصول پر چلیں۔ محترم ایڈوائزر برائے پارلیمانی امور، بابر اعوان صاحب۔

جناب ظہیرالدین بابر اعوان: جناب! پہلے comparison کی بات ہو رہی ہے کہ 61 آئے ہیں جن میں سے contractual 37 ہیں۔ اس سے پہلے کے تقریباً آٹھ سالوں میں دو ہزار لوگ آئے، ان میں سے mostly اسی طریقے سے آئے تھے جس کو contract کہا جاتا ہے۔ اس دور کی جو بھرتی ہے اس میں ٹوٹل 61 ہیں اور 38 terminations ہیں۔ Terminations کی وجوہات میں disciplinary action بھی تھا، poor performance بھی تھی اور ان کے پاس required qualifications نہیں تھیں، انہوں نے غلط طریقے سے بھرتی کروائی ہوئی تھی۔ اس کا دوسرا حصہ، یہ جو 61 ہیں تو ٹیکنالوجی جب سے آئی ہے، اس وقت سے جو پرانے لوگ تھے، مثال کے طور پر جو 50 years سے above والے ہیں، ان میں سے بہت کم ہیں جو ٹیکنالوجی کی pace کے ساتھ چل سکتے ہیں۔ اس کے لیے زیادہ تر بھرتیاں ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین: وہ technical لوگ ہوں گے۔

جناب ظہیرالدین بابر اعوان: جی technical لوگ اور professional لوگ ہیں۔ ایک exemption انہوں نے خود دی کہ اینکر، اینکر ہوتا ہے۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: چیئرمین صاحب! یہ جو 37 لوگ کنٹریکٹ پر ہیں، ان کو آپ کیسے justify کرتے ہیں؟ یہ کون سی posts ہیں، ان کو کتنی salary اور کون سے گریڈ میں آپ نے لیا ہے؟ اس کی معلومات آپ نے نہیں دیں۔ میری درخواست ہے کہ میرے اس سوال کو اسٹینڈنگ کمیٹی کو بھجوا دیں تاکہ وہاں ہم اس پر بات کریں کہ یہ کون لوگ ہیں اور کس لیے آئے ہیں۔

Mr. Chairman: Honourable Adviser to the Prime Minister,

یہ contract والے لوگ کون سے ہیں؟

Mr. Zaheer-Ud-Din Babar Awan (Adviser to the Prime Minister on Parliamentary Affairs): Sir, all are professionals, all codal formalities observe

کرنے کے بعد انہیں بھرتی کیا گیا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: شکریہ، تنگی صاحب! آپ نے already three supplementary questions کر لیے ہیں۔ تاج حیدر صاحب! آپ کا ضمنی سوال۔

سینیٹر تاج حیدر: جناب چیئرمین! Pakistan Television ایک mother organization ہے اور اس کے پاس بہترین، تجربہ کار، producers, cameramen, sound والے لوگ موجود ہیں۔ اس کے studios and equipment کی سہولیات بہترین ہیں۔ کیا یہ درست ہے کہ PTV نے ایک عرصے سے باہر کے تیار کردہ گھٹیا ڈرامے خریدے ہیں اور ڈرامے کی اپنی کوئی production نہیں کی ہے؟

جناب چیئرمین: جی مشیر صاحب۔

جناب ظہیر الدین بابر اعوان: جناب چیئرمین! اچھا سوال ہے، اس کا concern پرانے پی ٹی وی دیکھنے والوں کو جنہوں نے اچھے ڈرامے، اچھے programmes, اچھی entertainment دیکھی ہوئی ہے، ان کا یہ سوال ہے، میں اُن تک یہ سوال پہنچاتا ہوں کہ وہ بتائیں کہ خود کتنے بناتے ہیں؟ زیادہ تر information یہ ہے کہ باہر کی private production کو خرید رہے ہیں لیکن میں exact break up لے کر آپ کو share کروں گا۔

جناب چیئرمین: جام مہتاب ڈہر صاحب۔

سینیٹر جام مہتاب حسین ڈہر: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے کہ موجودہ حکومت کے دور میں سنتے آئے ہیں کہ ہر محکمے میں اضافی لوگ بھرتی ہوئے ہیں، یہ سارا blame سابق حکومتوں پر لگاتے آئے ہیں لیکن انہوں نے total 61 employees رکھے ہیں، professional کوئی نہیں ہے جو 37 contractual employees رکھے ہیں، یہ ہمیں بتا دیں کہ ان contractual لوگوں کا کن شعبوں سے تعلق ہے ؟

یہ bifurcate کر کے بتائیں کہ یہ کتنی important posts ہیں اور 37 employees کون ہیں؟

جناب چیئرمین: جی مشیر صاحب۔

جناب ظہیرالدین بابر اعوان: شکریہ، جناب چیئرمین! اس میں three categories ہیں، ایک content سے متعلقہ ہے، دوسرے technology سے متعلقہ ہیں اور تیسرے مختلف features of the outdoor broadcast and the recent broadcast.

Mr. Chairman: Next Question No.37 of Senator Seemee Ezdi Sahiba.

(Def.) *Question No. 37 Senator Seemee Ezdi: Will the Minister for Narcotics Control be pleased to state whether it is a fact that the Ministry of Narcotics Control had formulated five years (2010-2014) master plan, of upgrading and setting up new treatment and rehabilitation centers, if so, details thereof indicating also progress thereon?

Mr. Ijaz Ahmad Shah: As per Drug Abuse Control National Action Plan 2019-23, 3.09+ Billion rupees are required for setting up new treatment and Rehabilitation Centers in the Country but no funds have been provided the government for the same. However, as per –section 53 & 52 Sub-Para (i) of CNS Act 1997, Provincial Governments are responsible for establishment of as many rehabilitation centers as may be deemed necessary. Moreover, the responsibility of registration & rehabilitation falls within the purview of Provincial Government. However, ANF is running following 4x Model Addiction Treatment & Rehabilitation Centers (MATRCs) with the support / patronage of Provincial Government / MNC:—

Province	Status/ Brief
Islamabad	**MATRC Islamabad** was established in 2005. Its comprises of 45x bedded hospitals. Since 2005, a total 6653 drug addicts/patients have been treated till Aug 2021. Necessary funds are alllocated by MNC.
Sindh	**MATRC Karachi** was established in 2010. It comprises of 105x bedded hospitals (including 25 bedded for female ward & 25 bedded Juveniles ward**).** Being managed by the Govt of Sindh. Since 2010, a total of 6548 drug addicts/ patients have been treated till Aug 2021.
	MATRC Hyderabad was established in 2020. It comprises of 50x bedded hospital. Being funded by Govt of Sindh. Since its establishing, 258 drug addicts/patients have been treated till Aug 2021.
	MATRC Sukkur was established in 2018. It comprised of 25x bedded hospitals. Being funded by Govt of Sindh. Since 2018, a total of 385x drug addict/patients have been treated till Aug 2021.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر سیمی ایزدی: جناب چیئرمین! یہ drug rehabilitation centres اتنے ضروری ہیں، ایک تو انہیں funds نہیں ملے اور جب انہیں funds نہیں ملے تو this now falls under the ANF جن کی registration and rehabilitation ان کا کام ہے۔ یہ چاہے ANF کے under ہی جائیں جبکہ یہاں بتایا گیا ہے کہ under the professional governments, صرف اسلام آباد اور سندھ cover کرتے ہیں، اس کے علاوہ خیبر پختونخوا، پنجاب، بلوچستان میں کام کیوں نہیں ہو رہا۔

جناب چیئرمین: جناب علی محمد خان صاحب! وزیرِ مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور): شکریہ، جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ۔ تمام سینیٹرز کو بہت خوش آمدید اور صبح

بخیر۔ جناب والا! یہ سوال بہت اہم ہے، ہم نے جواب میں آپ کو نکتہ بھی دیا ہے؛ 'under Section 53 and 52 (i) CNS Act 1997 provincial governments are responsible for establishing these rehabilitation centers now'. اس سلسلے میں اس بات کا بالکل اظہار ہونا چاہیے کہ سندھ اور اسلام آباد نے اس پر کام کیا ہے، ICT directly Islamabadکے underآتا ہے، ہم نے تو اس پر یہاں عمل کیا ہے لیکن پنجاب، بلوچستان اور خیبر پختونخوا کو یہ کرنا چاہیے چونکہ یہ devolved subject ہے۔ میرے خیال میں ان کے ساتھ اس پر coordination بنا کر انہیں requestکر سکتے ہیں، باقی صوبائی حکومتیں اس پر زیادہ initiativeلیں گی اور ان شاءاللہ وہ کام کر بھی رہی ہوں گی، hopefully they will establish those centres.

جناب چیئرمین: پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی صاحبہ۔

سینیٹر ڈاکٹر مہر تاج روغانی: جناب چیئرمین! یہ بہت اہم سوال ہے اور صرف یہ نہیں ہے narcotic increase ہو رہی ہے بلکہ اس کی types بدل رہی ہیں، میرے خیال میں ایوان میں ہر ایک کو معلوم ہے کہ Iceآ رہی ہے and on top of that there is new form of small tabletsہیں، یہ بچوں کی ٹافیوں کی شکل میں ہیں۔ اعجاز صاحب! آپ کو پتا ہو گا، میں نے آپ کو pictures بھی بھیجی تھیں، آپ کو یاد ہو گا کہ یہ ٹافیوں کی form میں ہیں۔ علی محمد خان صاحب خیبر پختونخوا سے تعلق رکھتے ہیں، یہ طور خم بارڈر پر open sale ہو رہی ہیں، مجھے میرے ڈاکٹروں نے تصاویر بھیجی تھیں۔ براہ مہربانی اس پر کچھ کریں

that how we should stop that?

جناب چیئرمین: جناب وزیرِ مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! اتفاق سے اس کے وزیر صاحب کا نام بھی اعجاز ہے، صرف ان کے نام میں شاہ کا اضافہ ہے، اعجاز شاہ صاحب۔ میرا خیال تھا کہ انہوں نے وہ تصاویر اعجاز شاہ صاحب کو بھیجی ہوں گی لیکن انہوں نے اعجاز چوہدری صاحب کو وہ کیوں بھیجیں، اس کا مجھے علم نہیں ہے۔ ہم ان کے مشورے پر بالکل agree کرتے ہیں، اس پر کوئی دو رائے نہیں ہے بلکہ Iceوالے معاملے پر on a very serious note ہمارے سکولوں اور کالجوں کے بچوں کے لیے اس کی بہت روک تھام کی ضرورت ہے۔ ہماری وزارت اس پر کام بھی

کر رہی ہے، provincial Police Departments کے ساتھ بھی ہم coordination میں ہیں۔ اس پر خیبر پختونخوا میں بہت crackdown ہوا ہے۔ میرے اپنے ضلع مردان میں ہم اس پر بار بار operation کرتے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر مہر تاج روغانی: جناب چیئرمین! اسے کمیٹی کو بھجوا دیں، یہ بہت serious مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین: امام دین شوقین صاحب supplementary question کر رہے ہیں۔

سینیٹر امام دین شوقین: شکریہ، جناب چیئرمین! Government sector کے اداروں کی حالت اتنی بری ہے کہ وہ جیل سے بھی بدتر ہیں اور private sector میں لوگ اس طرح کے hospitals and rehabilitation centers بنا کر پیسا کما رہے ہیں۔ اس کا حل یہ نہیں ہے کہ ہم ادارے بنائیں بلکہ available چیزوں کے لیے حکومت کیا کر رہی ہے کہ اس کی روک تھام کے لیے کام کرے تاکہ ان چیزوں کی ضرورت نہ پڑے اور ہمارا معاشرہ ایک اچھا معاشرہ بن جائے۔

Mr. Chairman: Minister of State for Parliamentary Affairs.

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! یہ بنیادی اور اہم سوال ہے کہ اگر وہ available ہی نہ ہوں تو آپ کو rehabilitation centres بنانے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی لیکن یہ ایک ongoing process ہے، آپ کو rehabilitation centres بھی چاہییں اور آپ کو اس پر crackdown بھی کرنا ہے اور ہم یہ کرتے بھی ہیں۔ اس پر اگر specific question آ جائے تو ہم آپ کو fact and figures کے ساتھ بتا دیں گے کہ چاروں صوبوں کے تعاون کے ساتھ Anti-Narcotics Force کا محکمہ کیا کیا کام کر رہا ہے، ہم نے یہ کتنی cease کی ہیں، کتنی dispose of کر دی ہیں اور ہم نے کتنے لوگوں کو پکڑا ہے۔ میں اس وقت یہ کہنا چاہتا ہوں کہ Ministry of ANF is very actively pursuing these cases with the cooperation of the Provincial Government. Yes, I agree with you that it is very much necessary that we should stop the supply of these narcotics but at the same time since the issue is there so we need

rehabilitation centers as well, in that with the cooperation of Provincial Governments کہ جیسے اسلام آباد we should appreciate Sindh as well and اور سندھ میں بنایا گیا ہے، Islamabad ICT کہ خیبر پختونخوا، بلوچستان اور پنجاب میں یہ بنیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: اس کو کمیٹی میں refer کرتے ہیں کیونکہ یہ بہت اہم issue ہے، اعجاز چوہدری صاحب! چاروں صوبوں سے IGs and Provincial Excise Departments کو بھی بلا کر ان کے ساتھ ایک meeting کر لیں۔

Next Question No. 42 of Senator Mohsin Aziz Sahib.

(Def.) *Question No. 42 Senator Mohsin Aziz:

Will the Minister for Interior be pleased to state the steps taken or being taken by the Government to control the adulteration in fresh/ unpacked milk and unhygienic injections being injected to Cows and buffaloes for increasing production of milk therefrom in Islamabad Capital Territory?

Sheikh Rashid Ahmed: In order to cope with the issues related to unhygienic injections being injected to cows and buffaloes, Livestock and Dairy Dev. Department is running awareness campaign targeting dairy farmers so as to aware them about the side effects of the Oxytocin whose residual parts in some extent come in the milk in small ratio causing some un-wanted effects like abortion in women and early onset of puberty.

The following steps have been taken by the Islamabad Administration to make sure that milk being sold in Islamabad is free from adulteration / contamination:-

- The Assistant Commissioners and Food Inspectors in ICT are regularly visiting respective areas to keep vigilance.
- Establishment of ICT Food Authority is under process in National Assembly and Senate.

➢ Special Campaign against unhygienic milk started by Deputy Commissioner, ICT and 28650 liters milk discarded.

Mr. Chairman: Any supplementary?

میرے خیال میں آج پھر آپ کے پاس اس پر ضمنی سوال نہیں ہے؟

سینیٹر محسن عزیز: جناب چیئرمین! ہم سن رہے ہیں کہ cows کو injections لگائے جاتے ہیں جن کی وجہ سے وہ زیادہ دودھ دیتی ہیں جو کہ مضر صحت ہے۔ اس کے بارے میں بتائیں گے کہ انہوں نے کتنی جگہوں پر چھاپے مارے ہیں؟ ان کو لگائے جانے والے injections بنانے والوں پر کتنے چھاپے مارے گئے ہیں؟ کتنے لوگ پکڑے گئے ہیں کیونکہ یہ بہت مضر صحت ہوتے ہیں لیکن ہم ناعاقبت اندیش لوگ ہیں، ہم تمام چیزوں میں ملاوٹ کرتے ہیں اور یہ ملاوٹ کا نیا طریقہ ہے۔ میں اس بارے میں ان سے جاننا چاہتا ہوں کہ وہ اس کے لیے کیا کر رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی وزیرِ مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! اس پر مجھے مشہور writer حسن نثار صاحب یاد آئے، وہ اکثر یہ بات کرتے ہیں کہ ہم اپنا قبلہ خود بھی درست کریں، ہم اللہ اور رسول ﷺ کو ماننے والے لوگ ہیں لیکن ہم اپنے بچوں کے دودھ میں ملاوٹ کرتے ہیں اور جو قوم بچوں کے دودھ میں ملاوٹ کرے تو پھر ہم اللہ سے کیا توقع کریں کہ ہم اپنے بچوں کے ساتھ بھی منافقت کرتے ہیں اور ان کے دودھ میں ملاوٹ کرتے ہیں۔ جناب محسن عزیز صاحب کا بہت اچھا سوال ہے اور انہوں نے اس سلسلے میں چھاپوں کے متعلق پوچھا ہے، ہماری teams جاتی ہیں، ہمارے inspectors جاتے ہیں، چھاپے بھی مارتے ہیں، میں آپ کو اسلام آباد کے حوالے سے کچھ figures دے دیتا ہوں کیونکہ آپ نے اسلام آباد کے حوالے سے سوال پوچھا ہے۔ یہاں 3 لاکھ 25 ہزار سے 3 لاکھ 50 ہزار لیٹر تک دودھ استعمال کیا جاتا ہے جس میں سے 2 لاکھ 80 ہزار سے 3 لاکھ لیٹر تک صوبہ پنجاب کے مختلف اضلاع جھنگ، ساہیوال، سرگودھا، منڈی بہاؤالدین، چکوال اور اٹک سے لایا جاتا ہے، اب اتنی بڑی تعداد میں جو دودھ آتا ہے اس کو ہم ایک خاص حد تک ہی چیک کر سکتے ہیں۔ میں آپ کو تھوڑی سی figures بتا دیتا ہوں کہ جو total samples ابھی حال ہی میں لیے گئے ہیں وہ 101 ہیں اور افسوس کی بات یہ ہے کہ 101 میں سے صرف 10 satisfactory نکلے ہیں اور 85 unsatisfactory

ہیں۔اگر آپ ان کی percentage نکالیں تو یہ 83 to 84 percent unsatisfactory نکلے ہیں جس پر ہم جرمانے بھی کرتے ہیں، سزائیں بھی دیتے ہیں۔ اس حوالے سے social awareness کے لیے ہمارا محکمہ جتنی بھی کوشش کر سکتا ہے وہ کر رہا ہے۔ District Administration, Assistant Commissioners اور ہمارے Inspectors چھاپے مارتے ہیں لیکن اس پر بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Engr. Rukhsana Zuberi Sahiba! supplementary please.

سینیٹر انجینئر رخسانہ زبیری: جناب چیئرمین! شکریہ۔ محسن عزیز صاحب نے بہت core issue کو take up کیا ہے۔ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ Food Authority کے TORs کیا ہیں اور کیا ہم ہر چیز پر صرف Authorities بناتے جائیں گے۔ دوسرا میں ان کی توجہّ Blue Band Margarine کی طرف دلانا چاہوں گی جو کہ بچّوں کی product کے طور پر بیچا جارہا ہے جبکہ it is very injurious for children and there is no awareness about it اور صرف بچّوں کے لیے نہیں بلکہ بڑوں کے لیے بھی margarine منع کیا جارہا ہے۔ So what is being done to safeguard the health, specially of the children?

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Parliamentary Affairs.

جناب علی محمد خان (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور): جناب! Food Authority Bill قومی اسمبلی اور سینیٹ سے پاس ہو چکا ہے، اس کے قیام کے ساتھ ہی ان کے خلاف کارروائی مزید تیز کی جائے گی۔ اس وقت ہمارے پاس اسلام آباد میں 29 ٹیمیں بنائی گئی ہیں جو Assistant Commissioners اور Magistrates کی سربراہی میں کام کرتی ہیں اور چھاپے مارتی ہیں۔ آپ نے ایک particular brand کے حوالے سے بات کی ہے جس کو نوٹ کر لیا گیا ہے اور اس پر ایکشن لیا جائے گا جیسا کہ آپ نے بتایا ہے کہ بچّوں کے لیے مضر صحت ہے، اس کو دیکھا جائے گا لیکن بہر حال we are active اور آپ کی District Administration بھی اس پر active ہے اور Food Authority Bill کے پاس ہونے کے بعد اس میں مزید تیزی آئے گی۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui Sahib! supplementary please.

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: جناب چیئرمین! شکریہ۔جواب میں بہت وضاحت کے ساتھ کہا گیا ہے کہ Department of Livestock, campaign چلا رہا ہے۔ میں اس campaign کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا کہ وہ میڈیا پر یا کس سطح پر چل رہی ہے کیونکہ کم از کم مجھے تو .T.V پر ایسی campaignکا اشارہ یا عکس نہیں ملا۔اس campaign کی تفصیلات بتادیں۔

جناب چیئرمین: وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور! یہ پوچھ رہے ہیں کہ کون سی campaignچلا رہے ہیں، کس چینل پر چلا رہے ہیں جو انہوں نے نہیں دیکھا۔

جناب علی محمد خان: جناب! Campaign کی تفصیلات تو انہوں نے یہاں پر نہیں دیں لیکن لوکل گوالوں اور دودھ والوں کے درمیان ہی یہ campaign چلتی ہے اور ظاہر ہے کہ District Administration کے پاس اپنے tools ہوتے ہیں لیکن National Networks کی جو آپ بات کر رہے ہیں تو اس پر تو normally private milks والے ہی دیتے ہیں، ذاتی طور پر میں نے بھی Dairy Department کی campaign, T.V. پر نہیں دیکھی، ہوسکتا ہے کہ وہ local level پر چلا رہے ہوں بہرحال انہوں نے صحیح point out کیا ہے اور ہم اس کی تفصیلات لے کر ان کو بتادیتے ہیں کہ وہ کس levelپر اپنی campaign چلا رہے ہیں اور انہیں کہیں گے کہ اس campaign کو اٹھائیں تاکہ بڑے level پر لوگ اس سے آگاہ ہوسکیں اور صرف گوالوں تک اس کو محدود نہ رکھا جائے تاکہ awareness create ہوسکے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر دوست محمد خان صاحب۔

Senator Dost Muhammad Khan: Sir! I am sorry but again reply not received.

جناب چیئرمین: علی محمد خان صاحب! جواب کیوں نہیں آرہے ہیں، Interiorکے جواب آج کون دے رہا ہے؟ آپ دے رہے ہیں، کیوں جواب نہیں آیا جناب۔ابھی میں دوست محمد خان کو کہوں گا تو غصہ تو وہ کریں گے۔

جناب علی محمد خان: جناب! سارا دن بلکہ وہ تو شام تک غصے میں رہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ Ministry of Interior سے پوچھیں کہ اس کا جواب کیوں نہیں آیا؟

جناب علی محمد خان: جناب! جواب میرے پاس آگیا ہے، سارے جواب دے دیے ہیں لیکن کچھ جواب late receive ہوتے ہیں جن کے لیے میری درخواست ہے کہ انہیں next Rota day پر رکھ لیں۔ میرے پاس جواب آگیا ہے لیکن کیونکہ officially on table lay نہیں ہوا ہے تو اس کا جواب دینا مناسب نہ ہوگا۔

جناب چیئرمین: جناب! Next Rota day پر رکھوادوں؟

سینیٹر دوست محمد خان: جناب! اسے Defence Committee کو بھیج دیا جائے۔

Mr. Chairman: Sir! interior.

سینیٹر دوست محمد خان: Interior بھیج دیا جائے ویسے it is related to Defence Ministry. اگر اسے Interior میں بھیج دیا جائے تو میرے پاس اس کا solution موجود ہے اور ان شاءاللہ ایسا solution بتاؤں گا کہ Tribal Areas سے یہ مسئلہ ختم ہو جائے گا کیونکہ وہاں پر land mines کے حوالے سے بہت سخت نفرت پھیلائی جارہی ہے۔ آپ اس پر آرڈر کریں۔

جناب علی محمد خان: جناب! میں جواب لے کر ان کو provide کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: اس کو Committee on Interior میں بھجوا دیا ہے۔ محسن عزیز! کام کیا کرو، نہ گھبراؤ۔ Interior Committee,

Leader of the Opposition please.

سیدّ یوسف رضا گیلانی (قائد حزب اختلاف): جناب چیئرمین! آپ seriousness دیکھ سکتے ہیں کہ اس وقت سات important questions ایسے ہیں جن کے کوئی جواب نہیں آئے ہیں۔ اگر اس طریقے سے ہوگا تو آپ دیکھ لیں کہ سینیٹ کے اجلاس تو ہوتے ہی بہت کم ہیں اور اگر ان میں بھی سوالوں کے جواب نہ ہوں تو پھر کیا فائدہ we are answerable to the people of Pakistan.

جناب چیئرمین: جی بالکل۔ منسٹر صاحب! پلیز ministries کو کہیں، بابر اعوان صاحب! آپ بھی بیٹھے ہوئے ہیں، ministries کو کہیں کہ سینیٹ میں جواب بروقت دیا

کریں۔ سینیٹر سیدّ محمد علی شاہ جاموٹ! تشریف نہیں لائے ہیں، اس کا جواب تو آیا ہوا تھا۔ سینیٹر نزہت صادق صاحبہ۔

Senator Nuzhat Sadiq: Mr. Chairman! thank you. Question No.44.

*Question No. 44 Senator Nuzhat Sadiq: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state the details of international publicity campaign including type of material, medium of publicity and steps taken by the External Publicity Wing of the Ministry for moulding international public opinion and drawing attention of international community toward the atrocities being carried out by the Indian forces in the Indian Illegally Occupied Kashmir especially after the 5th August, 2019 and expenditure incurred thereon the said publicity?

Mr. Fawad Ahmed: In accordance with instructions of Government of Pakistan, Press Sections in various Pakistan Missions frequently organized a number of events and demonstrations at famous landmarks of host countries in collaboration with the local communities especially on Kashmir Solidarity Day i.e. 5th February & Black Day i.e. 27th October of every year.

- External Publicity Wing, with the consultation and recommendation of its Press Wings Abroad, have also arranged high level interviews/interactions of the President, Prime Minister, Foreign Minister, NSA with prominent media houses of the world especially since August, 2019.
- Besides above, Pakistan Missions Abroad are also observing Youm-e-Istehsal on 5th August every year highlighting the excesses/atrocities committed by India in IIOJK.

- Arranged interviews/panel discussions of High Commissioners, Ambassadors, Consul Generals with media and Think Tanks of host countries.
- Articles/Writeups disseminated to ethnic media for publication. Billboards and advertisements run on major important locations of host the host countries. A Virtual Seminars and photo exhibitions of the Kashmiri victims of torture and violence, especially victims of pellet guns on Kashmir have also been organized.
- International Community and Organizations like UN, Human Rights Watch, Amnesty International, International People's Tribunal and All-Parties Parliamentary Group on Kashmir (APPKG) have published well documented reports on human rights abuses in Illegally Indian Occupied Kashmir. This Ministry is sending out these reports to the media community, British Parliamentarians, Think Tank Notables and civil society organizations to create better understanding of the issue.
- The detail of publicity activities is placed at Annex-I and detail of expenditure incurred is placed at Annex-II.

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library)

Mr. Chairman: Answer taken as read, supplementary Madam.

Senator Nuzhat Sadiq: Mr. Chairman! basically it is about the External Publicity Wing of the Information and Broadcasting.

ان کی جو basic duty ہے وہ تو یہ ہے کہ publicize کریں کہ کیا country policy ہے۔ انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ seminars arrange کیے ہیں لیکن میرا یہ سوال ہے کہ کیا کسی International Journal کا نام دے سکتے ہیں جس میں

وزیر اعظم نے، government functionary نے یا Minister for Kashmir Affairs نے کشمیر کی support کے حوالے سے کچھ publicize کیا ہو، کوئی آرٹیکل لکھا ہو۔اگر ان کے ذہن میں کچھ ایسا ہے تو بتادیں کیونکہ انڈیا کشمیر پر جو atrocities کر رہا ہے ان کو highlight کرنے کے لیے میں آپ سے specific پوچھ رہی ہوں کہ کیا کسی Journal میں آرٹیکل لکھا گیا ہے، یہ بتادیں۔

جناب چیئرمین: علی محمد خان صاحب! آپ جواب دے رہے ہیں۔جی بابر اعوان صاحب۔

Mr. Zaheer-Ud-Din Babar Awan (Adviser to the Prime Minister on Parliamentary Affairs): Sir! two things are important. First relates to the External Publicity Wing

پاکستان کے جتنے بھی سفارتخانے اور missions ہیں ان کے ساتھ مل کر three wings abroad ہیں جو events regularly organize کیے جاتے ہیں اور وہ سارے کے سارے Office of the National Security Adviser and Foreign Affairs سے بھی in touch رہتے ہیں۔پہلا 5th February, Kashmir Solidarity Day ہے، دوسرا 27th October, Kashmir Black Day ہے۔ Illegally Indian Occupied State of Jammu and Kashmir میں پانچ اگست کو جو حقوق کا استحصال ہوا اس کے بعد سے انڈیا کی excesses, atrocities اور جو مظالم کیے جارہے ہیں وہ مزید highlight کیے جاتے ہیں۔ان کو دو forums پر ایک جو وہاں پر social media and mainstream media ہے اس کے ذریعے سے اور دوسرا پاکستان کے Foreign Minister, Prime Minister and NSA for that matter, the Head of State of Pakistan ان کے interviews organize کیے جاتے ہیں۔

Mr. Chairman: Senator Mushtaq Sahib! supplementary please.

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! شکریہ۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ سوال بہت اہم ہے۔اگر اسے دیکھا جائے تو محترمہ نزہت صادق صاحبہ نے پوچھا ہے کہ External Publicity Wing کی جانب سے اٹھائے گئے اقدامات اور بین الاقوامی تشہیری مہم بشمول

مواد کی نوعیت اور تشہیر کا ذریعہ۔صرف Articles تک نہیں ہے، مقبوضہ کشمیر ایک open air prison ہے، وہاں پر fake encounters ہو رہے ہیں، بڑے پیمانے پر atrocities ہو رہی ہیں۔آپ ہمیں بتائیں کہ کیا اس پر آپ لوگوں نے videos بنائی ہیں، کوئی چھوٹی فلمیں بنائی ہیں، Indian Military کے war crimes کو expose کرنے کے لیے international level کی documentaries بنائی ہیں اور آپ نے جدید ٹیکنالوجی، جدید ذرائع کا اور contemporary tools کا کیا استعمال کیا ہے۔صرف یہ نہیں ہے کہ 5 فروری کو یہ کیا اور 5 اگست کو یہ کیا۔اس کی تفصیل بتائیں کہ کتنی documentaries بنی ہیں، کوئی فلم بنی ہے، fake encounters, atrocities اور وہ بدترین مظالم جو کہ Indian Army, war crimes commit کر رہی ہے اس پر کچھ کیا ہے۔

جناب چیئرمین: جناب بابر اعوان صاحب۔

جناب ظہیرالدین بابر اعوان: جناب چیئرمین! یہ تین چیزیں ہوئی ہیں۔ایک تو یہ کہ مختلف motivational songs اور مظالم کے حوالے سے poetry کو picturize کیا گیا اور اس کی short films بنائی گئی ہیں۔دوسرا جو atrocities ہیں ان کے حوالے سے ہے اور تیسرا جو ان کے آئینی حقوق تھے وہ اور اقوام متحدہ کے حوالے سے بھی۔Prime Minister of Pakistan نے مختلف جگہوں پر تقاریر کی ہیں اور پاکستان نے مختلف فورمز پر مسئلہ کشمیر کو اور بھارت کی فوج کے مظالم کو اجاگر کیا۔ان پر یہ ساری activities کی ہیں۔اگر details دیکھنا چاہتے ہیں تو annexure-1 and 2 دونوں موجود ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، سینیٹر رانا مقبول احمد صاحب! ضمنی سوال۔

سینیٹر رانا مقبول احمد: جناب چیئرمین! شکریہ۔ ابھی Honourable Adviser Sahib نے فرمایا کہ Embassies and Foreign Office کو بھی involve کیا جاتا ہے۔آپ بیتی بتاتے ہیں۔ابھی conscious of Islam پر استنبول کانفرنس جو ہوئی ہے۔جب وہ ایجنڈا سامنے آیا تو اس میں فلسطین اور افغانستان کا ذکر تھا جبکہ کشمیر کا اس میں ذکر ہی نہیں تھا۔اس پر ہم لوگوں نے احتجاج بھی کیا۔سفیر کے ساتھ بھی ہماری کچھ گفتگو ہوئی کہ آپ یہاں پر تشریف رکھتے ہیں تو آپ کا کیا role ہے۔کیا کشمیر میں ظلم نہیں ہو رہا

ہے۔ وہاں پر بچوں کو ذبح نہیں کیا جا رہا ہے۔ کیا عورتوں کے ساتھ جو ظالمانہ اور وحشیانہ سلوک ہو رہا ہے کیا اس میں کوئی دکھ کی بات نہیں ہے۔ تو پھر کانفرنس کے آخر میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس کو شامل کیا جائے گا۔ یہ تو میں Adviser Sahib کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔ جو Foreign Office کی کارکردگی ہے جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں۔ کتنا ہی اچھا ہوتا کہ آپ کا جو میڈیا سیل ہے۔ ابھی جو OIC Conference اسلام آباد میں ہوئی ہے اس میں بھی کوئی clips and videos دکھاتے۔ یہ بڑی اچھی opportunity تھی لیکن جہاں تک مجھے معلوم ہے اس میں یہ نہیں کیا گیا۔ آئندہ ایسا نہیں ہونا چاہیے اور ان چیزوں کو review کرنا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: یہ suggestions ہیں۔ جی، بابر اعوان صاحب۔

جناب ظہیرالدین بابر اعوان: جناب چیئرمین! میں آپ کے سامنے تھوڑی سی information رکھ دیتا ہوں۔ I attended that conference. OIC has focussed on the humanitarian aid which is needed on our western border in Afghanistan. لیکن Prime Minister نے اپنی تقریر میں بھی اور باقی تقاریر میں بھی کشمیر کے حوالے سے بات ہوئی ہے۔ ایک بات۔ جو معزز رکن کی suggestion ہے کہ اس کے special clips نکال کر اس کو internationalize کیا جائے وہ clips ایک مرتبہ share ہوئے ہیں اور اس کے نتیجے میں پہلی مرتبہ دو ممالک کا میں تذکرہ کرنا چاہتا ہوں۔ جاپان اور روس کے پریس میں بڑی extensive coverage ہوئی ہے۔ اگر وہ معلوم کرنا چاہیں گے تو میں ان کے ساتھ share کروں گا۔

جناب چیئرمین: انہوں نے بتا دیا کہ OIC Conference افغانستان سے متعلق تھی۔ Leader of the Opposition, کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی (قائد حزب اختلاف): جناب چیئرمین! کشمیر بہت important issue ہے اور اس کے لیے since the creation of Pakistan وہاں پر ایک struggle ہو رہی ہے۔ کئی ہزار لوگوں نے شہادتیں دی ہیں۔ اس وقت بھی وہ lockup میں ہیں۔ وہاں پر جو human rights کی violation ہو رہی ہے۔ OIC کا جو ایک فورم ہے اس کو اس مسئلے کو زیادہ اجاگر کرنا چاہیے تھا۔ Honourable Minister نے جو کہا ہے۔ ٹھیک ہے سفارت خانے اپنے level پر کام

کرتے ہیں۔ جب سے ہم پیدا ہوئے ہیں تو سن رہے ہیں کہ وہ سفارت خانے کام کر رہے ہیں۔ مگر یہاں پر out of the box solutions ہونے چاہییں۔ جس طرح معزز رکن نے suggest کیا ہے کہ ان کے لیے internationally جو تشہیر ہے اسے زیادہ موثر ہونے کی ضرورت ہے۔ This is not sufficient.

جناب چیئرمین: جی، قائد ایوان صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم (قائد ایوان): جناب چیئرمین! OIC کا جو یہ اجلاس ہوا تھا یہ ایک خاص مقصد کے لیے ایک special session تھا۔ مارچ 2022 میں OIC کا اجلاس پھر کشمیر کے حوالے سے بھی ہونے جا رہا ہے مگر اس کے باجود Prime Minister عمران خان نے اپنی تقریر میں ان تمام issues کو خاص طور پر کشمیر کے issue کو بخوبی cover کیا تھا۔

جناب ظہیر الدین بابر اعوان: جناب چیئرمین! معزز قائد حزب اختلاف نے تجویز دی ہے تو I share that concerned Minister and the Government is already on it لیکن انہوں نے جو اضافی تجویز دی ہے کہ ہمارا وزارت اطلاعات و نشریات کا جو external media کا publicity wing ہے وہ اس کام کو مزید بہتر کرے جو اس وقت سوشل میڈیا پر clips and documentary films کے ذریعے سے ہے تو

I will just convey it to them, point well taken sir.

جناب چیئرمین: سینیٹر فدا محمد صاحب۔

*Question No. 45 Senator Fida Muhammad: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) Whether it is a fact that the Department of Libraries has been shifted to Sector H-9 Islamabad, if so, the details indicating the approval of the competent authority, the list of inventory (office furniture, fixture, equipment etc.) of old premises and the inventory of new premises; and

(b) The details of inventory items which were sold out at the time of shifting, indicating the procedure adopted thereof, approval of the competent

authority, if taken and the revenue collected thereof?

Sheikh Rashid Ahmed: (a) Yes, it is a fact that the Department of Libraries has been shifted from National Library Building to Islamabad Public Library Building Sector H-9, Islamabad. Following lists of furniture/fixture and equipment are enclosed herewith as desired:

1. List of furniture/ fixture and equipment, before shifting of Head Office of the Department of Libraries to Sector H-9.
2. List of furniture/ fixture and equipment, after shifting of Head Office of the Department of Libraries to Sector H-9.
3. List of furniture/ fixture and equipment, purchased after shifting of Head Office of the Department of Libraries to Sector H-9.
4. List of furniture/ fixture and equipment, disposed of after shifting of Head Office of the Department of Libraries to Sector H-9.

(b) Nothing has been disposed of All the items belongs to This Department such as furniture, equipment, computers, printers, photocopies, wooden / steel almirahs, telephone sets, vehicles etc. have been shifted to its new premises i.e. Islamabad Public Library Sector H-9, Islamabad. Hence, the question -methodology adopted for the disposal of inventory at old premises items along with details of amount received against the said disposal does not arise.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر فدا محمد: جناب چیئرمین! Library shift کرنے کی مجاز اتھارٹی کون ہے؟ کن مجاز حکام نے اس کی منظوری دی تھی۔ اس کی منتقلی کی وجہ کیا تھی؟ یہ سوال نمبر ایک ہے۔

جز "ب" میں یہ ہے کہ منتقلی کے وقت جو سامان بیچا گیا تھا ان اشیاء کی inventory list بھی نہیں ہے اور آخر میں انہوں نے جواب میں لکھا بھی ہے کہ موصول ہونے والی رقم کی تفصیلات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ تو اس کی وجہ کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! میں اس کا بھی جواب دیتا ہوں اور کچھ سوالات آگے مزید آ رہے ہیں جن کی اس وقت replies receive نہیں تھیں لیکن میرے پاس تمام سوالات کے جوابات آ گئے ہیں۔ میں جواب بھی دے دوں گا اور آپ کو offer بھی کروں گا کہ ابھی ان کو provide کر دیجیے۔

جناب چیئرمین: Next rota day پر رکھیں گے۔

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! کوئی ایسا سوال نہیں ہے جس کا جواب ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! جہاں تک اس library والے سوال کا تعلق ہے تو 2016 میں یہ عجیب فیصلہ کیا گیا تھا کہ there is a National Library just beside the Prime Minister Office اور وہاں سے Department of Libraries کو اٹھا کر کہیں اور shift کر دیا گیا جو سمجھ میں نہ آنے والی بات ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ performance بہتر کرنے کے لیے اور بہتر delivery کے لیے کیا گیا ہے۔ یہ تو عجیب سی بات ہے کہ National Library یہاں پر موجود ہو اور Department of Libraries وہاں پر ہو۔ اس کی جو inventory ہے وہ اپنی جگہ موجود ہے کوئی چیز dispose of نہیں کی گئی ہے لیکن چونکہ آپ نے اس کی طرف نشان دہی کی ہے تو اس کو وزیر داخلہ صاحب کے نوٹس میں لے آؤں گا۔ میرے خیال میں تو مناسب یہی ہے کہ Department of Libraries اور National Library ساتھ ساتھ ہوں۔ کوئی خاص وجہ اس کی نہیں ہے کہ 2016 میں اس کو ایک دوسرے سے کیوں الگ کر دیا گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ for better operation ہو سکتا ہے لیکن اس کو prove کرنے کی ضرورت ہے۔ میرے خیال میں I will discuss with Sheikh Rashid Sahib, کہ اگر اس کو دوبارہ یک جا کر دیا جائے اور اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو بہتر ہوگا کہ Department of Libraries اور National Library ایک ہی جگہ پر ہوں۔ یہ اتنی بڑی اور تاریخ ساز building ہے جو کہ قومی اثاثہ بھی ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، فدا صاحب۔

سینیٹر فدا محمد: جناب چیئرمین! میں request کرتا ہوں کہ اس کو کمیٹی میں بھیجا جائے تاکہ اس کی تفصیل بھی آ جائے۔

جناب چیئرمین: یہ بڑا اہم issue ہے اس لیے کمیٹی کو بھیج دیا جاتا ہے۔ عرفان صدیقی صاحب! ادھر کمیٹی میں اس پر بات کریں۔ آپ کے پاس ہی آ رہا ہوگا۔ سینیٹر دوست محمد خان صاحب! آپ کے سوال کا جواب آگیا ہے لیکن اس کو اگلے rota day پر ڈال دیا ہے، جی بتائیں۔

سینیٹر دوست محمد خان: جناب! میں اس بات پر حیران ہوں کہ شیخ رشید پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا پر روز نظر آتے ہیں اور یہاں ہم نے ان کی کبھی شکل بھی نہیں دیکھی کہ کس قسم کی شکل ہے۔

جناب چیئرمین: بالکل صحیح کہہ رہے ہیں شیخ صاحب کو ایوان میں آنا چاہیے۔

سینیٹر دوست محمد خان: ان کو یہاں آنا چاہیے اور یہاں آ کر ہمیں جواب دیں تاکہ ہم ان کی شکل بھی دیکھ لیں کہ وہ کس قسم کا بندہ ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔ سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان صاحب۔

سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔

جناب چیئرمین: سوال نمبر بتائیں۔ صفحہ نمبر 14۔

*Question No. 49 Senator Hidayatullah Khan: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the steps being taken by the Government to collect waste / garbage from all the Sectors of Islamabad; and

(b) whether any landfill site for the proper disposal of the garbage exists in Islamabad Capital Territory, if so, it's location-wise detail?

Sheikh Rashid Ahmed: (a) Directorate of Sanitation, CDA is providing sanitation services in the municipal limits of Islamabad i.e. Zone-I of Master Plan. The said Zone consists of residential sectors, commercial areas etc. Sanitation Directorate has also extended its services for secondary collection of

garbage from Rural Areas of Islamabad by using / stretching available resources.

The volume of solid waste generated within the municipal limits of Islamabad ranges between 550 ~ 600 metric tons per day. The waste generated is mixed type of solid waste and includes municipal / kitchen / green / domestic waste, commercial, building material and other scrap.

Most of the areas swept manually. Solid waste is collected, from door steps by the sanitary workers, which is then shifted to temporary intermediate storage points, established in the sectoral areas, in Skips (large garbage container) & Garbage Trolleys.

The waste is then transported to the final disposal site, using special purpose vehicles like Refuse packers, Skip Lifters and Dump Trucks etc.

(b) Final disposal of garbage is the major issue in Islamabad. To resolve this long outstanding issue the CDA has decided as per following:

i. At present, entire garbage is being disposed of at Waste Containment Site located in Sector I-12, Islamabad.

ii. A site measuring 600' x 1200' 132 Kanals in Sector H-16/3 has been allocated for temporary Sanitary Landfill Site.

Demarcation of site has been completed. After completion of requisite formalities the site will be operational.

iii. Moreover, as for permanent solution, the CDA is in process for signing of MoU with Rawalpindi Waste Management Company (RWMC) for establishment of Landfill Site in District Rawalpindi. For the purpose 400 Kanals will be ment for CDA / Islamabad.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ہدایت اللہ خان: میں اس سے مطمئن نہیں ہوں۔ اگرچہ جواب دیا ہوا ہے لیکن اس میں کچھ ایسی باتیں ہیں کہ وہ میرے لئے واضح نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب! ابھی سوال کریں ناں۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: جی جی، چیئرمین صاحب! سیکٹر I-12 میں کافی عرصہ سے کچرا پھینکا جارہا ہے اور کچرے کی موجودگی میں زیرزمین پانی کی آلودگی کا خطرہ ہے۔ نزدیک ترین رہائشی علاقوں میں تعفن پھیل چکا ہے لہٰذا حکومت کو چاہیے کہ اس landfill site کو فوری طور پر کہیں دور دراز علاقے میں منتقل کرے تاکہ سیکٹر I-12 جو ایک رہائشی سیکٹر ہے وہاں ترقیاتی کاموں کا آغاز کیا جاسکے۔

دوسری بات یہ ہے کہ مجوزہ landfill site کے قیام کے لئے MOU پر کب دستخط ہوں گے۔ مزید برآں سی ڈی اے کی جانب سے مہیا کی جانے والی چار سو کنال اراضی جو انہوں نے لکھا ہے کہاں واقع ہے۔ کیا اس جگہ کو مختص کرنے سے پہلے اس بات کا بھی خیال کیا گیا ہے کہ اس سے ماحول پر ناخوشگوار اثرات نہ پڑیں۔

جناب چیئرمین: علی محمد خان! ایک منٹ، ہمارے پاس بحریہ یونیورسٹی سے پچاس students اور تین فیکلٹی ممبران آئے ہیں اور visitors' gallery میں بیٹھے ہیں Welcome to the House.

Yes, honourable Minister of State for Parliamentary Affairs.

جناب علی محمد خان: جی بہت شکریہ۔ جناب! میں نے دوست محمد خان کی تعریف کیا کرنی ہے کہ وہ باقاعدہ اب لوگوں کے حسن پر comment کرنے لگے ہیں۔ ماشااللہ آج وہ خود بھی بڑے حسین لگ رہے ہیں۔ سوٹ پہنا ہوا ہے اور شیخ صاحب بھی حسین و جمیل ہیں تو ان دونوں میں مقابلۂ حسن کرا لیتے ہیں اور اس کے جج مولانا عطاء الرحمٰن کو مقرر کردیں تو وہ فیصلہ کردیں گے کہ دوست محمد خان صاحب خوبصورت ہیں یا کوئی اور۔

جناب چیئرمین: سوال کا جواب دیں اور شیخ صاحب سے کہیں کہ ادھر سینیٹ میں آئیں۔ یہاں بھی ایوان کو اپنا دیدار کرائیں۔ جی۔

جناب علی محمد خان: جناب! وہ آتے رہتے ہیں۔ جہاں تک ہدایت اللہ صاحب کے سوال کا تعلق ہے تو یہ بڑا اہم سوال ہے۔ اس پر حکومت کا خاص focus بھی ہے۔ ایک بہت ہی

اہم چیز اس لئے ہے کہ روزانہ پانچ سو سے لے کر سات سو میٹرک ٹن کچرا اسلام آباد میں generate or create ہوتا ہے۔ اس کے لئے فی الحال جو sites مختص کی گئیں I-12 یا H-16/3 میں، جناب اس میں جو آپ نے بات کی ہے بالکل یہ issues اپنی جگہ پر موجود ہیں کہ وہاں environmental issues بنیں گے۔

اس سلسلے میں اس کا جو مناسب حل ہے وہ یہ ہے کہ اس کے لئے ہم recycling plants لگادیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا لاہور کے باہر مختلف جگہوں میں recycling plants لگے ہوئے ہیں۔ اسی طرز پر ہم یہاں بھی کرنے جارہے ہیں۔ اس سلسلے میں French Development Bank کے ساتھ سی ڈی اے والوں کا کوئی agreement ہوا ہے۔ وہ کوئی پانچ لاکھ یورو کا ایک سروے کرنے جارہے ہیں جس میں recycling plants کے لئے مناسب جگہ اور کس تعداد اور کس طریقے سے اس کو ہم نے establish کرنا ہے، اس پر کام جاری ہے کہ اسلام آباد کے لئے waste disposal کے لئے Proper recycling plants ہوں کیونکہ یہاں سے کچرا اٹھانا اور دوسری کسی جگہ dump کر دینا، وہاں پھینک دینا۔ تو اسی طرح ماضی میں بھی ہوا، بہت سی حکومتیں گزری ہیں لیکن بہت سے کاموں کی طرح یہ کام بھی عمران خان صاحب نے ہی کرنا ہے کیونکہ بہت سا garbage ہم نے ہی صاف کرنا ہے تو یہ بھی کریں گے ان شاء اللہ۔

جناب چیئرمین: دنیش صاحب! صبر کریں جی، Leader of the Opposition please.

سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی: سب سے پہلے تو میں بحریہ کے students اور ان کے فیکلٹی ممبران کو welcome کرتا ہوں۔ جو garbage کے بارے میں بہت اہم سوال کیا ہے معزز سینیٹر نے you have been to my house several times اس کے سامنے ہر روز garbage bins رکھوا دیتے ہیں۔ ہم ان کو شفٹ کرتے ہیں تو دو چار روز کے بعد پھر آجاتے ہیں۔ پھر اس کے علاوہ وہ bins دور بھی چلے جائیں تو وہ دوبارہ آکر نزدیک پھینک جاتے ہیں۔ پھر Ministry of Interior کا وہاں Traffic Police Office ہے جس کی وجہ سے تمام تر ٹریفک گھروں کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہے اور وہاں سے کوئی گزر نہیں سکتا۔ It is an important sector اور ایف نائن پارک کے opposite ہے۔ یہ ان کو کیا message جائے گا کہ آپ ایک اہم علاقے میں، F-10/1 میں جو opposite F-9 park ہے جہاں garbage بھی ہے اور ٹریفک بھی

and since many years we are hearing that Traffic ہے Police Office is being shifted تو وہ بھی شفٹ نہیں ہو رہا۔ اس کی وجہ سے ہی garbage اور گندگی زیادہ ہو رہی ہے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Parliamentary Affairs.

جناب علی محمد خان: جناب! important تو مجھے نہیں پتا کہ کس تناظر میں انہوں نے F-10 کو کہا ہے۔ ہمارے لئے تو سب اہم ہیں۔ ہمارے لئے تو ترامڑی بھی اہم ہے۔ ہمارے لئے تو چک شہزاد سے آگے جتنے گاؤں ہیں، غریب آبادیاں، F-7, E-7 slums سب کو ہم ایک نظر سے دیکھتے ہیں۔ Ex-Prime Minister Sahib اگر اپنے دور میں recycling plants لگا دیتے تو اب ہمیں اس کے لئے اتنے مہنگے agreements نہ کرنے پڑتے لیکن جو انہوں نشان دہی کی ہے اس کا نوٹس لے لیا گیا ہے۔

میں آپ کو figures دے دیتا ہوں کہ ایک ہزار garbage trollies ہم نئی install کر چکے ہیں۔ دو سو skips ہیں۔ جناب، garbage trolley can facilitate around half a ton of waste materials and skip can take upon five tons of waste materials. Skip بڑا ہوتا ہے اور وہ ہم نے دو سو لگا دیئے ہیں جس جگہ سابق معزز وزیر اعظم صاحب کے دور میں یہ recycle plants نہیں لگ سکے تو ان کو میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس کا ICT, CDA notice نے لے لیا ہے۔ جو آپ نے نشان دہی کی ہے اس کو ٹھیک کر لیا جائے گا۔ پندرہ سو بندے، labour force اس کام کے لئے ہم نے employ کیا ہوا ہے اور 966 مزید recruitments اس کام کے لئے، صفائی ستھرائی کے لئے ہم employ کرنے لگے ہیں لیکن یہ ایک جاری کام ہے، روزمرہ کا کام ہے۔ اس کو روزمرہ بنیادوں پر کرنا پڑتا ہے۔ جہاں جہاں انہوں نے نشان دہی کی ہے، آج ہی میں سی ڈی اے والوں سے کہہ دیتا ہوں کہ وہ ان کی شکایت دور کریں۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Danesh Kumar Sahib, on supplementary.

حاجی صاحب! اس طرح نہ کریں، وہ سینیٹر صاحب کھڑے ہو گئے ہیں۔ ایک منٹ، میں ان کی سن لوں پھر آپ کو وقت دیتے ہیں۔

سینیٹر دنیش کمار: میں معزز وزیر صاحب سے معلوم کرنا چاہوں گا کہ جو garbage plant کے بارے میں کہا ہے۔ جب اسلام آباد کا master plan بناتھا تو اس میں یہ provision نہیں تھی کہ اس کے لئے ہم نے کہاں کوئی پلانٹ لگانا ہے۔ اسلام آباد کا ماسٹر پلان ہمارے سامنے لایا جائے کہ اس میں اتنی کوتاہی کیوں کی گئی کہ اس چیز کو مد نظر نہیں رکھا گیا۔

دوسری بات، ابھی آپ کہہ رہے ہیں کہ recycle plants لگنے جارہے ہیں تو ٹھیک ہے، اچھی بات ہے کہ اگر حکومت یہ کرے۔ تیسرا میرا یہ سوال ہے کہ چلیں جی کوڑا کرکٹ کو توآپ recycle plant کے ذریعے ختم کرلیں گے یا جیسے دنیا میں اس سے بجلی generate کی جاتی ہے اس پر بھی آپ توجہ دیں گے۔ یہ ہمیں بتائیں کہ ہمارے ہاں نالیوں کا پانی یا آلودہ پانی کے لئے کوئی treatment plant ہے یا وہ بھی پینے والے پانی میں جاکر گرتا ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Parliamentary Affairs.

جناب علی محمد خان: جناب! جب شروع میں اسلام آباد بنا، بڑے سالوں تک اس کی آبادی پانچ لاکھ کے لگ بھگ رہی لیکن اب یہ بہت بڑی آبادی والا شہر بن چکا ہے، میرے خیال میں تھری ملین سے cross کرچکا ہے، کل کسی سوال میں میری نظر سے گزرا ہے، میں آپ کو exact figures دے دوں گا کہ اس وقت ہمارے شہر کی آبادی کتنی ہے۔

اس سلسلے میں جو انہوں نے بات کی کہ پہلے نہیں تھا؟ جی بالکل پہلے نہیں تھا۔ اس میں پیپلز پارٹی کی چار حکومتیں گزری ہیں اور اس میں تین حکومتیں مسلم لیگ (ن) کی گزری ہیں۔ تو وہ recycling plant نہیں بناسکے، پیسے بہت لگتے ہوں گے یا شاید ہماری ترجیح نہیں ہے، عوام کے مسائل حل کرنا ترجیح نہیں ہے، waste management ترجیح نہیں ہے، شاید یہ وجہ ہو لیکن آپ فکر نہ کریں۔ آپ کی حکومت تو اب کررہی ہے تو اس میں آپ کو، عمران خان صاحب کو اور موجودہ CDA leadership کو، عامر صاحب وغیرہ کو، سب کو appreciate کرنا چاہیے۔ اس میں جو recycling plants بنیں گے اس میں اس کا جو طریقہ کار ہوتا ہے کہ 80% wet waste اس میں ہوتا ہے اور dry waste 20% کے قریب ہوتا ہے۔ اس میں plastic and artificial materials create ہوتے ہیں، واپس وہ use بھی ہو سکتے ہیں بلکہ اس میں سب سے اہم چیز یہ ہے کہ

اس recycling plant سے جو قدرتی manure تیار ہوگا، fertilizer and organic تیار ہوگا وہ آپ کی فصلوں میں بھی استعمال ہو سکتا ہے تو اس کا ان شاءاللہ multi-prompt advantage ہوگا۔

انہوں نے جو پانی کے بارے میں سوال کیا ہے اس کا جواب وزارت داخلہ کی طرف سے شاید کل ، پچھلے ایک rota day پر میں دے چکا ہوں کہ اس سلسلے میں ہماری حکومت اقدامات کر رہی ہے کہ ہمارا پینے کا صاف پانی ہم آلودہ پانی سے علیحدہ رکھیں۔ کیا اس کے لئے کوئی particular treatment plants ہیں؟ تو اس میں پانی کے لئے treatment plants تو نہیں ہیں لیکن مختلف ہسپتال یا industries ہیں وہاں ہم نے اس کو کیا ہوا ہے۔ اس میں environmental protection کے حوالے سے ، I think کل climate change کے حوالے سے ایک سوال آیا تھا اس میں ہم نے آپ کو یہ بتایا تھا کہ industries and hospitals میں ہم باقاعدہ چیک کرتے ہیں، ہمارے inspectors جاتے ہیں کہ ان کا waste water and waste material properly treat ہو جائے تو وہاں ہم کام کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جی حاجی صاحب، پھر سے ,supplementary another supplementary.

سینیٹر ہدایت اللہ خان: یہ اس طرح بات ہے کہ ہمارے معزز وزیر علی محمد صاحب محترم وزیراعظم کا all rounder ہے۔ یہ ہر ایک سوال کا جواب بھی دیتے ہیں اور بڑی خوبصورتی سے جواب دیتے ہیں۔ اس بارے میں، میں ان کو ان کے علاقے کا ایک قصہ سناتا ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب! قصہ نہ سنائیں، Question Hour ہے، بہت لمبا ہے۔ حاجی صاحب پلیز۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: نہیں، نہیں۔

جناب چیئرمین: حاجی صاحب! اگر قصے سنائیں گے تو پھر ادھر سے بھی قصے آئیں گے اور پھر مسئلہ خراب ہوتا ہے۔Please question کریں۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: جناب! مختصر قصہ ہے۔ ان کے شیر گڑھ اور تھاکوٹ کے درمیان تانگے چلتے تھے، اس زمانے میں یہ گاڑیاں نہیں تھیں۔ تانگے والے کو ہم کوچوان کہتے ہیں۔ اس کوچوان کے پاس بہت لاغر، کمزور گھوڑا تھا، جب سواری تانگے میں بیٹھتے تو کہتے تھے کہ

دوڑاؤ، کیوں آہستہ آہستہ جارہے ہو۔ وہ ان کو کہتا تھا کہ گھوڑا کمزور ہے اور وہ سواریوں کو قصہ سناتا تھا اور منزل تک پہنچتے پہنچتے قصہ بھی ختم کرتے تھے۔ اسی طرح ہمارے محترم وزیر صاحب کی بات یہی ہے کہ آج کے لیے تو کچھ ہے نہیں اور قصے شروع کرتے ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اسلام آباد میں یہ حال ہے تو وہ کہتے ہیں کہ سابقہ وزراء اعظم نے نہیں کیا۔ آپ نے یہ کام کیوں نہیں کیا ہے؟ تو کہتے ہیں کہ ہم نے چوروں کو پکڑ لیا، ہم نے زرداری کو پکڑ لیا۔۔۔

جناب چیئرمین: ابھی سوال کرلیں، پھر وہ بھی تقریر کریں گے اور پھر شور ہوگا۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: وہ کام نہ کریں جو پرانے زمانے میں وہ کوچوان کرتا تھا۔ اگر آپ کا گھوڑا کمزور ہے تو صاف کہہ دیں کہ کمزور ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: حاجی صاحب، سوال کیا ہے؟

سینیٹر ہدایت اللہ خان: اگر کمزور ہے تو چابک دے دیں تاکہ جلدی لوگوں کو پہنچادیں۔ میں یہی کہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب علی محمد خان: انہوں نے لمبی بات کی ہے، چونکہ انہوں نے کوچوان کی بات کی ہے تو میں ان کو پشتو میں مختصر سا جواب دے دیتا ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: پشتو کسی کو سمجھ نہیں آئے گی، اردو میں بات کریں۔

جناب علی محمد خان: (پشتو)

جناب چیئرمین: اردو میں بتائیں، پشتو نہ بولا کریں۔ حاجی ہدایت اللہ صاحب، اس کا جواب ان شاء اللہ وزیر صاحب اگلے rota day پر لے آئیں گے۔ سینیٹر محمد ہمایوں مہمند صاحب۔

*Question No. 51 Senator Mohammad Hamayun Mohmand:Will the Minister for Interior be pleased to state the number of challans issued by the Islamabad Traffic Police to vehicles for violations of traffic rules during the years 2019-20 and 2020- 21 indicating also the amount received on account of the same and its utilization?

Sheikh Rashid Ahmed: From 01-07-2019 to 30-

06-2020 & 01-07-2020 to 30-06-2021, 690,544 & 796,105 traffic violation tickets respectively were issued by Islamabad Traffic Police against which Rs. 187,574,300/- & Rs. 218,140.600/- fine have been deposited directly by the violators in government exchequer through National Bank of Pakistan. Moreover, Islamabad Traffic Police has no concern with the utilization of said amount.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب! یہ بہت اچھی بات ہے کہ safe city کے لیے کیمرے لگائے گئے تھے، آپ ان کا اچھا استعمال کر رہے ہیں۔ میں وزیر صاحب کو ایک اور چھوٹی سی advise کروں گا۔ بعض ڈبل سڑکوں پر 80 speed limit رکھی گئی ہے لیکن اندر کی سڑکوں، گلیوں میں 60 speed limit ہونی چاہیے یا ہے، وہاں اگر لوگ 70 speed سے اوپر جاتے ہیں تو ان کا چالان نہیں ہوتا۔ اس سے آپ جو income حاصل کر سکتے ہیں، ایک تو traffic بہت بہتر ہو جائے گی اور ہو رہی ہے۔ ہم جواب میں دو سالوں کی رپورٹ دیکھ رہے ہیں۔ ہم خود بھی اتنے اچھے نہیں ہیں کہ اپنے آپ کو manage کر سکیں، غلط گاڑی چلانے کا ہمارا رجحان بڑھ رہا ہے۔ اس طرح کے جتنے کیمرے لگا سکتے ہیں، لگائیں اور ان کو اس speed limit کے ساتھ کر لیں تاکہ لوگوں کو چالان زیادہ ہوں اور وہ اپنے آپ کو بہتر کر سکیں۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب، بڑی اچھی تجویز ہے۔ جی۔

جناب علی محمد خان: ٹھیک ہے۔ میرے پاس figures بھی ہیں۔ ہم نے تین سال میں جتنے tickets دیے ہیں، ہر مد میں دیے ہیں، مثلاً tinted glasses پر، over speed, line changing, one-way, اور no parking پر چالان دیے ہیں۔ پوری تفصیل میرے پاس موجود ہے۔ ہم نے کچھ figures آپ کو provide کر بھی دیے ہیں کہ 01-07-2019 سے 30-06-2020 تک اور 01-07-2020 سے 30-06-2021 تک ہم نے جتنے چالان کیے ہیں۔ جتنی amount ہمارے پاس آئی ہے، اس کی تفصیل آپ کے پاس آ گئی ہے، اگر مزید تفصیل چاہتے ہیں تو میں وہ بھی provide

کر دوں گا۔ اس میں کچھ ڈاکٹر صاحب کی توجہ کے لیے بھی ہے اور ایوان کے لیے بھی ہے۔ ہم نے کچھ ایسے کیمرے لگائے ہیں، میرا خیال ہے کہ تین چار main جگہوں پر ہیں۔

اس پر ایک سوال کا جواب بھی میں دو، تین مہینے پہلے یہاں دے چکا ہوں۔ یہ بات عوام کے لیے ہے۔ میں یہ بات تیسری بار اسلام آباد کے honourable citizens کے لیے کرنا چاہ رہا ہوں کہ کوئی یہ ذہن میں نہ لائے کہ کسی اشارے پر کوئی پولیس نہیں ہے اور وہ رات کو red light کو cross کرے گا تو کوئی note نہیں کرے گا، safe city cameras لگے ہوئے ہیں، باقاعدہ note کیا جاتا ہے اور token tax جمع کرتے وقت چالان کی رقم بھی ادا کرنی پڑے گی۔ فرض کریں اگر کوئی رات کو 12 بجے یا دو بجے جا رہا ہے، safe city cameras لگے ہوئے ہیں، اگر وہ red light پر کوئی چوک پار کرے گا تو وہ کیمرے کے ذریعے note ہو جائے گا یا کوئی over speeding کرے گا تو وہ بھی note ہو جائے گا اور token tax جمع کرتے وقت چالان کی fine بھی ادا کرنی پڑے گی۔ ہم اس کو مزید پھیلا رہے ہیں، چونکہ limited resources ہیں، فی الحال تین، چار جگہوں پر safe city cameras کے ذریعے ticketing دے رہے ہیں، ان کو ہم مزید بڑھائیں گے، پھر اس کا advantage یہ ہوگا کہ normally آپ نے دیکھا ہوگا کہ چوکوں پر ہم رکتے ہیں، red light بھی ہو گی، اگر پولیس والا اشارہ بھی کرے گا، تب ہم رکیں گے، اگر ہم دیکھتے ہیں کہ پولیس والا نہیں ہے تو ہم گزر جاتے ہیں۔ تقریباً 690,544 چالان ہمارے پہلے سال میں تھے اور 796,105 اگلے سال، اس کا مطلب ہے کہ violations بڑھیں۔ اسلام آباد کے شہریوں اور خاص طور پر نوجوانوں سے درخواست ہے کہ رات کو over speeding نہ کریں، احتیاط کریں کیونکہ زندگی بہت اہم ہے، اگر کسی نوجوان کی جان جاتی ہے، اس کو تو نہیں پتا لیکن اس کے والدین پر جو گزرتی ہے، وہ ہمیں پتا ہے۔ اس سلسلے میں ہم کوششیں کر رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Mohsin Aziz, please ask your supplementary question.

سینیٹر محسن عزیز: جناب! اس میں کوئی شک نہیں کہ علی محمد خان صاحب یہاں پر عمران خان صاحب کی policies, directions کا جواب دیتے ہیں، ان کے ناتواں کندھوں پر بہت زیادہ بوجھ ہے۔ ایک میری درخواست یہ ہے، جس طرح مہمند صاحب نے کہا، یہاں پر شیخ رشید صاحب کو بھی آنا چاہیے، قائمہ کمیٹی برائے داخلہ کی 15

meetings ہوئیں، وہ ایک میٹنگ میں بھی تشریف نہیں لائے۔ ذرا آپ کی طرف سے کوئی پیغام چلا جائے تو بہتر ہوگا۔۔۔

جناب چیئرمین: میں تو ایوان میں کہہ رہا ہوں کہ شیخ صاحب تشریف لائیں، پرانے parliamentarian ہیں، آئیں، ایوان میں جواب دیں، Committee meetings میں آئیں تو وزارت داخلہ کی کارکردگی بہتر ہو جائے گی۔

سینیٹر محسن عزیز: بالکل کارکردگی اور بہتر ہو جائے گی۔ آج کل کچھ دولت مند لوگوں کے بچے بھی گاڑیوں میں آتے ہیں، گاڑیوں کے silencers نکالے ہوتے ہیں، وہ بھی رات کو مختلف حالت میں پھرتے ہیں، وہ کافی زیادہ disturbance بھی create کرتے ہیں، اس کو بھی دیکھا جائے کیونکہ یہ خطرناک ہوتا ہے، اس سے حادثات بھی ہوتے ہیں۔

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Parliamentary Affairs.

جناب علی محمد خان: انہوں نے بہت اہم بات بتائی ہے۔ اصل میں ہمارا اثاثہ ہمارے نوجوان ہیں۔ میرے پاس تین سال کی figures ہیں۔ انہوں نے silencer کی بات کی ہے، یہ چیز reckless driving میں آتی ہے، negligence میں بھی آتی ہے۔ کچھ لوگ بغیر helmet کے driving کرتے ہیں۔ اس پر ہم نے بہت ساری violation tickets دی ہیں۔ مثال کے طور پر careless driving میں 4606 violations ہیں، reckless driving میں 5252 ہیں، یہ میں 2019 کی figures دے رہا ہوں، پھر اس میں کمی آئی ، 2020 میں reckless and negligent driving 4645 violations تھیں جو پچھلے سال شاید اس سے زیادہ تھیں۔ 2021 میں reckless and negligent driving میں 6482 violations ہیں اور careless driving میں 149185 ہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں لیکن پہلے لوگوں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ check کریں کہ بچے رات کو 12 ,11 بجے گاڑی کیوں نکال کر لے جاتے ہیں، یہ بہت اہم ہے کیونکہ ایسا نہ ہو کہ پھر اطلاع ایک حادثے کی شکل میں ملے۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Nuzhat Sadiq Sahiba.

*Question No. 53 Senator Nuzhat Sadiq: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) whether it is a fact that NADRA had collected Rs. 510 million from people on account of Registration for NAYA Pakistan Housing Programme, if so, the details of amount retained by the NADRA with head wise utilization of the said amount and those transacted to Pakistan Housing Authority; and

(b) whether it is also a fact that the amount retained by NADRA had not been audited, if so, reasons thereof and if yes , details thereof?

Sheikh Rashid Ahmed: (a) Naya Pakistan Housing Programme (NPHP) was launched by the Honourable Prime Minister of Pakistan on 10th October 2018. Phase-I Registration started on 22nd October 2018 and continued till 08th February 2019. Phase-II registration started on 15th July 2019 and continued till 15th January 2020. Following are the highlights of NAPDHA progress:-

- Total applications received in two phases were 2,003,940. Applications were scanned and digitized using data entry operators and Franchise Networks.
- NADRA charged Rs. 250/- per application; Rs. 50/- was allocated to advertisement/information campaigns, on NAPHDA's directions.
- Registration took place on NADRA Centers and MRVs (Mobile Registration Vans) were arranged for registration in remote areas.
- In addition to that NADRA is maintaining the database for NAPHDA which requires deploying technical infrastructure including servers, storage, data center, and network infrastructure.

(b) AGPR, Commercial Wing, conducts annual audit of all NADRA accounts, Audits are complete till 30th Jun, 2020 and for financial year ending 30th Jun, 2021 audit is under process.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر نزہت صادق: جناب چیئرمین! اگر ہم یہ دیکھیں،انہوں نے کہاہے کہ نادراRs.250 per application charge کرتی ہے۔ اگر اس کو No. of registered people سےmultiply کریں تو یہ آتاہے.510 million انہوں نے کہاہے کہ ہم advertisement پر خرچ کرتے ہیں، administrative expenditure ہواہے۔اصل میں حکومت نے پچاس لاکھ گھروں کا جو وعدہ کیا تھا، وہ پورا نہ کر سکی۔اس میں ان کی performance بہت بری رہی ہے۔

جناب چیئرمین! Poorest of the poor پر یہ مزید بوجھ بن گیاہے۔ کیا یہ بتائیں گے؟انہوں نے جواب میں لکھاہے کہ انہوں نےaudit کیاہے۔ ہمیں یہ بتایا جائے کہ اس auditکا resultکیا ہوگا؟ یہ under process ہے۔اس کا auditکب تک پورا ہو جائے گا؟ انہوں نے کہاہے کہ Mobile Registration Vans (MRVs) پر خرچہ کیاہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ یہ vans already موجود تھیں؟ جو staffآپ نےاستعمال کیا ہے،وہ already موجود تھاتو پھر آپ اس کوکیسے justify کریں گے؟ یہ spending کس طرح ہوئی ہے؟کیاآپ نے ان staff کو extra pay بھی کیا جنہوں نے آپ کواس میں assist کیا؟

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Parliamentary Affairs.

جناب علی محمد خان: جناب! ہر روپے کا حساب ہے۔آپ کو یقین دلانا چاہتاہوں کہ عمران خان صاحب کی حکومت میں نہ ایک روپے پاناماجائےگااور نہ ان شاء اللہ Swiss Accounts میں۔نہ کھاتاہے،نہ کھانے دیتاہے۔۔۔

جناب چیئرمین: Auditکب مکمل ہوگا، وہ بتائیں۔

(مداخلت)

جناب علی محمد خان: جنہوں نے کھائی ہیں گاجریں ، انہیں تکلیف ہے۔جب technical سوال آتاہے، میں technical جواب دیتاہوں۔انہوں نےایک سیاسی بات کی ہے کہ پچاس لاکھ گھر نہیں ملے ہیں۔ ان سے میرا ایک سوال ہے کہ روٹی، کپڑا ،مکان کے دعوے کسی اور نے کیے، پندرہ سوا رب روپے کا ہم۔۔۔۔

جناب چیئرمین: علی محمد خان صاحب، آپ وزیر ہیں، آپ دل بڑا کریں۔ اپوزیشن تو سوال کرتی ہے، آپ جواب دے دیں۔

جناب علی محمد خان: میں بڑا مسکرا کر بات کر رہا ہوں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: مسکرا کر جواب دیں اور جلدی جواب دیں۔

جناب علی محمد خان: میں نے پاناما اور Swiss Bank کی بات کی ہے۔ کیا میں نے کسی کا نام لیا ہے؟ ان کو پریشان ہونے۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب! جواب دیں۔ Please order in the House, سنیں۔ جی۔

جناب علی محمد خان: کل انہوں نے ایک بات بھی کی کہ check کریں کہ وہ کون ہیں جو نہیں ہیں، جس کی وجہ سے ایوان چل رہا ہے۔

Mr. Chairman: Minister Sahib, please.

جناب علی محمد خان: AGPR نے اس کا باقاعدہ audit کیا ہے۔ اس کا کمرشل ونگ اس کا audit کرتا ہے شاید اس کا جواب انہوں نے غور سے نہیں پڑھا۔ 30 جون 2020 تک ہو چکا ہے۔ اس سال کا جب سال ختم ہوگا audit مکمل ہو جائے گا وہ under process ہے۔ یہ processing fee لی جاتی ہے، وہ processing fee کی مد میں ضم ہوتا ہے۔ جو کوئی اپنی ڈیوٹی کر رہا ہے، فرض کریں MRV vans پر ہے۔ خواتین کے لیے سہولت ہوتی ہے کہ ان کو گھروں میں MRV vans نزدیک سے مل جاتی ہے، ان کی جو بھی رجسٹریشن وغیرہ کرنی ہے وہ بھی ہو جاتی ہے۔ یہ کوئی extra duty نہیں ہے this is for what NADRA staff is being paid for ہو سکتا ہے کوئی extra allowance ملتے ہوں لیکن this is something for which they have been paid for. اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ایک بات میں ضرور کرنا چاہوں گا وہ ایوان کے interest میں ہے اور عوام کے بھی مفاد میں ہے۔ Non political بات ہے کہ پہلی مرتبہ پاکستان میں بلاسود پندرہ سو ارب روپے کا نیا پاکستان ایک پراجیکٹ دے رہا ہے جس میں آپ business establish کر سکتے ہیں، آپ نیا گھر بنا سکتے ہیں۔ آپ بلاسود، بغیر کوئی سود دیئے، اسلامی بینکاری کی طرز پر پندرہ سو ارب روپے موجود ہیں۔ آپ جائیں وہاں apply کریں۔ آپ نے انڈسٹری لگانی ہے، آپ نے چھوٹی انڈسٹری لگانی ہے، entrepreneur خاص طور پر ہمارے بچے۔۔۔

جناب چیئرمین: شکریہ، اس پر آپ کسی دن ہاؤس آ کر بریفنگ دے دیں۔ سینیٹر دنیش کمار سپلیمنٹری۔

سینیٹر دنیش کمار: ہماری محترمہ سینیٹر نزہت صاحبہ نے بڑا اچھا سوال کیا لیکن مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ جب 510 ملین اکیاون کروڑ روپے عوام سے وصول کئے گئے ہیں۔ محترمہ نے کہا تھا کہ اس کی تفصیل دیں کہ کہاں گئے۔ یہاں پر تو تفصیل ہے ہی نہیں کہ اکیاون کروڑ روپے کہاں گئے۔ صرف یہ کہا گیا کہ گاڑیاں ہیں، اگر گاڑیاں اکیاون کروڑ کی لی گئی ہیں تو اس کی تفصیل تو دی جائے۔ جواب تو ادھورا ہے، میری آپ سے درخواست ہے کہ جب بھی کوئی سوال کیا جائے تو اس کی تفصیلات دی جائیں میں حکومتی بنچوں پر ہو کر بھی اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب چیئرمین: جی معزز وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان: جناب والا! اللہ تعالیٰ کے کرم سے اس عمر میں بھی، میں اتنا جوان نہیں ہوں لیکن میری نظر دور اور نزدیک کی ٹھیک ہے۔ میں نے اس کا جواب بھی تیار کیا ہے اور اس پر briefing بھی لی ہے اور میرے پاس فائل میں تفصیلی جواب بھی موجود ہے لیکن میں نے کہیں یہ نہیں پڑھا کہ پچاس کروڑ روپے گاڑیاں خریدنے کے لیے استعمال کئے ہیں۔ دنیش صاحب سے میرا counter question ہے اگر انہوں نے کہیں پڑھا ہے تو بتا دیں کہ ہم نے کہاں لکھا ہے کہ ہم نے گاڑیاں خریدنے کے لیے استعمال کئے ہیں۔ ہم نے ان کو بتایا ہے کہ MRV vans اور ان کی facilitation کے لیے یہ فنڈز استعمال ہوتے ہیں تاکہ گاڑیاں وہاں پہنچائی جا سکیں۔ جہاں پر ضرورت ہو گی وہاں لی جائیں گی، ایسا نہیں کہ لوگوں سے پیسے لے کر ماضی کی طرح بڑی بڑی BMW یا Mercedes ہم نے خریدنی ہیں۔ پچاس کروڑ روپے ہیں اب یہ پوچھتے ہیں کہاں گئے ہیں تو وہ سرکار کے پاس آئے ہیں اور ہم نے آپ کو بتا دیا ہے کہ جون 2020 تک آڈٹ مکمل ہے جیسے ہی یہ سال مکمل ہوتا ہے وہ process on going ہے۔ AGPR مستند ادارہ ہے وہ اس کو دیکھتا ہے وہ آڈٹ بھی آپ کے پاس آ جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی دنیش کمار۔

سینیٹر دنیش کمار: جب محترمہ سینیٹر کہہ رہی ہیں کہ ہمیں بتائیں کہ اکیاون کروڑ روپے کہاں گئے تو ان کا جواب گول مول ہے، اس میں کہیں بھی نہیں ہے کہ وہ کہاں گئے۔ اگر آپ کہہ رہے ہیں وہ آڈٹ ہو گیا ہے تو وہ آڈٹ رپورٹ لائیں۔ جواب میں بتا دیتے کہ اس کے ساتھ

منسلک ہے۔ دوسری بات یہ کہہ رہے ہیں جون 2021 کو ختم ہوئے بھی چھ مہینے ہو چکے ہیں۔ اگر اس کا آڈٹ نہیں ہوا، پتا نہیں اگلے تین سال میں کریں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ معزز سینیٹر مشتاق احمد۔

*Question No. 54 Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister for Interior be pleased to state the total number of employees working in National Database and Registration Authority (NADRA) indicating the number of employees on deputation basis, their parent departments, in-service and retired employees of Pakistan Armed Forces with details of their perks and privileges and posts held?

Sheikh Rashid Ahmed: 13,997 number of employees are working in NADRA. 6 x deputationist are working in NADRA detail at (Annex-A). These employees are being paid salaries in Basic Pay Scale as per their LPC issued by their parent departments with addition of 10% Headquarters & Utility allowances and 20% Deputation Allowance. No retired or in-service employee of Pakistan Armed Forces is working in NADRA on deputation basis.

Annex-A

Employees Posted in NADRA on Deputation Basis

Sr.No.	Name	Grade	Parent Department
1.	Ali Nawaz Malik	BPS-20	Ministry of ~~Railway~~
2.	Noor ud Din	BPS-19	Ministry of Railway
3.	Muhammad Sajjad	BPS-17	AGPR
4.	Zafar Iqbal Pirzada	BPS-16	MOI
5.	Sakhawat Ali	BPS-14	Ministry of National Health Services
6.	Waqar Ali	BPS-14	Senate Secretariat

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری سوال۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب والا! میں سپلیمنٹری سوال کرتا ہوں لیکن جو سینیٹر محسن عزیز صاحب نے بات اٹھائی ہے، تین چار اجلاسوں میں، میں بھی گیا ہوں۔Meritکا حال یہ ہے کہ ایسے وزراء صاحبان جو نہیں آتے ان کے لیے کوئی redline کھینچیں۔ Question Hourکا مقصد ہے حکومت کو accountableبنانا اور یہ حکومت کی کارکردگی کے لیے ضروری ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ جو لوگ مسلسل نہیں آتے ان کے لیے کوئی redline کھینچیں۔ جناب چیئرمین! میں نے سوال کیا تھا کہ نادرا کے اندر deputationپر کتنے لوگ ہیں اور Armed forcesکے ریٹائرڈ ملازمین نادرا میں کتنے ملازمت کر رہے ہیں۔ مجھے آدھا جواب دیا گیا ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے 14000 ملازمین ہیں جس میں سے چھ ملازمین deputationپر ہیں جس میں مسلح افواج کا کوئی بندہ deputationپر نہیں ہے۔ میرے سوال کا جو دوسرا جز تھا وہ یہ تھا کہ جو ریٹائرڈ ملازمین نیوی، آرمی، ائر فورس، وہ نادرا کے اندر reemployed کر دیئے گئے ہیں۔ ایسے لوگ جو ریٹائرڈ فوجی افسران ہیں اور نادرا میں reemployed ہوگئے ہیں ان کی تعداد کیا ہے۔ میرے اپنے گمان کے مطابق، معلومات کے مطابق بڑی تعداد میں مسلح افواج کے ریٹائرڈ افسران دوبارہ نادرا کے اندر بھرتی کر دیئے گئے ہیں۔ پاکستان میں بے روزگاری بڑھ رہی ہے، بڑی تعداد میں ہمارے نوجوان تعلیمی اداروں سے فارغ ہو رہے ہیں ان کے لیے ملازمتیں نہیں ہیں لیکن جو لوگ ایک مرتبہ ریٹائرڈ ہو

چکے ہیں ان کو دوبارہ زبردست قسم کی مراعات یافتہ jobsدینا میں سمجھتاہوں پاکستان کے نوجوانوں کے ساتھ زیادتی ہے۔ مجھے یہ بتا دیا جائے کہ ریٹائرڈ آرمی افسران، مسلح افواج کے ریٹائرڈافسران نادرامیں مختلف عہدوں پر ہیں؟

جناب چیئرمین: جی وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان: جناب والا! 13997 بندے نادرامیں کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے basic question deputation کا کیا تھا تواس حوالے سے ہم نے بتا دیا ہے کہ چھ بندے کام کر رہے ہیں۔ آپ کو جواب دیا ہے کہ کوئی ریٹائرڈ یا in service بندہ پاکستان آرمڈ فورسز سے نادرا میں deputation پر نہیں ہے۔ اگر آپ یہ ڈیٹا چاہتے ہیں کہ ریٹائرمنٹ کے بعد ان کو re-employ کیا گیا ہے، deputation والا سوال چھوڑ کر ریٹائرڈ آرمی سے یا سول سے employ کیا گیا ہے تو I think that requires a fresh question تاکہ اس میں ہم وہ ڈیٹا دے دیں۔ یہ چونکہ deputationکے حوالے سے تھا وہ ہم نے آپ کو بتا دیا ہے کہ deputation پر اس وقت آرمڈ فورسز سے ہمارے پاس on record کوئی نہیں ہے۔ جو ہمارے پاس on record deputationپر بندہ موجود ہے اس میں، میں بتا دیتا ہوں کیونکہ سب کے پاس تو writtenجواب نہیں ہے، قوم بھی اس کو سن رہی ہے۔ علی نواز ملک گریڈ 20 میں ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے یہ ہمارے پاس ہے۔ دوسرا سپلیمنٹری لے لیتے ہیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب والا! میں سوال آپ کو بتا دیتا ہوں کہ پاکستان آرمڈ فورسز کے ریٹائرڈ ملازمین جو نادرامیں ہیں ان کے عہدے، مراعات اور کاموں کی تفصیل بتائی جائے۔ میں نے تو ساری چیزیں پوچھی ہیں، عہدے، مراعات اور کاموں کی تفصیل، حاضر سروس اور ریٹائرڈ، میں سوال کو اور کس طرح explain کروں۔

جناب چیئرمین: جی وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان: جناب والا! میں پڑھ دیتا ہوں، ڈیپارٹمنٹ کو سوال سمجھنے میں غلطی ہو سکتی ہے وہ آپ کو دوبارہ جواب دے دیں گے، پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

Will the Minister for Interior be pleased to state the total number of employees working in NADRA, indicating the number of employees on deputation basis, their parent departments, in-service and retired

employees of Pakistan Armed Forces and details of their perks and privileges and posts held?

تو deputation پر پاک فورس سے کوئی نہیں ہے۔ جو بندہ ہمارے پاس موجود ہے اس کا میں نے آپ کو بتایا ہے گریڈ20 گریڈ 19 گریڈ 17، گریڈ سولہ اور چودہ کے یہ سارے ایک ایک ملازم ہیں وہ موجود ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ deputation کے نہیں لیکن وہ لوگ جو post retirement ملازم ہیں اس کے لیے fresh question ڈال دیں وہ بھی آپ کو بتا دیں گے۔

جناب چیئرمین: جناب سینیٹر محمد اکرم صاحب سپلیمنٹری۔

سینیٹر محمد اکرم: جناب والا! یہ جو نادرا کا مسئلہ ہے میں موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہتا ہوں چونکہ بلوچستان بہت پھیلا ہوا ہے اور نادرا کے سینٹر وہاں بہت ہی کم ہیں۔ تربت میں ہم رہتے ہیں وہاں جب جاتے ہیں تو اتنا رش ہے پاؤں رکھنے کی بھی جگہ نہیں ہے۔ لوگ دور دراز سے آتے ہیں تو دور سے آنے کی وجہ سے کافی خرچہ ہوتا ہے۔ آنا جانا، کبھی تاریخیں دیتے ہیں اس پر غریب لوگوں کا کافی خرچہ ہو جاتا ہے۔ نادرا سینٹر ہر سب ڈویژن کے ہیڈ کوارٹر میں ہونا چاہیے، ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر میں ہونا چاہیے۔ بلوچستان میں بہت سی ایسی تحصیلیں ہیں جہاں نادرا سینٹر نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، point noted شکریہ۔ جی علی محمد خان صاحب۔

جناب علی محمد خان: جناب والا! ہمارا یہاں پر سٹاف موجود ہے انہوں نے نوٹ بھی کر لیا ہے اور ان سے بعد میں، میں بات کر لوں گا تربت میں جو آپ نے شکایت کی ہے اس کو address کر لیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی مہمند صاحب۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب والا! یہ جو ابھی سوال کیا ہے میں چاہوں گا اس میں وزیر صاحب add کر دیں کہ اگر کوئی ریٹائرڈ ہے تو وہ کب سے بھرتی تھا۔ کیونکہ جو ایک چیز مجھے سمجھ آ رہی ہے کہ پچھلے چند ماہ سے میں دیکھ رہا ہوں کہ بہت سارے سوالات ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی ایک تاریخ ہوتی ہے۔ Let's say ابھی یہاں پر اسلام آباد میں کچرے کی بات ہو رہی تھی میرا نہیں خیال کہ یہ سارا کچرا پچھلے دو سالوں میں یا تین سالوں میں بننا شروع ہوا ہے۔ میں یہ سوال پوچھنا چاہوں گا کہ اگر یہ بھرتی تھے تو کب بھرتی ہوئے تھے؟ یہ نہ ہو کہ بعض لوگوں نے

اپنے اپنے وقتوں میں بہت سارے کرتوت کئے ہیں اور وہ سارے ہمارے اوپر ڈال رہے ہیں، ان کو پتا ہے انہوں نے کیا گند کیا ہے، اب وہ سوال پوچھ رہے ہیں کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: شکریہ، سینیٹر اعظم نذیر تارڑ صاحب، سپلیمنٹری۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! Precisely یہ پوچھنا چاہتا ہوں جو retired Army Officers ہیں وہ تعداد میں کتنے ہیں اور انہیں کب بھرتی کیا گیا، ان کی assignments کیا ہیں اور ان کی کیا extra qualifications ہیں، میں نے اخبار میں پڑھا ایک روز میں کوئی دو درجن کے قریب، directors and deputy directors all retired Army Officers, یہ کوئی دو months پہلے ہوا ہے۔ وزیر صاحب یہ provide کریں جو retired Army Officers ہیں وہ کس کس rank میں ہیں، کتنی تعداد میں ہیں، کب بھرتی کیے گئے، ان کے contract کا period اور ان کو کس مقصد کے لیے بھرتی کیا گیا اور وہ کونسی extra qualifications ہیں جس کی وجہ سے ان کا quota مقرر کیا گیا ہے یا وہ merit پر compete کرکے آئے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور): جناب چیئرمین! Very good question, that would require a fresh question, ان شاء اللہ ہم ان کو detail میں جواب دیں گے، کسی کو کوئی special privilege نہیں دی جارہی، ان کی جو requirement ہے، جو job specification ہے، اس کے مطابق لوگوں کو بھرتی کیا جاتا ہے لیکن اس کے لیے fresh question چاہیے تاکہ ہم آپ کو پوری detail دے سکیں، جو موجودہ سوال آیا ہے اس کا جواب دے دیا گیا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جناب وہ ابھی کہہ رہے ہیں، میں پوری detail لے کر ایوان میں دے دوں گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، معزز سینیٹر کامران مرتضٰی صاحب۔

*Question No. 56 Senator Kamran Murtaza: Will the Minister for Interior be pleased to state whether there is any policy under consideration of the Federal

Government to control the vehicle theft crimes across in the country in coordination with the provincial Governments if so, details thereof?

Sheikh Rashid Ahmed: No. Consultation with Provincial Government is required as it is a Provincial subject under the Constitution.

Mr. Chairman: Any Supplementary?

سینیٹر کامران مرتضٰی: جناب چیئرمین! میں نے جو سوال پوچھا تھا، اس کا classic جواب جو آیا ہے وہ صرف شیخ صاحب سے بات ہو رہی ہے، میرے خیال سے اس طرح کا جواب صرف شیخ صاحب ہی دے سکتے ہیں۔ میرا سوال یہ تھا کہ جو vehicles چوری ہوتی ہیں اور ان کو across the country لے کر جاتے ہیں، شہروں سے لے کر جاتے ہیں اور وہ پھر interior areas میں چلے جاتے ہیں، انہوں نے federal level پر کیا mechanism بنایا ہے؟ انہوں نے کہا ہے

no consultation is required, as it is provincial subject.

جناب چیئرمین! دنیا بھر میں جو گاڑیاں چوری ہوتی ہیں اس کو دوسرے ملک بھی follow کرتے ہیں کہ کس کس ملک میں گئی ہیں، ہم اپنے ملک میں follow کرنے کے لیے کوئی mechanism نہیں بنا رہے اور یہ کہتے ہیں کہ it's a provincial subject, اگر کوئی اسلام آباد یا کراچی سے گاڑی لیکر گیا، جہاں مرضی چاہے لے جائے، اس کے بعد ہم نے اس کو follow نہیں کرنا، اس قسم کا mechanism موجود نہیں ہونا چاہیے۔ انہوں نے اس پر صرف یہ جواب دیا ہے کہ constitution یہ require نہیں کرتا حالانکہ constitution بھی require کرتا ہے، اگر کوئی Article-23 and 24 کے scope کو enlarge کرے۔ اس پر کوئی mechanism موجود ہونا چاہیے۔ جو سوال دیا گیا ہے، اس کا جواب نہیں آیا اور جو جواب آیا ہے وہ غلط آیا ہے، اس کو یا تو defer کریں یا۔۔۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب کو سن لیں، معزز وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور): جناب چیئرمین! میں agree کرتا ہوں کہ جواب تفصیلی ہونا چاہیے تھا بالکل policy ہے، تمام صوبوں میں جدھر ہماری حکومت ہے اور جہاں پر نہیں ہے، سندھ حکومت جہاں پر ہماری حکومت نہیں ہے، ان سے

vehicle theft directly رہتی ہے لیکن coordination بھی ہماری
policing کے purview میں آتا ہے، ظاہر ہے interior ministry اسلام آباد
میں تو مختلف departments کو دیکھتی ہے جس میں پولیس بھی one of the
departments ہے، باقی صوبوں میں چونکہ devolved subject ہے، ہمارا
رابطہ رہتا ہے، even اگر Islamabad اس میں involve نہ بھی ہو، for
example there is a car which has been stolen in
there is a سندھ میں کی گئی تھی ، Peshawar and register
coordination between intra, Inter Provincial
Coordination ہماری رہتی ہے، vehicles کا باقاعدہ database بنایا گیا ہے، اگر
آپ اس میں نمبر enter کرتے ہیں تو original owner کی detail آجاتی ہے، جو
traffic police کے concerned لوگ ہیں، SP level اور ان کے نیچے کے
level تک کے لوگوں میں وہ سارا data provide ہوا ہوتا ہے لیکن جواب کو زیادہ
formulate ہونا چاہیے تھا، policy and coordination بھی ہے، IG,
Islamabad اور باقی تمام صوبوں کے IG's سے بھی رابطہ رہتا ہے، Interior
Ministry بھی coordination میں ہے چونکہ Policing صوبائی subject
ہے، اس میں زیادہ responsibility صوبے میں متعلقہ IG صاحب اور ان کے نیچے جو
police officials ہیں ان کی بنتی ہے، بہرحال coordination موجود ہے،
policy بھی ہے کہ اس کو ہم کم سے کم کریں لیکن یہ باقاعدہ gangs ہیں جو operate
کرتے ہیں، آپ کو بھی پتا ہے، کیوں کہ آپ خود وکیل ہیں، آپ نے بھی کافی cases دیکھے
ہوں گے۔ Yes we need to work more on this, be visionary
on this, policy is there, جی اس کی policy ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر رانا مقبول احمد صاحب، سپلیمنٹری۔

سینیٹر رانا مقبول احمد: شکریہ، جناب چیئرمین! میں وزیر باتدبیر سے یہ عرض کروں گا
کہ جس نے یہ جواب تیار کیا ہے اس کو explanation دیں اور ان کے خلاف action
لیں۔ اتنا نااہل قسم کا جواب Upper House میں بھجوانا یہ کوئی ذمہ دار behaviour
نہیں ہے، ان کے پاس کتنے ہی ایسے instruments ہیں، جو interior ministry
کے پاس ہیں، Joint Committee of Inspector Generals جو کہ

interior minister کے پاس police research bureau ہے، اس کی purview میں کام کرتا ہے۔ Intelligence sharing کے لیے آپ کے پاس ایک باقاعدہ modus operandi ہونا چاہیے جیسا آپ نے کہا، لیکن وہ صحیح معنی میں نہیں ہے، that's not practically being executed آپ کو un-haziness and smooth communication کی ضرورت ہوتی ہے، between the provinces and between the centre, اس کے بغیر تو آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ آپ کو joint investigation teams بنانی پڑتی ہیں، یہ کہہ دینا کہ یہ purely provincial subject ہے، for all practical purposes, this is an issue of concurrent jurisdiction, practical jurisdiction, اس لیے آپ ان کو سمجھائیں بھی اور آئندہ کے لیے تھوڑا محتاط رہیں۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب آپ نے note کر لیا؟

جناب علی محمد خان: جی جناب چیئرمین! معزز سینیٹر صاحب کا خود کا بھی experience ہے، he is a very experienced officer, he knows the interfaces of subject, ہماری Interior Ministry کا staff بھی موجود ہیں، ان کے senior ترین staff موجود ہیں وہ اس کا notice لے رہے ہیں، ان سے پوچھا بھی جائے گا، بالکل جواب اس سے بھی بہتر بننا چاہیے تھا، already coordination ہے، یہ تو ہو نہیں سکتا عموماً ہوتا یہ ہے کہ یہاں سے اٹھا کر کہیں بلوچستان، خیبر پختونخوا یا پنجاب لے کر جاتے ہیں اور وہاں سے اٹھا کر کہیں اور لے جاتے ہیں، normally ہوتا یہ ہے کہ صوبہ cross ہو جاتا ہے، for that you need a direct place جہاں وہ آپس میں coordinate کر سکیں، ایک صوبہ دوسرے سے coordinate کرے، اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ اسلام آباد کے through ہو تاکہ اس میں facilitation ہو، I agree with you, we need to work more on it, coordination this is something, بہتر کرنے کے لیے I would recommend my self کہ اس سوال کو آپ کمیٹی میں بھیجیں، اس کے لیے کوئی working mechanism ہو، محسن صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں۔۔۔

Mr. Chairman: Another matter referred to the Interior Committee. [1]Question Hour is over. The remaining questions and their replies placed on the table of the House be taken as read.

*Question No. 57 Senator Bahramand Khan Tangi: Will the Minister for Interior be pleased to refer to Senate starred question No. 35 replied on 10th November, 2021 and state the details of 42 inquiries initiated by Registrar Cooperatives / D.C, ICT against the former management of Jammu and Kashmir Cooperative Housing Society indicating also the number of persons penalized and amount recovered in the 12 inquiries completed out of the same?

Sheikh Rashid Ahmed: The Jammu & Kashmir Cooperative Housing Society, Islamabad is a private Housing Society and Managing Committee of the Society is responsible for any irregularity as per law.

42 inquiries were ordered by the Registrar Cooperative to investigate the fraud case of Jammu & Kashmir Cooperative Housing Society out of which 15 inquiries have been concluded wherein embezzlement of 4,00 billions have been established. In this regard 12 FIRs have also been registered by the FIA on recommendation of DC/ Registrar Cooperative ICT, Islamabad.

Mr. Naseem Anjum Ex. Finance Secretary of J&KCHS is arrested whereas Mr. Muhammad Zaheer, Ex. Executive Secretary of J&KCHS is on bail from High Court in one case, However, no amount has been recovered till to-date.

*Question No. 58 Senator Hidayatullah Khan: Will the Minister for Interior be pleased to state:

---

[1] *The Question Hour is over. The remaining questions and their printed replies placed on the Table of the House shall be taken as read*.

(a) whether it is a fact that no proper arrangements are being made by the Government for cleanliness inside and outside Shah Faisal Mosque, Islamabad;

(b) whether it is also a fact that the said Mosque has not been whitewashed since long;

(c) if the answer to parts (a) and (b) above is in the affirmative, the reasons thereof; and

(d) total number of staff posted / working for cleanliness of Shah Faisal Mosque, Islamabad at present along-with their grads/scales?

Sheikh Rashid Ahmed: (a) It is submitted that cleanliness of internal area of Faisal Masjid is done on daily basis through Janitorial staff and material provided by the Janitorial contractor who is awarded work after tendering process and paid out of maintenance Grant of Govt. As per existing contract agreement, the contractor is bound to provide 74 sanitary workers in three shifts.

As regard to external area of Faisal Masjid, the staff of Sanitation Directorate under Metropolitan Corporation Islamabad (MCI) carries out necessary cleaning sweeping, Garbage collection and its disposal.

(b) Yes it is true the internal and external paint work has not done since 2018 due to non-availability of funds. Estimate for same has already been principally approved but further process for call of tender is pending for want of funds.

(c) It is submitted that repair / maintenance and Janitorial work of following buildings and government houses is carried out by CDA through Maintenance Grant provided by the Government in the annual budget under the head of lapsable assignment

account No. 2526-3 Pak Secretariat (08 block) MNA / Government Hostels.

Faisal Masjid (Covered area of Faisal Masjid 513000 Sft) Jinnah Convention Centre.

14903 various category houses.

Due to allocation of meager/inadequate funds out of said maintenance head/ account for Faisal Masjid, the repair/ renovation/ janitorial/ cleanliness works suffer from delay.

(d) The Cleanliness / Janitorial Services of Shah Faisal Mosque, Islamabad out sources by CDA. The contract awarded to M/S Dani Enterprises with the date of start 18-01-2020 for the period of one year and contract amounting to Rs. 13,796,850/-. The detail shift vise staff deputed for cleaning and janitorial services as under:—

i.	Morning shift	47 Workers
ii.	Evening Shift	25 Workers
iii.	Night Shift	02 Workers
	Total	74 Workers

*Question No. 60 Senator Mohsin Aziz: Will the Minister for Railways be pleased to state whether medical attendants along with first-aid box / emergency kits are available at all railway stations and trains for providing emergency medical services to passengers, if not, the reasons thereof?

Senator Muhammad Azam Khan Swati:

FIRST AID FACILITY AT RAILWAY STATIONS

First aid posts are established in Assistant Station Masters offices and Police Help Line Centres at all Railway Stations where para-medical staff/staff trained in first aid is available along with first aid box/emergency kits round the clock.

FIRST AID FACILITY AT RUNNING TRAINS.

First aid box/emergency kits are available with In-charge Guards in all running trains who are trained in first aid and provide first aid to ill passengers. In case of serious illness In-charge Guard call the doctors at next coming station for providing further medical care.

*Question No. 61 Senator Syed Ali Zafar: Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) The details of steps taken /being taken by the present Government to improve the railway services throughout the country; and

(b) The details of facilities being provided to the passengers at railway stations and in the trains during travelling?

Senator Muhammad Azam Khan Swati:

(a) The following immediate steps by the present Government to improve the Railway services.

Safety of Train Operations

As per the performance agreement signed with the Prime Minister by the Federal Minister for Railways, Railways has shown considerable progress as regards safety of trains. The issues related to track maintenance are given top priority. Efforts have been undertaken to reduce trespassing, at un-manned level crossings and un-authorized locations. In this regard, 40 un-manned level crossings have been upgraded and manned and 1561 un-authorized locations (trespassing sides) have been closed. As a result, the number of accidents has drastically reduced from 145 in 2020 to 53 in 2021 during first six months of Financial Year 2021-2022.

Punctuality

Pakistan Railways is trying its utmost to improve the punctuality of the trains. Every train is being

monitored and every detention of train is reviewed and rectified. To facilitate passengers, a mobile application "Pak rail live"has also been launched for real time tracking of trains.

Due to close monitoring of trains at Divisional, Headquarters and Ministry level, the punctuality of trains has improved from 63% in Financial Year 2019-20 to 80% in Financial Year 2020-21.

Freight sector:

- Due to consistent efforts by the present government, freight sector has shown considerable improvement and an average of 25,054 tons per day had been transported from Karachi during 2020-21 as compared to 23,051 tons per day during 2019-20
- Freight Deposit Account (FDA) based agreements with Maple Leaf Cement Factory, The Chishtian Logistics, Solution Enterprises & Mughal Iron & Steel and MOUs with Awan Trading Company, Bestway Cement, MJM Energy & Resources, M.I. Mehdi, West Gate International, Agro Trade (Pvt.) Limited, Cherat Cement for transportation of imported coal, Fatima Group for transportation of Rock Phosphate and ITC Logistics and Pak Pacific Container Terminal for containerized traffic have been signed. Besides, agreements have also been signed with Irfan Ullah Co. and Ocean Mark Logistics for the transportation of containers from Karachi to Peshawar for Afghan Transit Trade.
- Competitive freight rates to attract more traffic have been introduced.
- High Capacity/ High Speed Hopper

Trucks have been inducted in the current fleet for swift movement/unloading of coal

- Outsourcing of freight trains has also been initiated under Pakistan Railways Freight Transportation Company (PRFTC) to earn more revenue for PR.

Passenger Sector:

- Commercial Management of Luggage Vans and Brake Vans with different trains have been outsourced under PPP.
- Online e-ticketing through Jazz Cash, UBL Omini and credit cards has been introduced to facilitate traveling passengers at their door steps and to attract more passengers.
- Special trains have been operated on the eve of ljtima at Raiwind, Eids and other festivals.
- Passenger fares have been revised as compared to road which has resulted in significant increase in number of passenger and subsequent revenue.

1. To overcome the deficit, following 9=18 trains have been outsourced to private partners:

- Mehr Express (127Up/128Dn) between Rawalpindi– Multan via Kundain (ML-II).
- Fareed Express (37Up38Dn) between Lahore – Karachi City via Kausur – Pakpattan.
- Faiz Ahmad Faiz between Lahore and Narowal.
- Mehran Express between Karachi City and Mirpur Khas.
- Sir Syed Express between Rawalpindi – Karachi via Faisalabad.

- Badar Express between Faisalabad – Lahore.
- Ghauri Express between Lahore – Faisalabad.
- Mianwali Express between Lahore – Marri Indus.

2. In addition to the above, all remaining trains have been offered for outsourcing on incremental basis for maximum, and assured revenue generation.

- Financial position of PR depicts a positive trend as Pakistan Railways achieved the targeted figures despite the presence of Covid and Covid related S.O.Ps. The earning figures are as under:

(Rs. in billions)

Target	Achieved 2020-21	Achieved 2019-20
48,000	48.652	47.588

To generate revenue, handing over of Railway hospitals/ Schools/ Colleges on public Private Partnership mode is in progress.

From 01-07-2020 to 31-03-2021, 213.82 acres Railway land of worth Rs. 4725.796 million has been retrieved from illegal encroachers.

Up-gradation of Pakistan Railways existing ML-I under CPEC is being severely pursued by the Ministry of Railways. On completion of ML-I Pakistan Railways will reap the following advantages:

- Increase in speed from 65-105km/h to 120-160km/h.
- Increase in line capacity from 34 to 171 trains each way per day.
- Increase in freight volume from 6 to 35 million tons per annum.
- Increase in passenger trains from 20-80 trains per day.
- Increase in freight transport volume from less

than 4% to 20% and journey time will be reduced by half.

New Initiatives

In order to make Railways a better organization and to improve its service delivery following initiatives are being carried out:

i. Safety Directorate is being strengthened and an office of safety regulator is being developed.

ii. New rolling stock i.e. coaches and wagons are being procured.

iii. Outsourcing regime is being followed to derive maximum revenue potential.

iv. I.T related solutions are being introduced in various departments like:

a. H.R.

b. Rolling Stock.

c. Booking and reservation.

d. Inventory management for the digitization of data of the department.

v. E-Procurement

vi. Green Initiative

vii. Efforts are underway to transport P.O.L products through Railways thereby reducing environment cost and improving revenue.

viii. Special efforts are being undertaken to run tourist/ Photography trains on weekly basis. Special trains/Steam tourist's trains are being arranged for foreign tourists on demand, keeping in view, the vision of the current government regarding development of tourism for giving a soft and progressive image of Pakistan.

ix. Training of officers is being carried out for capacity building with Special focus on gender equity, during such training of the workforce.

x. Special master level classes in railway engineering have been started in collaboration with Pak-Austria Fachhochschule Institute of Applied Sciences (PAFIST) and through the Pakistan Railways Training Academy Walton, Lahore. Special cell for foreign training has also been set up at the Ministry of Railways

xi. A Policy for transfer of technology and indigenization of Railway Rolling Stock manufacture in Pakistan Railway facilities is being pursued in closer collaboration side by side with undergoing procurements from the People's Republic of China.

(b) The facilities are being provided to the Public by Pakistan Railways:

At present Pakistan Railway is operating 19 = 38 mail / express trains, 13 = 26 intercity and 7 = 14 passenger trains over the Railway system in addition to following passenger amenities have been provided to General Public.

Facilities on Railway Stations:

(i) Waiting Rooms.
(ii) Vending Stalls.
(iii) Station Restaurants.
(iv) Wheel Chairs.
(v) Information Desk.
(vi) Computer reservation facilities.
(vii) Public address system to inform public about arrival / departure of trains at stations.
(viii) Provision of para medical and 1st aid facility.

In Trains:-

Dining Car/Kitchen Portion Services

For providing meals, eatable items, drinks, mineral water etc. (on cost).

*In Dining Car, passengers have the facility to sit and

take breakfast / lunch / dinner, however, in kitchen portion, food is served in respective compartments on demand.

Complimentary Services in 5Up/6Dn (Green Line) train:

- Hi Tea
- Meals.
- Bedding.
- Mineral Water.
- Janitorial.

Different concessions to public which are as under:-

CONCESSION:

STUDENTS

- Students Local & Foreign (in summer & winter holidays)=50%
- Blind Students = 65%

SENIOR CITIZENS

- Attaining the age of 65 to below 75 years = 25% in AC & 50% in Economy Class
- Attaining the age of 75 & above = 100% in Economy Class

JOURNALISTS

- Journalists = 80%
- Journalists' families = 50%

OTHERS

- Boy Scouts & Girls Guides = 40%
- Blinds/disable persons (along with attendant/Guide) = 50%
- Foreign Tourist = 25%
- Member of Chartered Institute of Transport Pakistan Center = 50%

Leave of Absence

جناب چیئرمین: سینیٹر اعجاز احمد چوہدری صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 24 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیاآپ رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر ذیشان خانزادہ صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 24 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیاآپ رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر گردیپ سنگھ صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 27 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیاآپ رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد قاسم صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 22 اور 24 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیاآپ رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سیف اللہ سرور خان نیازی صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 27 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیاآپ رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سید علی ظفر صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 24 اور 27 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیاآپ رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر فاروق حامد نائیک صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر آج مورخہ 29 دسمبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 27اور29 دسمبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر تاج حیدر صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 27 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے اس لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد اعظم خان سواتی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری کام کے سلسلے میں شہر سے باہر ہیں، اس لئے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے، بہرہ مند خان تنگی، پانچ منٹ، یہ reports lay کروں پھر، تقریریں کریں گے۔

Order No.3. Honourable Senator Walid Iqbal Chairman, Standing Committee on Human Rights, on his behalf Senator Seemee Ezdi please move Order No.3.

Motion Under Rule 194(1) moved by Chairman Standing Committee on Human Rights on [The National Commission on the Rights of Child (Amendment) Bill, 2020]

Senator Seemee Ezdi: I, on behalf of the Senator Walid Iqbal Chairman, Standing Committee on Human Rights, move under sub-rule (1) of Rule of 194 of the Rules of the Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the National Commission on the Rights of Child Act,

2017 [The National Commission on the Rights of Child (Amendment) Bill, 2020], may be extended for a period of sixty working days with effect from 28th December,2021.

Mr. Chairman: It has been moved under sub-rule (1) of Rule of 194 of the Rules of the Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the National Commission on the Rights of Child Act, 2017 [The National Commission on the Rights of Child (Amendment) Bill, 2020], may be extended for a period of sixty working days with effect from 28th December,2021.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Order No.4. Honourable Senator Walid Iqbal Chairman, Standing Committee on Human Rights, on his behalf Senator Seemee Ezdi please move Order No.4.

Motion under Rule 194(1) by Chairman Standing Committee on Human Rights on [The Domestic Violence (Prevention and Protection) Bill, 2020]

Senator Seemee Ezdi: I, on behalf of Senator Walid Iqbal Chairman, Standing Committee on Human Rights, move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill to make provisions for protection against domestic violence [The Domestic Violence (Prevention and Protection) Bill, 2020], may be extended for a period of sixty working days with effect from 28th December, 2021.

Mr.Chairman: It has been moved under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for

presentation of report of the Committee on the Bill to make provisions for protection against domestic violence [The Domestic Violence (Prevention and Protection) Bill, 2020], may be extended for a period of sixty working days with effect from 28th December, 2021.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Order No.5. Honourable Senator Walid Iqbal Chairman, Standing Committee on Human Rights on his behalf Senator Seemee Ezdi please move Order No.5.

Motion under Rule 194(1) moved by Chairman Standing Committee on Human Rights on [The Transgender Persons (Protection of Rights) (Amendment) Bill, 2021]

Senator Seemee Ezdi: I, on behalf of Senator Walid Iqbal Chairman, Standing Committee on Human Rights move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Transgender Persons (Protection of Rights) Act, 2018 [The Transgender Persons (Protection of Rights) (Amendment) Bill, 2021], may be extended for a period of sixty working days with effect from 14th January, 2022.

Mr. Chairman: Senator Saadia Abbasi wants to say something. Yes, Senator Saadia Abbasi.

Senator Saadia Abbasi

سینیٹر سعدیہ عباسی: یہ جو Bill ہے Transgender Persons (Protection of Rights) (Amendment) Bill, 2021. اس ایوان میں جب Bills آتے ہیں یہاں ان پر جو یہ بحث شروع کر دیتے ہیں۔ دو دن پہلے اسی ایوان میں Bill آیا on against the ones who commit suicide and

its Penal consequences. یہ Pakistan People's Party کے شہادت اعوان صاحب نے introduce کیا تھا۔ اس Bill پر بحث شروع ہو گئی کہ کیا یہ اسلام سے متصادم ہے یا نہیں؟ بات وہاں اسلام کی تو تھی ہی نہیں، ہر بات پر ہم اسلام کو لے آتے ہیں اور invoke کرتے ہیں religion کو جس میں یہ کہا جاتا ہے کہ متصادم ہے یا نہیں؟ یہاں اسی House میں members and Committee members نے کہا کہ Council of Islamic Ideology نے بھی اس کو دیکھ لیا ہے، سب کچھ کر لیا ہے اس کے باوجود بھی وہ Bill pass نہیں ہوا۔ وہ Bill لوگوں کی تکالیف کو address کر رہا تھا۔ اسلام نے کس دن کہا تھا کہ اتنی قید اور اتنا جرمانہ دیں؟ اسلام نے Code of life and conduct بتایا ہے کہ suicide حرام ہے لیکن انہوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اس کو آپ PPC میں insert کر دیں۔ اس کو address کرنے کے لیے انہوں نے یہاں بات کی تو وہاں اسلام کو invoke کر کے اسلام کے نام کو استعمال کر کے یہ Bill pass نہیں کیا گیا۔ آپ مجھے بتائیں یہ Transgender Persons Bill جو ہے ان لوگوں کے لیے ہے۔۔۔ اچھا یہاں یہ کہا گیا کہ suicide is a medical condition, اسی طرح alcoholism is a medical condition, addiction to drugs is a medical condition, Kleptomania is also a medical condition, ان چیزوں کو address کرنے کے لیے اور ہمارے قانون کے اندر جو lacunas ہیں جو ان چیزوں کو address نہیں کر رہے اس کے لیے Legislation کی کوشش کی جاتی ہے۔ آپ مجھے بتائیں یہ transgender persons کون ہوتے ہیں؟ جو میری سمجھ ہے، آج میں یہ تو نہیں کہوں گی کہ میری کیا سمجھ ہے لیکن اگر اسلام کو invoke کرنا ہے۔ I am for the protection of these people, there should be no discrimination against them, ان کے خلاف کسی قسم کی زیادتی نہ ہو، ان کے خلاف کسی قسم کی harassment نہ ہو۔ لیکن اگر اسلام کو invoke کرنا ہے تو پھر اس Bill کے لیے بھی اسلام کو invoke کیوں نہیں کیا گیا؟

جناب چیئرمین: یہ Bill آجائے House میں ابھی تو صرف report ہے۔

سینیٹر سعدیہ عباسی: میں یہ بات کر رہی ہوں کہ اسلام ایک progressive religion ہے۔ اسلام نے کہا ہے کہ reason and logic کو use کریں۔۔ اسلام نے یہ نہیں کہا کہ آپ ایک restrictive approach لیں۔ اسی House میں ایک Constitutional at Amendment Bill پیش کیا گیا the Right to Inheritance for Women. جب وہ Bill committee میں گیا تو اسے deny کر دیا گیا۔ اور یہ چیز کہہ دی گئی کے باقی مذاہب اس سے effect ہوں گے۔ وہاں مذاہب کی تو بات ہی نہیں ہوئی تھی۔ ہماری Constitution guarantee کر تی ہے for everyone the Right to Religion and to live their lives accordingly لیکن جو بات میں کرنا چاہتی ہوں کہ legislators جو ہیں ان کا کام legislation کرنا ہے۔ ایک open and broad mind کے ساتھ ایک progressive mind کے ساتھ لوگوں کے مسائل کو address کریں۔

کیا فائدہ یہاں کام کرنے کا؟ Legislations کے لیے efforts کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ جو میرا Bill تھا Inheritance کا وہ بھی National Assembly میں گیا۔ اسی House میں Bill لے کر آئے Corporate Punishment پر اس کے بخیے ادھیڑ دیے گئے۔ National Assembly نے original Bill ہی Joint Session میں pass کر دیا۔ تو کیا فائدہ ہوا یہاں سے Legislation کو originate کرانے کا؟ کھڑے ہو کر آپ اپنے ہی members کے efforts کو undermine کر رہے ہیں اور کہیں کہ جی اس چیز کی بھی ضرورت نہیں ہے اور اس چیز کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے تو یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہمارے جو colleagues ہیں National Assembly میں ان کو Bill ready کر کے دیں گے اور ان کو کہیں گے کہ آپ وہاں کریں کیوں کہ یہاں پر spirit ہی نہیں ہے۔ وہ spirit ہی نہیں ہے کہ Legislation کے اوپر focus کریں۔ اصل مسائل کے اوپر تو focus نہیں کرتے تو ان تقاریر کا کیا فائدہ؟ Motions and Resolutions pass کرانے کا کیا فائدہ؟ اصل جو چیزیں ہیں، جو آج پاکستان کے لوگوں کے مسائل ہیں، جو daily routine کے مسائل ہیں ان کو ہم improve نہ کریں۔ دنیا بھر میں قانون سازی کی جاتی ہے کہ لوگوں کے مسائل کو حل کیا جائے، لوگوں کی زندگی بہتر کی جائے۔ ایک effort سینیٹر شہادت اعوان

نے کیا، میں نے سارا دن بیٹھ کے وہ سنا اور مجھے بہت افسوس ہوا کہ اتنا effort انہوں نے کی اور ساری committee نے اس کو وہ کیا۔۔۔

جناب چیئرمین صاحب: وہ ابھی reject نہیں کیا صرف defer کیا ہے۔

سینیٹر سعدیہ عباسی: میں rejection کی تو بات ہی نہیں کر رہی ہوں۔ میں یہ کہہ رہی ہوں کہ ہم ایک dynamic approach لیں۔ اگر ہم restrictive approach لیں گے تو وہ کس شق کے تحت چل سکتا ہے۔ لیکن جہاں ہم یہ کہتے ہیں کہ ان کے rights کو recognize کیا جائے کہ

there is a medical issue for that reason we are saying that those rights should be protected and they should not be considered as second class citizens in any respect. This is the issue.

Mr. Chairman: Thank you, Senator Saadia Abbasi. It has been moved under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Transgender Persons (Protection of Rights) Act, 2018 [The Transgender Persons (Protection of Rights) (Amendment) Bill, 2021], may be extended for a period of sixty working days with effect from 14th January, 2022.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Order No. 6, Senator Farooq Hamid Naek, Chairman, Committee on Delegated Legislation, on his behalf Senator Azam Nazir Tarrar, please move Order No. 6.

Presentation of Report of the Committee on Delegated Legislation regarding existing criteria, conditions and procedures of postings of Chief Secretaries in four provinces as well as in Azad Jammu and Kashmir and Gilgit Baltistan

Senator Azam Nazir Tarrar: I, on behalf of Senator Farooq Hamid Naek, Chairman, Committee on Delegated Legislation present report of the Committee on the subject matter of starred question No. 40 asked by Senator Kauda Babar on 3rd June, 2021 regarding existing criteria, conditions and procedures of postings of Chief Secretaries in the four provinces as well as in Azad Jammu and Kashmir and Gilgit Baltistan.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 7, Senator Farooq Hamid Naek, Chairman, Committee on Delegated Legislation, on his behalf Senator Azam Nazir Tarrar, please move Order No. 7.

Presentation of Report of the Committee on Delegated Legislation regarding appointment of PAS officers as Chief Secretaries in four provinces as well as in Azad Jammu and Kashmir and Gilgit Baltistan

Senator Azam Nazir Tarrar: I, on behalf of Senator Farooq Hamid Naek, Chairman, Committee on Delegated Legislation present report of the Committee on a point of public importance raised by Senator Kauda Babar on 14th June, 2021 regarding appointment of PAS officers as Chief Secretaries in the four provinces as well as in Azad Jammu and Kashmir and Gilgit Baltistan.

Mr. Chairman: Report stands laid.

ہمارے پاس MNA محمد صالم خان خیل صاحب تشریف رکھتے ہیں،

welcome to the House. Order No. 8. Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on Interior, please move Order No. 8.

Presentation of Report of the Standing Committee on Interior regarding [The Islamabad Capital Territory Trust (Amendment) Bill, 2020]

Senator Mohsin Aziz: I, Chairman, Standing Committee on Interior, present report of the Committee on the Bill to amend the Islamabad Capital Territory Trust Act, 2020 [The Islamabad Capital Territory Trust (Amendment) Bill, 2020], introduced by Senator Mushtaq Ahmed on 26th October, 2020.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 9, Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on Interior.

سینیٹر محسن عزیز: جناب چیئرمین! میں نے غلط رپورٹ پڑھ دی ہے۔ میں نے 8 کی جگہ Order No. 9 پڑھ لیا ہے۔

جناب چیئرمین: Oder No. 8 تو ہو گیا ہے۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب Oder No. 8 نہیں ہوا میں نے Order No. 9 پڑھ دیا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ نے Order No. 9 پڑھ لیا ہے اس کی report House میں lay کریں۔ اب آپ Order No. 8 پر آ جائیں۔

Presentation of report of the Standing Committee on Interior regarding [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2021] (Amendment of Section 510)

Senator Mohsin Aziz: Ok sir. I, Chairman, Standing Committee on Interior, present report of the Committee on the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2021] (Amendment of

Section 510), introduced by Senator Shahadat Awan on 27th September, 2021.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 10, Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on Interior, please move Order No. 10.

Presentation of report of the Standing Committee on Interior regarding allotment of Kiosks/Khokhas in Islamabad

Senator Mohsin Aziz: I, Chairman, Standing Committee on Interior present report of the Committee on the subject matter of starred question No. 18, asked by Senator Kamran Murtaza on 29th September, 2021, regarding allotment of Kiosks / Khokhas in Islamabad.

میری بہت ساری reports ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ کام نہیں کرتے۔ دیکھیں میں کام تو کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ تو بہت کام کر رہے ہیں۔ میں نے یہ نہیں کہا، میں نے کہا کہ آپ کے پاس اور کام آ گیا ہے۔

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 11, Senator Walid Iqbal,
Chairman, Standing Committee on Human Rights, on his behalf Senator Seemee Ezdi please move Order No. 11.

Presentation of report of the Standing Committee on Human Rights regarding [The Juvenile Justice System (Amendment) Bill, 2021]

Senator Seemee Ezdi: I, on behalf of Senator Walid Iqbal, Chairman, Standing Committee on Human Rights, present report of the Committee on the Bill to amend the Juvenile Justice System Act, 2018 [The Juvenile Justice System (Amendment) Bill, 2021].

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 12, Senator Walid Iqbal, Chairman, Standing Committee on Human Rights, on his behalf Senator Seemee Ezdi, please move Order No. 12.

Presentation of report of the Standing Committee on Human Rights regarding [The Islamabad Capital Territory Child Protection (Amendment) Bill, 2021]

Senator Seemee Ezdi: I, on behalf of Senator Walid Iqbal, Chairman, Standing Committee on Human Rights, present report of the Committee on the Bill to amend the Islamabad Capital Territory Child Protection Act, 2018 [The Islamabad Capital Territory Child Protection (Amendment) Bill, 2021].

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 13, Senator Walid Iqbal, Chairman, Standing Committee on Human Rights, on his behalf Senator Seemee Ezdi, please move Order No. 13.

Presentation of report of the Standing Committee on Human Rights regarding [The National Commission on the Rights of Child (Amendment) Bill, 2021]

Senator Seemee Ezdi: I, on behalf of Senator Walid Iqbal, Chairman, Standing Committee on Human Rights, present report of the Committee on the Bill to amend the National Commission on the Rights of Child Act, 2017 [The National Commission on the Rights of Child (Amendment) Bill, 2021].

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 14, Senator Walid Iqbal, Chairman, Standing Committee on Human Rights, on his behalf Senator Seemee Ezdi, please move Order No. 14.

Presentation of report of the Standing Committee on Human Rights regarding [The Protection against Harassment of women at the Workplace (Amendment) Bill, 2021]

Senator Seemee Ezdi: I, on behalf of Senator Walid Iqbal, Chairman, Standing Committee on Human Rights, present report of the Committee on the Bill to amend the Protection against Harassment of women at the Workplace Act, 2010 [The Protection against Harassment of women at the Workplace (Amendment) Bill, 2021].

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 15, Senator Ejaz Ahmed Chaudhry Committee Standing Committee on Narcotics Control, please move Order No. 15.

Presentation of the report of the Standing Committee on Narcotics Control regarding [The Control of Narcotic Substances (Amendment) Bill, 2020]

Senator Ejaz Ahmed Chaudhry: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ I, Chairman, Standing Committee on Narcotics Control, present report of the Committee on the Bill further to amend the Control of Narcotic Substances Act, 1997 [The Control of Narcotic Substances (Amendment) Bill, 2020].

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 16, Senator Ejaz Ahmed Chaudhry, Chairman, Standing Committee on Narcotics Control please move Order No. 16.

Presentation of the report of the Standing Committee on Narcotics Control regarding number of drug rehabilitation centers established in the country during the last two years along with budgetary allocation

Senator Ejaz Ahmed Chaudhry: I, Chairman, Standing Committee on Narcotics Control, present report of the Committee on the subject matter of starred question No. 15, asked by Senator Bahramand Khan Tangi on 14th July, 2021, regarding number of drug rehabilitation centers established in the country during the last two years along with budgetary allocation.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 17, Senator Prince Ahmed Umer Ahmedzai, Chairman Standing Committee on Communications, on his behalf Senator Senator Kamil Ali Agha, please move Order No. 17.

Presentation of report of the Standing Committee on Communications regarding [The National Highways Safety (Amendment) Bill, 2021]

Senator Kamil Ali Agha: I, on behalf of Chairman, Standing Committee on Communications, present report of the Committee on the Bill further to amend the National Highways Safety Ordinance, 2000 [The National Highways Safety (Amendment) Bill, 2021], introduced by Senator Mohsin Aziz on 8th November, 2021.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 18, Mr.. Zaheer-Ud-Din Babar Awan, Adviser to the Prime Minister on Parliamentary Affairs, please move Order No. 18.

Laying of a copy of the Paigham-e-Pakistan adopted and recommended for laying in the Parliament by the Council of Islamic Ideology

Mr. Zaheer-Ud-Din Babar Awan: Thank you Mr. Chairman. I, lay before the Senate a copy of the Paigham-e-Pakistan adopted and recommended for laying in the Parliament by the Council of Islamic Ideology in its extraordinary / special meeting held on 20th December, 2021.

میری گزارش ہے کہ پارلیمنٹ میں adopt کرنے سے پہلے اس پر بحث کروائی جائے۔ یہ پچھلے دور حکومت اور اس سے پچھلے دور حکومت میں یہ recommendations آئیں تھیں اور پھر 20th December کو ان کا اجلاس ہوا with extraordinary reference to the incident of Sialkot اور جہاں، جہاں پر جو ریاست وقتاً فوقتاً کام کرتی رہی ہے اس کے مقابلے میں جو گلی گلی میں parallel عدالتی system بنایا گیا ہے اور وہاں پر mob trials ہوتے ہیں۔ ان کے حوالے سے یہ ایک اہم issue ہے اس لیے اس کو اسی اجلاس میں بحث کے لیے رکھیں۔

جناب چیئرمین: بالکل ٹھیک ہے اس کو next session میں رکھیں گے اور اس کے لیے date fix کریں گے۔ ابھی report House میں lay کریں تاکہ لوگ پڑھ لیں۔

Mr. Zaheer-Ud-Din Babar Awan: Sure sir.

Mr. Chairman: Order No. 19, Senator Shaukat Fayaz Ahmed Tarin, Minister for Finance and Revenue, on his behalf Mr. Zaheer-Ud-Din Babar Awan, Advisor to the Prime Minister on Parliamentary Affairs, please move Order No.19.

Laying of papers regarding Pakistan Single Window Act, 2021 (III of 2021)

Mr. Zaheer-Ud-Din Babar Awan: I, on behalf of Minister for Finance and Revenue, lay before the Senate the Rules under sub-section (3) of Section 21 of the Pakistan Single Window Act, 2021 (III of 2021).

Mr. Chairman: The documents stand laid. Senator Sherry Rehman sahiba.

سینیٹر شیری رحمٰن: شکریہ، جناب چیئرمین! میں مختصر بات کروں گی۔

جناب چیئرمین: مہربانی کرکے اختصار سے بات کریں اور آپ کا اختصار قوم کو پتا ہے۔

Point of public importance raised by Senator Sherry Rehman regarding National Security Policy

سینیٹر شیری رحمٰن: نہیں میرے دوسرے colleagues نے بھی بات کرنی ہے۔ آپ کا شکریہ کہ آپ نے وقت دیا۔ جناب چیئرمین! ابھی papers lay ہوئے ہیں اور یہاں بابر اعوان صاحب نے بہت اہم بات کی ہے کہ یہ باتیں پارلیمان میں بحث کے ساتھ ہی آگے بڑھیں گی اور ہم اس بات کو بالکل تسلیم کرتے ہیں۔ اس spirit کو آگے لے جاتے ہوئے میرا اہم سوال یہ ہے کہ ملک میں ایک announcement ہوئی ہے۔ ملک بڑے مشکل حالات سے گزر رہا ہے۔ یہ تو ہوتا ہے۔ ان مشکل حالات میں National Security Policy announce ہوئی ہے۔۔۔۔

جناب چیئرمین: براہ مہربانی order in the House. سینیٹر دوست محمد خان تشریف رکھیں۔ آپ بے شک ادھر ہی بیٹھ کر بات کرلیں لیکن آہستہ، آہستہ کریں۔ جی سینیٹر صاحبہ۔

سینیٹر شیری رحمٰن: جی میں یہ کہہ رہی تھی کہ ملک میں National Security Policy announce ہوئی ہے۔ یہ قومی سلامتی کے متعلق ہے۔ ہمارے لئے زندگی اور موت کے فیصلے قومی سلامتی سے منسلک ہیں۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ اس policy کے مطابق بڑی تبدیلی آئی ہے اور وہ یہ ہے کہ اقتصادی تحفظ یعنی economic security اب ہماری قومی سلامتی پالیسی کا محور ہوگی۔ اس سے کسی کو بھی انحراف نہیں ہے۔ آپ بے شک تجارت کو فروغ دیں، آپ connectivity کو خطے یا دوسری جگہوں پر فروغ دیں لیکن شہریوں کو تحفظ اسی وقت ملے گا جب اقتصادی صورتحال بہتر ہوگی، جب لوگوں کے پاس اتنی سکت ہوگی کہ وہ اپنے گھر کے چولہے جلا سکیں، انہیں گیس مہیا ہوسکے اور وہ دو وقت کی روٹی کھا سکیں۔ وہ اپنے بچوں کو سکول بھیج سکیں اور health care کے لئے کوئی نہ کوئی انتظام کر سکیں۔ اتنا تو ہمیں قومی سلامتی پالیسی کے متعلق اخباروں سے پتہ چلا ہے کہ اس کی announcement ہوئی ہے اور اس میں ایک بہت بڑی تبدیلی لائی گئی ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ ابھی یہاں پیغام پاکستان

کے متعلق report lay کی گئی ہے۔ ہمیں یہ گمان تھا کہ ہم Upper House ہیں، ہم پارلیمان کا حصہ ہیں اور پارلیمان ابھی تک ہمارے آئین کے تحت ریاست کا سب سے بڑا قانون سازی اور policy making کا forum ہے۔

جناب! یہاں یہ policy کیوں lay نہیں کی گئی ہے؟ یہ draft policy, National Security Committee میں دکھائی گئی تھی۔ مجھے معلوم ہے کہ ہمارے فاضل Treasury benches کے ممبران اب کیا کہیں گے؟ وہ یہ کہیں گے کہ جہاں یہ draft پیش کیا جارہا تھا، آپ نے اس کا boycott کیا تھا۔

جناب چیئرمین: آپ دلوں کی باتیں بھی جانتی ہیں کہ کون کیا کہنا چاہتا ہے۔

سینیٹر شیری رحمٰن: جی نہیں، جناب! میں تو جسارت کرکے کچھ کہنا چاہ رہی ہوں۔ دونوں Houses کے Leaders of the Opposition ہمارے لئے معتبر رتبے ہیں۔ ہم انہیں مانتے ہیں اور Prime Minister کے رتبے کو تو اولین سمجھتے ہیں۔ Its first amongst the equals. چونکہ Prime Minister خود کو اس کمیٹی میں حاضر کرنا نہیں چاہ رہے تھے جہاں دونوں Leaders of the Opposition مدعو تھے، وہ کسی بھی پارلیمانی کمیٹی میں خود کو پیش کرنا نہیں چاہتے ہیں اور نہ ہی وہ کسی پارلیمانی forum کو lead کرنا چاہتے ہیں اور یہ وہی جگہ ہے جہاں سے وہ leader بنے ہیں۔ بہت گفت و شنید کے بعد یہ طے کیا گیا کہ چونکہ یہ ایک خاص اجلاس ہے اور اس میں Leaders of the Opposition کو بھی بلایا جارہا ہے تو جب تک Prime Minister کسی بھی draft policy کی ownership نہیں لیں گے اور ہماری input اور تنقید کو نہیں سنیں گے تو اس میں حاضر ہونے کا کیا مطلب ہوگا۔ میرا سوال یہ ہے کہ پہلے اس draft policy کو یہاں ضرور lay کرنا چاہیے تھا۔ اس کے بعد پارلیمان سے input لیتے۔ اس کے علاوہ دوسرے stakeholders جن میں civil society, think tanks اور دوسرے ادارے شامل ہیں، ان سے بھی input لیتے۔ ماحولیات بھی اس کا حصہ ہے، آپ ان سے بھی input لیتے۔ اگر کوئی input لیا بھی ہے تو کس سے لیا ہے۔ اس میں کون سی ڈھکی چھپی بات ہے جو اتنے شادیانے بجائے جارہے ہیں۔

جناب! یہ بات نہیں ہے کہ ہم contribution نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ پاکستان ہے تو ہم ہیں۔ پاکستان کا روپیہ جب بھی گرتا ہے تو ساتھ، ساتھ ہمارا دل بھی ڈوبتا ہے۔ اس وقت

بھی روپیہ گر رہاہے۔منڈی میں ایک ڈالر پاکستانی 178روپے پر چل رہاہے۔یہ official rate ہے۔اب National Security Policyبنائی جارہی ہے کہ اس کا core and focus, geo-economics ہوگی۔By the way یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔یہ قطعاً کوئی نئی بات نہیں ہے۔2017میں یہ بات کی گئی تھی۔2008میں Joint Session of Parliament کے دوران بھی یہ بات کی گئی تھی کہ جب تک ہم trade نہیں کریں گے،geo-economics نہیں ہوگی اور economic centrality نہیں ہوگی تو کیسے national security ہوگی۔اب ہمیں ایک نئی economic security policyکا بتایا جارہاہے۔وہ کیاہوگی؟ایک طرف یہ paper ہوگا جس پر شادیانے بجائے جارہے ہیں اور دوسری طرف زمینی حقائق ہیں کہ آپ نے ملک کوIMF کے پاس گروی رکھ دیاہے۔Economic security policy یہ ہوگی کہ جوBillsلائے جارہے ہیں،ان میں سینیٹ کا کوئی کردار بھی نہیں ہوگا۔آپ وہ Bills, National Assemblyمیں lay کردیں گے کہ State Bank of Pakistanجو وقتاً فوقتاً پیسے چھاپ لیتا ،ڈالرکے مقابلے میں rupee کوstablize کردیا، کوئی policy rate بنادی اور پارلیمان کو جوابدہ ہوگئے،اب ایسا کچھ نہیں ہوگا۔اب وہ direct بین الاقوامی سامراج کو جوابدہ ہوں گے۔یہ آپ کی نئی اقتصادی پالیسی ہوگی؟

جناب! وہ آپ کو نہیں بلکہ بین الاقوامی سامراج کو جوابدہ ہوں گے۔مجھے بہت افسوس ہے کہ یہ پاکستان کو کہاں لے جارہے ہیں۔آپ نے اس وقت تک 40ارب ڈالر کے قرضے لے لئے ہیں۔یہ آپ کی economic security policy ہوگی۔ابھی آپ mini-budget pass کرنا چاہتے ہیں جس کے لئے آپ کے allies بھی تیار نہیں ہیں۔آپ کے allies تیار نہیں ہورہے ہیں جس کی وجہ سے sessionمؤخر کئے جارہے ہیں۔وہ بھی ڈر رہے ہیں کہ ہم عوام کو کیسے جواب دیں گے۔وہ لوگ جو عوام سے ووٹ لے کر آئے ہیں،وہ ڈر رہے ہیں کہ ہم انہیں کیا جواب دیں گے۔آپ 600ارب روپے کے قریب mini-budgetلارہے ہیں جس میں 300ارب روپے کے نئےtaxes لگائے جائیں گے۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر شیری رحمٰن: یہ کیسی National Security Policy ہے جو پارلیمان کے سامنے ہی نہیں آئی ہے،جس پر پارلیمان میں بحث نہیں ہوئی ہےاور جس میں پارلیمان کا کوئی

حصہ نہیں ہے۔ Prime Minister, who is Leader of the House, انہوں نے آکر اس کے متعلق کسی سے کچھ پوچھا بھی نہیں ہے۔ National Security Policy میں خارجہ امور بھی آتے ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر شیری رحمٰن صاحبہ وعدے کے مطابق سات منٹ گزر چکے ہیں۔

سینیٹر شیری رحمٰن: جناب! بس میں جلدی ختم کر رہی ہوں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر محسن عزیز بیٹھ جائیں۔ وہ بس ختم کر رہی ہیں۔ میں اس کے بعد House business پر آرہا ہوں۔

سینیٹر شیری رحمٰن: میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا اس میں وہ groups ہیں جنہوں نے ریاست کے خلاف۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سینیٹر محسن عزیز بیٹھ جائیں۔ سینیٹر شیری رحمٰن صاحبہ آپ کا mike on ہے۔ آپ بات کریں۔

(مداخلت)

سینیٹر شیری رحمٰن: کہا جارہا ہے کہ TTP کی کوئی video upload ہوئی ہے۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سینیٹر محسن عزیز آپ کا Calling Attention Notice بعد میں لے لوں گا۔ بس ایک منٹ کی بات ہے۔ براہ مہربانی تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

سینیٹر شیری رحمٰن: وہ groups جو پاکستان کی ریاست کے خلاف اپنے websites پر جہاد announce کر رہے ہیں، آپ انہیں بحال کرنا چاہ رہے ہیں۔ آپ انہیں تسلیم کرکے mainstream کرنا چاہ رہے ہیں ۔ What is the economically centered National Security Policy? Please tell us. آپ اسے یہاں lay کریں اور ہمیں اس پر بات کرنے کا موقع دیں۔

(مداخلت)

سینیٹر شیری رحمٰن: جناب !آپ formal security لے لیں جو violent and extremist groups کے متعلق ہے۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحبہ آپ کا mike on ہے۔آپ بات کریں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سینیٹر محسن عزیز آپ صحیح کہہ رہے ہیں کہ سینیٹر صاحبہ کسی tool کے ذریعے اسے بحث کے لئے لائیں لیکن ابھی بس ایک منٹ اور انہیں بات کرنے دیں۔

(مداخلت)

سینیٹر شیری رحمٰن: آپ نے پارلیمان کو bypass کیا ہے۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سینیٹر محسن عزیز تشریف رکھیں۔بس ایک منٹ کی بات ہے۔سینیٹر صاحبہ آپ بولیں۔

(مداخلت)

سینیٹر شیری رحمٰن: جناب ! میں کیا بولوں۔وہ چیخے جا رہے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: براہ مہربانی تشریف رکھیں۔اس کے بعد Leader of the House نے بھی بولنا ہے۔

سینیٹر شیری رحمٰن: یہ ڈر رہے ہیں۔حقیقت ان کے سامنے ہے۔یہ حقیقت پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔یہ کون سی National Security Policy ہے جس میں پارلیمان کا ہاتھ نہیں تھا۔یہ کون سی National Security Policy ہے جس کے متعلق کہا جا رہا ہے کہ ہم economic centrality دکھانا چاہتے ہیں۔یہ ہے وہ economic centrality کہ کل mini-budget pass ہوگا تو پاکستان کے ریاستی ادارے international سامراج کو جوابدہ ہوں گے۔کیا اس policy سے پاکستان کا تحفظ ہوگا؟ I am sorry, sir اس طرح کی policy سے پاکستان کا تحفظ نہیں ہوگا۔موجودہ حکومت کے ادوار میں کالے قوانین بنائے جا رہے ہیں اور ان تمام قوانین کو National Security

Policy کا لبادہ پہنایا جارہا ہے۔ پاکستان کی Parliament کے ساتھ یہ ایک گھناؤنا جرم کیا جارہا ہے۔ ہم تمام اپوزیشن کے اراکین اس پر واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس موقع پر اپوزیشن اراکین نے ایوان سے واک آؤٹ کیا)

جناب چیئرمین: قائد ایوان۔ پلیز۔ سینیٹر فیصل! کیا آپ واک آؤٹ کر رہے ہیں؟ سینیٹر محسن عزیز! آپ تشریف رکھیں۔جی، قائد ایوان اپنی نشست پر کھڑے ہیں۔ پلیز۔

Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم (قائد ایوان) جناب! اگر ان میں ذرا سی بھی اخلاقی جرات ہے تو سینیٹر شیری رحمٰن! یہاں پر جو باتیں کرکے گئی ہیں اس پر ہمارا جواب بھی سن لیں۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Please order in the House. Please be seated.

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! میرا ان سے ایک سوال ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں آج تک کس حکومت نے National Security Policy Paper پیش کیا ہے؟ نمبر ایک، یہ اعزاز صرف عمران خان کی حکومت کو حاصل ہوا ہے کہ ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ National Security Policy Paper پیش کیا گیا ہے۔ نمبر دو، Parliamentary Committee on National Security کا جب اجلاس ہوا تو اس وقت تمام اپوزیشن کو اجلاس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ انہوں نے کمیٹی اجلاس میں آنا گوارا نہیں کیا۔ کہتے ہیں کہ، کمیٹی اجلاس میں Prime Minister موجود نہیں تھے۔

(اس موقع پر اپوزیشن اراکین ایوان میں واپس تشریف لائے)

جناب! Problem یہ نہیں تھا کہ Prime Minister of Pakistan وہاں موجود نہیں تھے؟ Prime Minister sahib تو National Security briefings میں بھی موجود نہیں تھے۔ وہاں پر کون نہیں تھا؟ مسئلہ یہ تھا کہ وردی والے اُس اجلاس میں شریک نہیں تھے۔ اس وجہ سے اپوزیشن نے شرکت نہیں کی۔ National Security briefings میں جہاں وردی والے آتے ہیں وہاں پر تو اپوزیشن دوڑی چلی آتی ہے۔ لیکن جب National Security Paper پارلیمان کی کمیٹی میں پیش کئے جاتے ہیں تو یہ کہتے ہیں ہم boycott کریں گے۔ اپوزیشن جمہوریت کی بات کرتی ہے اور ان

کا چہرہ یہ ہے یہ کس طرح جمہوریت کی بات کرتے ہیں اور وردی والوں کے پیچھے بھاگتے ہیں۔ آج پاکستان کی جو سیاست ہے انہوں نے آج خود عیاں کر دی ہے۔ جب جب وردی والے موجود ہوتے ہیں یہ وہاں بھاگے ، بھاگے آتے ہیں۔ یہ ہے ان کا مسئلہ۔ بات کرتے ہیں ، IMF کی۔ پاکستان کی تاریخ میں انہیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ سب سے زیاد بھیک مانگنے والے ، سب سے زیادہ منتیں کرنے والے ، اور سب سے زیادہ international سامراج کی خدمت کرنے والے یہ لوگ ہیں جو اس طرف تشریف فرما ہیں۔

(مداخلت)

(اس موقع پر اپوزیشن اراکین نے پرزور طریقے سے احتجاج کیا)

جناب چیئرمین: تمام معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف لے جائیں۔ سینیٹر روبینہ خالد ! آپ بھی اپنی نشت پر احتجاج کریں۔ سینیٹر بہرہ مند خان تنگی ! آپ بھی اپنی نشست پر جائیں۔ جی ، قائد ایوان صاحب۔

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: international سامراج کی کٹ پتلیاں یہ کھڑی ہیں۔ پاکستان کی تاریخ میں جتنی مرتبہ IMF سے پاکستان پیپلز پارٹی نے programme لیا ہے ، کسی دوسری حکومت اور پارٹی نے IMF plan اتنی مرتبہ نہیں لیا۔

جناب چیئرمین: میری تمام ممبران سے گزارش ہے کہ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف لے جائیں۔ احتجاج آپ کا حق ہے ۔ آپ اپنی اپنی نشستوں سے احتجاج کریں۔ حکومتی ممبران بھی اپنی نشتوں پر چلے جائیں، پلیز۔ آپ لوگ اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر احتجاج کریں۔

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: یہ لوگ international سامراج کی بات کرتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ۔ آپ لوگ اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر احتجاج کریں۔ سینیٹر فیصل جاوید اور سینیٹر فوزیہ ارشد ! آپ دونوں بھی اپنی اپنی نشستوں پر چلے جائیں۔ جی۔ سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب آپ بھی اپنی نشستوں پر چلے جائیں۔ تمام اپوزیشن اراکین اپنی اپنی نشستوں پر احتجاج کریں۔ آپ تمام اپوزیشن اراکین dais سے دور چلے جائیں۔ قائد ایوان۔ پلیز۔

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! میں نے تو سچ کہا تھا۔ پروین شاکر کی برسی ابھی چند دن پہلے گزری ہے انہوں نے کچھ اس طرح کہا تھا کہ

بات تو سچ ہے مگر بات ہے رسوائی کی

تو اب کیا، کیا جائے؟ میں یہ کہہ رہا تھا کہ۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیرمین: سینیٹر بہرہ مند خان تنگی! آپ ایوان میں ہر طرف شور مچا رہے ہیں۔ پلیز، اپنی نشست پر تشریف رکھیں۔ آپ اپنی نشست پر اپنا احتجاج record کروائیں۔ سینیٹر فیصل جاوید! آپ بھی اپنی نشست پر تشریف رکھیں۔ باقی تمام اراکین بھی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ جی، قائد ایوان۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: قائد ایوان صاحب، ایک منٹ، میری اپوزیشن اور treasury benches کے اراکین سے گزارش ہے کہ احتجاج آپ سب کا حق ہے آپ ضرور کریں۔ لیکن اپنی اپنی نشستوں سے کریں، بجائے dais پر آئیں اور House کا ماحول خراب ہو۔ یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ آپ کا جو دل ہے کریں، احتجاج کریں، لیکن اپنی اپنی نشستوں سے کریں۔ میں نے کبھی کسی کو منع نہیں کیا ہے۔ اپوزیشن ایک غلط روایت ڈال رہی ہے۔ سینیٹر بہرہ مند خان تنگی! میری آپ سے گزارش ہے شور مت کریں، مہربانی فرمائیں۔ میں بعد میں سب کو موقع دوں گا۔ آپ بیٹھ جائیں۔ جی، اس طرح نہیں ہوگا۔ قائد ایوان اپنی نشست پر کھڑے ہیں۔ جی، آپ تشریف رکھیں۔ جی، ہمایوں صاحب اور سینیٹر افنان اللہ خان! آپ بھی تشریف رکھیں۔ سینیٹر فیصل جاوید! پلیز۔ جی، قائد ایوان صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! میں point to point صرف اُن نکات کا جواب دینا چاہ رہا ہوں جو یہاں سے اٹھائے گئے ہیں۔ پہلا نکتہ، National Security Policy Paper سے متعلق میں نے یہ کہا آج تک کس حکومت نے National Security Policy Paper جاری کیا؟ آج تک کسی حکومت نے National Security Policy Paper جاری نہیں کیا۔ پہلی مرتبہ، عمران خان صاحب کی حکومت کو یہ اعزاز حاصل ہوتا ہے کہ ایک National Security Policy Paper آیا۔ نمبر دو، اس

ایوان میں کہا گیا، اور میں appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے تسلیم کیا کہ اپوزیشن کو، پارلیمانی کمیٹی برائے نیشنل سیکورٹی کے اجلاس میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی اور کہا گیا کہ آپ اجلاس میں شرکت کرکے اپنے تحفظات پیش کریں۔ At that stage National Security Policy Paper ایک draft کی شکل میں تھا۔ ہماری حکومت نے اپوزیشن اراکین سے کہا کہ آپ اپنی input and contribution, National Security Paper کے حوالے سے ضرور دیں اور ہم سارا draft آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے اپوزیشن اراکین اجلاس میں شرکت کے لیے تشریف نہیں لائے۔ اپوزیشن کہتی ہے، کیونکہ اس committee میں Prime Minister موجود نہیں تھے لہٰذا ہم نے committee میں آنا مناسب نہیں سمجھا۔ جی، بالکل سینیٹر شیری رحمٰن! آپ کی بات سن لی۔ آپ سے میرا سوال یہ ہے کہ اس سے پہلے کچھ briefings National Security کے حوالے سے کی گئی تھیں اور اُن تمام briefings میں بھی Prime Minister موجود نہیں تھے۔ دونوں meetings میں ایک واضح فرق تھا اور وہاں مسئلہ کوئی Prime Minister, کی موجودگی کا نہیں تھا۔ جب National Security کی briefings ہوئیں تو اس وقت وہاں پر وردی والے تھے، یہ سارے بھاگ آئے اور جب پارلیمان کی کمیٹی تھی تو وہاں پر وردی والے نہیں تھے اور وہاں پر ہمیں کوئی نظر نہیں آیا۔ یہ فرق ہے، Prime Minister کا فرق نہیں تھا۔ آپ دونوں کا composition دیکھ لیں اور ان کا behaviour دیکھ لیں۔

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: باادب باملاحظہ ہوشیار، خیر اس بات کو جانے دیں، اب جب الیکشن قریب آرہا ہے تو کبھی قبلہ ادھر اور کبھی قبلہ ادھر ہو رہا ہے، قطب نما کی طرح بدلتے رہتے ہیں، کبھی بین الاقوامی، کبھی یہ اور کبھی وہ۔

دوسری انہوں نے economic security کی بات کی اور دل پر ہاتھ رکھ کر IMF اور State Bank کا کہا۔ مجھے یاد ہے کہ ان کے دور میں IMF سے محمد یعقوب صاحب آئے تھے، انہوں نے 6 ,6 سال ان کی حکومتوں میں گزارے۔ یہ IMF کی بات کرتے ہیں، پاکستان کی IMF کی 61 سال کی تاریخ ہے، 21 مرتبہ یہ IMF کے پاس جا چکے ہیں، 22 ویں اور پہلی مرتبہ PTI IMF Programme کے پاس گئی۔ ان کے ریکارڈ کا جواب نہیں،

پیپلز پارٹی کی حکومت سب سے زیادہ دس مرتبہ IMF Programme دے چکی ہے، انہیں یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ سب سے بڑے bailout package بھی یہ لیتے رہے ہیں۔ IMF Programmes ہمیں اکانومی سکھاتے ہیں، IMF Programme صرف lending کے لیے نہیں ہوتا، وہ کہتا ہے structural reforms بھی کریں۔ دس مرتبہ پیپلز پارٹی گئی ہے، چار مرتبہ PML(N) گئی ہے، انہوں نے جو قرضے لیے وہ انہوں نے کہاں اللے تللوں میں خرچ کیے، انہوں نے structural reforms کیوں نہیں کیں۔ میں نے اس دن بھی بتایا تھا کہ ان کے لیے ہوئے 55 ارب روپے کے قرضے ہمارے سر پر ہیں، جس میں سے ہم 29 ارب روپے دے چکے ہیں، 12 ارب روپے اس سال دے رہے ہیں اور 12 ارب روپے اگلے سال دینے جا رہے ہیں، ان کے لیے ہوئے قرضے ہم ادا کر رہے ہیں۔ آپ ہم سے قرضوں کی بات نہ کریں، خاطر جمع رکھیں۔ الیکشن کا وقت آنے والا ہے، آپ کا قبلہ جس طرف چاہے ہو، ہمارا قبلہ تو عوام کی طرف ہے۔

جناب چیئرمین! بین الاقوامی سامراج کی بات بھی ہوئی۔ کل یہاں پر Leader of the Opposition صاحب نے۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب چیئرمین! انہیں تکلیف ہو رہی ہے، مجھے لگ رہا ہے کہ میں کسی ہسپتال کے وارڈ میں کھڑا ہوں۔ کل یہاں پر Leader of the Opposition نے اعتراف کیا کہ ہماری leadership نے اس وقت اپنے بین الاقوامی دوستوں سے بات چیت کی اور واپس آنے کا راستہ ہموار ہوا، یہ بات انہوں نے کل یہاں ہاؤس میں کہی۔ آپ کے لیڈر اگر CV لے کر امریکہ میں بینچ پر بیٹھتے ہیں اور ان کی تقریریں front page پر چھپتی ہیں۔ آپ ہمیں بتائیں گے کہ بین الاقوامی سامراج کیا ہوتا ہے، پوری دنیا کے سامنے پاکستان کا وزیراعظم عمران خان عوام کی طاقت کے ساتھ پاکستان کی sovereignty اور وقار کے لیے کھڑا ہے۔

Mr. Chairman: Thank you. Order No. 20. Calling Attention Notice, Senator Mushtaq Ahmed.

Calling Attention Notice by Senator Mushtaq Ahmed regarding security concerns due to laying off the jobs of Railways Patrollers.

Senator Mushtaq Ahmed: I, Senator Mushtaq Ahmed want to draw attention of the Minister for Railways towards laying off the jobs of Railways patrollers, thus leaving the Railways tracks insecure and susceptible to terrorist activities.

جناب چیئرمین: مشتاق صاحب! اس پر بات کریں۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! یہ بہت اہم issue ہے لیکن منسٹر ریلوے موجود نہیں ہیں، انہیں یہاں پر موجود ہونا چاہیے تھا۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب کسی important meeting کے سلسلے میں شہر سے باہر گئے ہوئے ہیں، انہوں نے کہا تھا اگر آپ چاہتے ہیں تو defer کر دیں، میں خود جواب دے دوں گا لیکن آپ نے کہا کہ میرا بزنس بہت زیادہ ہے۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ ریلوے قومی، دفاعی اور strategic ادارہ ہے، بد قسمتی سے اس وقت صرف ریلوے track پر نہیں ہے بلکہ پورے پاکستان کا ہر ادارہ track پر نہیں ہے، ہمیں اس قیاس کے مناظر اور مظاہر نظر آ رہے ہیں۔ اس وقت پاکستان میں ریلوے track تقریباً 12 ہزار کلومیٹر پر محیط ہے، یہ track جنگل، صحرا، میدان، پہاڑ نہر اور دریاؤں سے گزرتا ہے۔ تقریباً سات آٹھ سو patrollers ان lines کی نگرانی پر تعینات تھے، انہیں نوکری سے فارغ کر دیا گیا ہے، یہ سب open line کی نگرانی کرتے تھے۔ میں ایوان کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ انہیں 16 ہزار روپے ماہانہ تنخواہ دی جاتی تھی، تین ماہ کے بعد ان کا contract renewal کیا جاتا تھا، گزشتہ دس سال سے یہ لوگ 16,17 ہزار روپے ماہانہ پر کام کر رہے تھے، ان کی کل تعداد سات اور آٹھ سو کے درمیان ہے، ان سب کو نوکری سے فارغ کر دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ کہتے تھے کہ ایک کروڑ نوکریاں دیں گے، انہوں نے لوگوں کو نوکریوں سے نکال دیا ہے اور بے روزگاری میں اضافہ کر دیا ہے، لوگوں کے گھروں کے چولہے بجھا دیئے اور انہیں فاقوں پر مجبور کر دیا۔ میں آپ کو صرف سکھر ڈویژن کے بارے میں تھوڑی سی تفصیل بتاتا ہوں۔ سات آٹھ سو Railway Patrollers میں سے 324 کا تعلق

سکھر ڈویژن سے ہے، یہ گریڈ ایک کے contact ملازمین تھے، ان کی ملازمت کے خاتمے سے ریلوے track insecure ہو گیا ہے۔ میں آپ کو پاکستان ریلوے سکھر کے DS, Division Superintendent کے خط کا ایک اقتباس پڑھ کر سناتا ہوں، جس سے آپ کو معلوم ہو گا کہ کیا صورت حال ہے۔ انہوں نے لکھا ہے:

The track is vulnerable from Sukkur to Sibi and mainline from Tundoadam, Rorhi and Rorhi Khanpur section. As we all know, no train in night time is being allowed to Quetta. Even for the day time Frontier Corp has also been engaged for up keep of law and order.

There has been a number of sabotage activities recently occurred, recently and in past as detailed below:-

1. One bomb blast occurred near Kot Laloo on 6th October.
2. Previously one incident of bomb blast occurred near Padidan on 5th December.
3. One bomb detected near bridge at Mirpur Mathelo on 1st August.

ایک پوری لسٹ sabotage incidents کے بارے میں ہے۔ Divisional Superintendent صاحب کہتے ہیں کہ اگر آپ نے ان کو فارغ کر دیا تو ہماری ریلوے track کی open line کی نگرانی ختم ہو جائے گی اور جس سے خطرہ لاحق ہو گا۔

جناب چیئرمین! ریلوے کا ایک ادارہ Railway Construction ہے۔ یہ اس لیے بنایا گیا تھا کہ یہ کمائے گا اور ریلوے کو بھی دے گا۔ 2006 میں اس نے سعودی عرب میں ریلوے ٹریک بنایا، اس کے بعد وہیں پر سب کچھ بیچ دیا، اب یہ بالکل فارغ بیٹھا ہے۔ ریلوے کا گریڈ 21 کا ریٹائرڈ افسر انجم سعید اس کی سربراہی کر رہا ہے، غریبوں کو فارغ کیا جا رہا ہے لیکن گریڈ 21 کے ریٹائرڈ افسر کو اس ادارے میں دوبارہ بھرتی کیا جاتا ہے جو خسارے میں ہے۔ Pakistan Railway Consultancy میں 21 گریڈ کے ریٹائرڈ افسر خالد خورشید کو re-employee کر کے اس ادارہ کا سربراہ بنا دیا گیا ہے، یہ ادارہ بھی خسارے میں ہے۔ جو خسارے میں جا رہے ہیں ان میں گریڈ 20 اور 21 کے ریٹائرڈ ملازمین کو کھپایا جا رہا ہے اور

Grade-1 کے contract ملازمین جو 10 سال سے Rs.16000/- and -/17000 پر کام کر رہے ہیں۔ ان بے چاروں کو گھر بھیجا جا رہا ہے۔

جناب! میں یہاں پر یہ بھی عرض کروں کہ یہ ایک طرف مدینہ کی ریاست کی بات کرتے ہیں، مدینہ کی ریاست خوف سے امن دیتی ہے اور بھوک سے نجات دیتی ہے۔ یہاں پر خوف ہے اور law and order situation بہتر نہیں ہے اور بھوک ہے، غربت اور بے روزگاری میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور لوگوں کی حالت دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے۔ ہم نے دوسری طرف دیکھا کہ پشاور گورنر ہاؤس کا 2018-19 کا خرچہ 270 million تھا، 2019-20 کا خرچہ 316 million ہو گیا اور گورنر ہاؤس کے خرچے میں پانچ کروڑ کا اضافہ ہوا۔ یہ وہ گورنر ہاؤس ہے جس کو bulldozer کے ذریعے سے گرایا جانا تھا اور جہاں یونیورسٹیاں بنانی تھیں، اس کے خرچے میں ایک سال میں پانچ کروڑ کا اضافہ ہوتا ہے۔ وہاں پر ڈرائیورز، نائب قاصد، کلرک، کک، ویٹرز اور تین massage کرنے والے بھرتی کئے گئے ہیں، گورنر صاحب کے تین massage کرنے والے بھی بھرتی کئے گئے ہیں۔ جناب! Grade-1 کے 700 and 800 ملازمین ہیں جو Rs. 16000/- and -/17000 پر دس سال سے کام کر رہے ہیں۔ Divisional Superintendent خود کہہ رہا ہے کہ ہم ان لوگوں کو فارغ کریں گے اور اس کے نتیجے میں Railways tracks, وہ کہتے ہیں کہ sabotage activities ماضی میں ہوئی ہیں، ابھی امکان ہے، ریلوے کے مسافروں کی قیمتی جانیں ہیں، وہ خطرے میں پڑ جائیں گی۔

جناب! میں کسی پر ذاتی الزامات نہیں لگاتا لیکن reports آئی ہیں کہ گلاسگو میں ماحولیاتی کانفرنس میں 8 delegation members کی بجائے 16 members delegation گیا ہے اور اس میں ماحولیات فنڈ اور UNDP fund جو KP میں ہے، گلگت بلتستان میں ہے اور آزاد جموں و کشمیر میں ہے جو ماحولیاتی تبدیلی سے متاثرہ غریب لوگوں پر خرچ ہونا تھا۔ گلاسگو کانفرنس میں 8 delegations members کی بجائے 16 delegation members گئے۔ اس میں بچے بھی گئے ہیں، اس میں ذاتی لوگ بھی گئے ہیں، اگر یہ report درست ہے جو media میں آئی ہے اور جس کی تردید نہیں ہوئی تو اس پر حکومت کو action لینا چاہیے۔ اس طرف قومی خزانے کو شیر مادر کی طرح استعمال کیا جا رہا ہے، قومی خزانے کو خرچ کیا جا رہا ہے، قومی خزانے کو ویٹرز، باورچیوں، قاصد، نائب قاصد

اور مساج کرنے والے پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ دوسری طرف Grade-1 کے contract ملازمین ہیں، آپ نے جو کم از کم -/Rs.16000 and 17000/- تنخواہ رکھی ہے، یہ وہ بھی نہیں ہے۔ سندھ حکومت نے -/Rs. 25000 ماہانہ تنخواہ رکھی ہے، آپ -/Rs.16000 and 17000/- ماہانہ تنخواہ کے اپنے قوانین کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اور وہ دس سال سے contract پر ہیں، ان کو بھرتی کیا جائے۔

جناب! میں سمجھتا ہوں کہ یہ غریبوں کے ساتھ ظلم ہے اور اس کے نتیجے میں ہمارا Railway track insecure ہو جائے گا، قیمتی جانوں کو خطرہ ہو گا اور ہمارے لوگوں کے گھر کے چولہے بجھیں گے۔ میں نے Rail cop and Prox کی بات کی، یہ ذوالفقار علی بھٹو نے بنایا تھا۔ اسی کے ساتھ India نے بھی دو کمپنیاں بنائی تھیں، وہ آج 70 ممالک میں کام کر رہے ہیں۔ Rail cop and Prox ہیں، آپ نے اس میں retired Grade-21 کے ملازمین کو تنخواہ اور مراعات کے ساتھ رکھا ہوا ہے اور آپ غریب لوگوں کو فارغ کر رہے ہیں۔ میں وزیر صاحب سے درخواست کرتا ہوں، میں دست بدستہ عرض کر رہا ہوں کہ 700 and 800 ملازمین ہیں، یہ grade-1 کے ہیں، آپ ان کو -/Rs.16000 and 17000/- تنخواہ دے رہے ہیں، آپ ان کو فارغ نہ کریں، آپ ان کو واپس لے آئیں اور ان کو permanent بھرتی کریں۔ انہوں نے دس سال Railway track کی حفاظت کی ہے، انہوں نے دس سال سے ریلوے پٹڑیوں کی نگرانی کی ہے، اس میں حادثات میں بہت سے لوگ شہید ہو گئے ہیں، اس میں بہت لوگ اپاہج ہو گئے ہیں، انہوں نے جانوں کی قربانیاں دی ہیں، ان کی قربانیوں کو acknowledge کریں، ان کو appreciate کریں، ان کی حوصلہ افزائی کریں اور ان کو encourage کریں۔ ان کو گھر نہ بھیجیں، ان کو روزگار سے فارغ نہ کریں، ان کو واپس لے آئیں، ان کو permanent کریں اور ان کو مراعات دیں اور جو لوگ شہید ہو گئے ہیں، ان کو الگ شہداء package دیں اور جو زخمی ہو گئے ہیں، ان کو package دیں۔ آپ غریبوں کو سینوں سے لگائیں۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ قابل احترام وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور۔

Mr. Ali Muhammad Khan, MoS for Parliamentary Affairs

جناب علی محمد خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سب سے پہلے یہ کہوں گا کہ یہ بڑی زیادتی ہو گی کہ ہم سینیٹر مشتاق احمد صاحب کی efforts کو appreciate نہ کریں۔ وہ

Opposition benches پر بیٹھتے ہیں لیکن وہ اپنے عہدے سے انصاف کرتے ہیں، اپنی محنت کرکے آتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: بہت محنتی ہیں۔

جناب علی محمد خان: یہ ریلوے کا issue لے کر آئے ہیں، میں اس کا تفصیلی جواب دیتا ہوں۔ اس وجہ سے سینیٹ آف پاکستان کے لوگوں کا honour بڑھتا ہے۔ ابھی کچھ دیر پہلے ہوا لیکن اس طرح کے کاموں سے بڑھتا ہے جب آپ national issues پر بات کریں اور جب یہاں پر serious discussion ہوتی ہے۔ آج قومی اسمبلی کا اجلاس ہے اور میں وہاں پر بھی بات کروں گا اور وہاں کے حزب اختلاف کے راہنماؤں سے بطور وزیر پارلیمانی امور بھی بات کروں گا کہ ہم سیاست بھی کریں اور ہم کچھ نہ کچھ اپنا کردار ادا کریں کیونکہ میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ وہاں پر تقریباً روز ہی quorum point out ہوتا ہے، یہ بالکل ان کا right ہے لیکن یہ ایک tradition رہی ہے کہ جب تلاوت ہوتی ہے اور Questions Hour ہوتا ہے تو اس وقت quorum point out نہیں ہوتا تھا۔ میں ان ایوانوں میں اتنا پرانا نہیں ہوں، میں نیا ہوں لیکن یہ روایات رہی ہیں۔ Normally پہلے گھنٹے میں لوگ آرام سے آتے ہیں، اس میں تھوڑا سا وقت لگتا ہے، اگر وہاں پر بھی یہی رجحان ہو جس طرح سینیٹ میں کام ہو رہا ہے۔ قومی اسمبلی میں دونوں اطراف سے اسی طرح seriousness دکھائی جائے، میں سمجھتا ہوں کہ ایک effective ماحول ہو گا۔ Otherwise قوم دیکھتی ہے، تنخواہ تو کوئی بھی واپس نہیں کرتا، ہم ایوان میں آتے ہیں، TA/DA بھی لیتے ہیں لیکن ہم کام نہیں کرتے۔ سینیٹ میں یہ طرہ امتیاز ہے کہ ماشاء اللہ یہاں پر بہت حد تک کام ہوتا ہے۔

جناب! ریلوے کے حوالے سے بات کی ہے۔ مشتاق صاحب نے کہا کہ میری دست بدستہ درخواست ہے اور میں بھی ان سے دست بدستہ درخواست کرتا ہوں کہ پاکستان ریلوے ہم سب کا اثاثہ ہے اور ایک وقت تھا کہ اس کو سب prefer کرتے تھے اور ریلوے کے tickets سستے تھے، گاڑیاں وقت پر آتی اور جاتی تھیں اور safe ہوتا تھا اور یہ ہماری زندگی کا ایک حصہ ہوا کرتا تھا کہ لوگ ریلوے میں سفر کرنے کو ترجیح دیتے تھے، سفر آرام دہ ہوتا تھا۔۔۔

(اس موقع پر ایوان میں اذان ظہر سنائی دی)

جناب چیئرمین: جی۔

جناب علی محمد خان: محترم سینیٹر مشتاق احمد صاحب کا جو Calling Attention Notice ہے جو ہم سمجھے ہیں اور ان کا مقصد ہے کہ آپ ریلوے کو secure کریں susceptibility to different accidents ہیں، اگر آپ اس کو ختم نہیں کر سکتے تو آپ اس کو کم از کم کریں اور ریلوے کے حادثات کم ہوں، انسانی جانیں ضائع نہ ہوں۔

جناب! انہوں نے main مقصد کی طرف اشارہ کیا ہے، وہ یہی ہے کہ آپ Railway tracks secure کریں کہ sabotage activities نہ ہوں اور حادثات نہ ہوں۔ Rail tracks کی proper maintenance کریں اور ریلوے service کو بہتر بنائیں۔ انہوں نے Railway patrollers کی بات کی ہے ان کے ذریعے line کی security کو جانچا اور دیکھا جاتا تھا۔ اس کے 2 aspects بن گئے، آپ کے calling attention notice کا ایک جو major مقصد ہے، وہ کسی کی نوکری کے حوالے سے نہیں ہے بلکہ وہ یہ ہے کہ آپ نے ریلوے کو محفوظ کرنا ہے۔ اس کے لیے یہ لوگ employed تھے، آپ ان کو کیوں ہٹا رہے ہیں کیونکہ اس سے ریل insecure ہو جائے گی، اس کا basic purpose یہ ہے۔ اب یہ ریلوے محکمے کا استحقاق ہے کہ انہوں نے اپنے ریلوے کے سفر کو محفوظ بنانا ہے، line security کو ensure کرنا ہے کہ اس پر attacks بھی نہ ہوں اور اس پر حادثات بھی نہ ہوں۔ اب اس کے لیے وہ کیا line of action use کرتے ہیں، میرے خیال میں یہ منسٹر ریلوے اور ریلوے منسٹری کا استحقاق ہے کہ وہ اس پر اپنی policy making کریں۔

اب جہاں تک patrollers کی بات ہے تو وہ ایک علیحدہ aspect ہے اس پر میں پھر بعد میں آتا ہوں کہ اگر انہیں relieve کیا جا رہا ہے یا کر دیا گیا ہے تو ان کی job کا کیا ہو گا۔ That is something, which has got nothing to do with the main calling attention, مقصد یہ ہے کہ آپ اسے secure کریں تو ان کے خیال میں patrollers کر رہے تھے تو اب اگر patrollers کو ہٹا رہے ہیں تو آپ اس کے ساتھ کیا کریں گے۔ اگر patrollers اسے ensure کر رہے تھے کہ ریل کا حادثہ نہ ہو، track بہترین ہو، track پر کوئی بھی یا کہیں بھی کوئی problem ہو تو پہلے سے اطلاع مل جائے کہ آپ ابھی اس track پر سفر نہ کریں، وہاں یا تو خدانخواستہ کوئی attack ہوا ہے یا وہاں کوئی نقصان ہوا ہے، railway track ہٹ گیا ہے یا پل پر کوئی

مسئلہ ہے تو اس کے لیے ریل کے محکمے کی ذمہ داری ہے کہ اس کے لیے alternative انتظام کرے۔ اب اس بات کا بھی سب کو پتا ہے کہ ریل کا محکمہ آج سے نہیں بلکہ کئی سالوں سے خسارے میں ہے۔ میں آپ کو اپنے علاقے کی مثال دے دیتا ہوں اور بہت مرتبہ یہ مثال دی جا چکی ہے، مجھے کل ہی ریلوے منسٹر نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے ایک rail service جو اٹھارہ بیس سالوں سے بند تھی جو main artery ہے، مثال کے طور پر نوشہرہ سے مالاکنڈ تک، وہ بند پڑی ہے۔ اس میں مشرف صاحب کا دور بھی چلا گیا، محترم زرداری صاحب کا بھی اور میاں صاحب کا دور بھی چلا گیا لیکن وہ ریل start نہیں ہو سکی۔ مجھے یاد ہے میں نے خواجہ صاحب سے درخواست کی شاید ان کی استطاعت میں اس وقت نہیں تھا اور سعد رفیق صاحب اسے نہیں کر سکے۔ پھر اپنی حکومت میں شیخ رشید صاحب کو بھی میں ساتھ لے کر گیا، انہوں نے start لیا لیکن اب اعظم سواتی صاحب کے ساتھ ہم مالاکنڈ گئے تھے، وہ مجھے کل بتا رہے تھے کہ وہ چاہ رہے ہیں کہ نوشہرہ سے مردان تک فوری طور پر start کریں، جیسے ہی کوئی وقت ملتا ہے تو وہ اس کا افتتاح کرنے جا رہے ہیں، پھر مردان سے مالاکنڈ۔ We are starting old services جو تباہ و برباد ہوئی ہیں۔ پچھلے دنوں محترم اراکین کی طرف سے یہاں پر ایک سوال آیا تھا جو specifically بلوچستان کے حوالے سے تھا۔ ہمارے معزز اراکین کو یاد ہو گا کہ سوال میرے خیال میں ترین صاحب کا تھا اگر مجھے صحیح یاد پڑتا ہے کہ CPEC میں بلوچستان کا کیا project ہے؟

جناب چیئرمین: سینیٹر دنیش نے بھی سوال کیا تھا۔

جناب علی محمد خان: وہ تو کرتے رہتے ہیں، وہ تو ہمارے بھائی ہیں، بیٹھتے حکومتی benches پر ہیں لیکن فطری طور پر opposition minded ہیں لیکن بہرحال وہ ہمارے بھائی ہیں اور ان کی بات کا ہم برا نہیں مناتے ہیں، وہ ہم میں آزاد ہیں۔ اس پر اعظم سواتی صاحب پورے ایوان کو brief کریں گے کہ بلوچستان کے لیے کون سے منصوبے ہیں۔ اصل جو کام کرنے کا ہے وہ یہ ہے کہ ریل کو منافع بخش بنائیں اور پرانی services جو سالہا سال 1947/50 سے چلتے رہے اور late 90's or early 2000 میں بند ہو گئے، اسے دوبارہ سے start کرنا ہے۔ اس سلسلے میں میرے پاس کچھ اچھی خبریں بھی ہیں، کچھ آپ کو information کے لیے بھی ہیں، آپ نے جس کی طرف اشارہ کیا ہے اس پر بھی میں آپ کو بتاتا ہوں کہ آپ نے patrollers کی۔۔

(مداخلت)

جناب علی محمد خان: جناب میں بات کر لوں، اس کے بعد آپ سوال کر لیں، میں پھر کھڑا ہو جاؤں گا، جب تک آپ نہیں تھکیں گے میں جواب دیتا رہوں گا I am here to answer your questions کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اس کے لیے ریلوے نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ we have gang-men جو زیادہ equipped ہیں، جن کے پاس technical knowhow ہے، patrollers کے پاس وہ technical knowhow نہیں ہے، اگر ہم نے ایک کام کرنا ہے تو we have assigned that duty to gang-men کہ وہ اب اسے دیکھیں گے اور وہ اس کا خیال رکھیں گے کیونکہ وہ technical لوگ بھی ہیں، اگر کوئی مسئلہ بھی ہوتا ہے تو وہ جا کر اسے ٹھیک بھی کر سکتے ہیں، ان کے پاس ساری capability بھی موجود ہے۔ میں اس حوالے سے آپ کو دو تین figures دے دیتا ہوں جو آپ نے کہا ہے کہ آپ اپنی rail service کو بہتر بنائیں اور ensure کریں کہ اس پر terrorist attacks نہ ہوں اور نہ ہی حادثات ہوں جو کہ institutional failure کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اگر آپ کا کوئی حادثہ ہوتا ہے جس میں باہر کے کوئی عوامل نہ ہوں تو اس کا مطلب ہے کہ اس میں خدانخواستہ ہماری اپنی کوئی negligence ہے۔ میں اس سلسلے میں آپ کو بتاؤں کہ اس میں ہمارا جو سب سے بڑا نقصان ہوتا تھا وہ un-manned crossing سے ہوتا تھا۔

پھر جناب لوگوں کو سیاسی مراعات اور political exigency دینے کے لیے نوکریاں تو دے دی گئیں لیکن وہ un-manned crossing پر لوگ تعینات نہیں ہوتے تھے اور وہیں پر حادثات ہوتے تھے، آپ روز سنتے تھے کہ جس crossing پر کوئی بندہ نہیں ہوتا تھا بلکہ لکھا ہوتا تھا کہ اس پھاٹک پر کوئی پھاٹک والا نہیں ہے، مطلب ہے کہ 'ساڈے تے نہ رہو'۔ اس پر ہم نے یہ کیا ہے کہ 40 un-manned crossings کو ہم نے upgrade کر دیا ہے، 156 un-authorized locations ہم نے بالکل بند اور ختم کر دی ہیں۔ ایک طرح سے ہم نے accident ہونے کا موقع ہی بند کر دیا ہے کیونکہ 40 un-manned crossings اور 156 un-authorized locations ہم نے block کر دی ہیں۔ اس سلسلے میں میرے پاس جو figures ہیں that will be good for you اگر آپ انہیں سنیں کہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے 2019-20 میں ہماری

performance تھی کہ 63% trains اپنے وقت پر جا رہی تھیں، انہی حادثات کی وجہ سے ہوتا تھا یا لائن خراب ہے، یا un-manned ہے یا کوئی مسئلہ ہوتا ہے یا اس کی proper care نہیں کی گئی۔ 2020-21 میں آپ کی punctuality of trains باوجود اس کے کہ ہمیں برے حالات میں ملی تھی ہم نے اسے 80% تک اللہ تعالیٰ کے کرم سے پہنچا دیا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ حادثات کی بات ہوتی ہے اس بارے میں بھی آپ کو بتا دوں کہ حادثے ہوئے ہیں، ابھی حال ہی میں بڑے حادثے بھی ہوئے ہیں لیکن اللہ کا کرم ہے کہ حادثات کی ratio میں کمی آئی ہے۔ 2020 میں 153 حادثات ہوئے تھے، 2021 میں ابھی تک ہمارے پاس reported 53 ہیں لیکن ابھی سال پورا نہیں ہوا ہے تو سال کے آخر میں آپ کو total figure دے دیں گے لیکن 153 سے کم ہو کر 53، بیچ میں کچھ اور بھی حادثات ہوئے ہوں گے لیکن ratio بہت حد تک کم ہو گئی ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ calling attention خاص طور پر security سے متعلق ہے، اس بارے میں آپ کو میں یہ بتا دوں کہ ہم نے کچھ نئے initiatives لیے ہیں اور

security of the train service and security of the rail service

Mr. Chairman: Order in the House, please.

سن لیں جی، جو time ہے اس کے مطابق آپ کو انہیں سننا پڑے گا، 15 منٹس کے لیے منسٹر بول سکتا ہے۔ براہ مہربانی درمیان میں dictate نہ کریں۔ بالکل calling attention notice ہے، آپ لوگ ایوان کو tools کے مطابق چلنے دیں، اس طرح نہ کریں۔ سینیٹر روبینہ، please.

جناب علی محمد خان: مرمت ہم ہر طرح سے کر رہے ہیں ان شاء اللہ کرپشن کی بھی اور ٹرینوں کی بھی۔ جناب new initiatives میں یہ ہے کہ باقاعدہ Safety Directorate کو strengthen کیا جا رہا ہے اور safety regulator develop کیا جا رہا ہے۔ آپ کے لیے خوشی کی بات ہو گی کہ ہم ایک service لے کر آئے ہیں جس میں باقاعدہ طور پر ٹرین کہاں موجود ہے، کہاں travel کر رہی ہے، کتنے وقت میں پہنچے گی، اس وقت وہ ٹرین کہاں ہے۔ جس طرح ہوائی جہازوں میں ایک service ہوتی

ہے کہ you give the number of your flight and they tell you کہ اس وقت وہ کہاں ہے، اگر آپ کسی airplane پر سامان بھیج رہے ہیں تو آپ کو باقاعدہ بتا دیتے ہیں کہ یہ واشنگٹن سے اس وقت نکلی ہے، اس وقت نیو یارک پہنچے گی۔

جناب چیئرمین: وہ جو patrollers ہیں ان کو layoff نہ کریں، یہ گزارش ہے۔

جناب علی محمد خان: آپ نے جو security کی بات کی ہے تو ہم ایک service Pak Rail Live (train monitoring and detection) لے کر آئے ہیں کہ اگر کسی بھی ٹرین کے بارے میں آپ نے معلوم کرنا ہے۔

جناب میں بات کر لوں پھر آپ دوبارہ کھڑے ہو جائیں، ہم شام تک یہاں بیٹھے ہیں۔ اگر آپ نے کسی ٹرین کا معلوم کرنا ہے کہ وہ اس وقت کہاں ہے، کوئی حادثہ تو نہیں ہوا یا کب تک پہنچے گی، یہ سروس پہلے نہیں تھی، شیخ رشید صاحب اور اعظم سواتی صاحب کے دور میں یہ Pak Rail Live سروس آئی ہے now you can exactly find out where your train is and when will it reach its destination. اس کے ساتھ ساتھ خرچے کم کرنے کے لیے اور ٹرینوں کی service بہتر بنانے کے لیے ہم نے انہیں outsource کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے وہ بہترین طریقے سے چل رہی ہیں، وہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں اور ہم نے کرایوں میں بھی کمی کی ہے وہ بھی بتا دیتا ہوں۔

مہر ایکسپریس ہے جو راولپنڈی سے کندیاں، ملتان چلتی ہے۔ اس کے ساتھ فرید ایکسپریس ہے جو لاہور، کراچی سٹی سے قصور، پاک پتن شریف کے راستے چلتی ہے۔ فیض احمد فیض جو لاہور اور نارووال کے بیچ میں ہے۔ مہران ایکسپریس ہے جو کراچی سٹی سے میر پور خاص سندھ میں چلتی ہے۔ سر سید ایکسپریس جو راولپنڈی، کراچی via فیصل آباد چلتی ہے، یہ main line پر چلتی ہے۔ بدر ایکسپریس ہے جو فیصل آباد سے لاہور، ساتھ میں غوری ایکسپریس لاہور سے فیصل آباد اور لاہور مری انڈس میں ہم میانوالی ایکسپریس چلاتے ہیں۔ آپ کو یہ جان کہ خوشی ہو گی کہ وہ ریل کا ادارہ جو خسارے میں تھا ہمارا 48 target ارب کا تھا، 2019-20 میں 47.588 ارب ہم نے touch کیا اور اس سال ریلوے نے اپنے target کو عبور کیا ہے۔ اس سال 48 billion کا ہم نے target رکھا جو 48.652 ارب تک پہنچ چکا ہے۔ ایک اور اچھی بات جسے سن کر آپ کو خوشی ہو گی کہ آپ تو نہ کر سکے لیکن ہم کر رہے ہیں کہ ریلوے کی زمینیں جن پر لوگوں نے قبضہ کیا تھا 01-07-2020 سے لے کر 31-03-

2021 تک 213.82 ایکڑ زمین واگزار کروا چکے ہیں۔ 213 ایکڑ زمین پتا نہیں آپ کو کیوں نظر نہیں آئی اور اس کے ساتھ اس کی قیمت 4725.796 ملین جو پتا نہیں کتنے کروڑ بنتی ہے کیونکہ میں حساب کتاب میں تیز نہیں ہوں وہ معاملہ آپ کا ہے Swiss banks والوں کا کام ہے تو وہ آپ حساب لگالیں کہ کتنے پیسے ہم نے آپ کے ریل کے بچائے ہیں۔

آخری بات کہ ہم صرف یہ نہیں کہ دعوے کرتے ہیں بلکہ عملاً اس کو ثابت بھی کرتے ہیں۔ اس وقت اگر آپ ریل گاڑی پر سفر کریں گے اور اگر آپ foreign or local student ہیں تو ہم آپ کو 50% discount دیتے ہیں اور اگر آپ خدانخواستہ نابینا طالب علم ہیں تو 65% discount ہے، بزرگ شہری اگر 75 سال تک کی عمر ہے اور اگر اے سی میں سفر کرتے ہیں تو 25% discount ہے اور اگر اکانومی ہے تو 50% discount ہے۔ اگر 75 سال سے زیادہ عمر ہے اور اکانومی کلاس میں سفر کرتے ہیں تو 100% discount ہے۔ صحافی بھائی بہن جو یہاں بیٹھے ہیں ان کے لیے 80% discount ہے اور ان کے گھر والوں کے لیے 50% discount ہے۔ boys scout کے لیے 40% discount ہے اور girls guide اور معذور افراد کے لیے 50% discount ہے۔ غیر ملکی سیاحوں کے لیے 25% discount ہے۔ ریل کا محکمہ بدل رہا ہے، ریل بہتر ہو رہی ہے، کرپشن اس میں کم ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین: patrollers کا بتائیں۔

جناب علی محمد خان (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور): جو patrollers کی آپ نے بات کی تھی سیکورٹی کے لیے ہم نے Gangmen کو ذمہ داری دی ہے اس کی سیکورٹی ہوتی رہے گی اس کی دیکھ بھال ہوتی رہے گی۔ جہاں تک patrollers کی بات ہے وہ ریلوے کا معاملہ ہے انہوں نے کس کو رکھنا ہے کس کو نہیں رکھنا وہ ایک انتظامی معاملہ ہے۔ آپ کا کام اس بات سے ہے کہ ریل بہتر ہو، اس میں حادثات کم ہوں، اس میں ٹیکس کم ہو۔ ریلوے پولیس کو دوبارہ سے بہتر کیا جا رہا ہے Gangmen کو یہ ذمہ داری دی گئی ہے کہ وہ patrollers کا کام کریں گے اور ساتھ ساتھ ہر طرح سے سہولیات بہتر بنائی جا رہی ہیں۔ وہ زمانہ چلا گیا جب لوگ ریل کو بیچ کر کھاتے تھے اب ریل کو ان شاء اللہ رول گول کرنے کا نہیں، ریل کو ریل بنانے کا زمانہ ہے، ان شاء اللہ پرانی سہولیات بحال ہوں گی اور پاکستان ریلوے ایک مرتبہ پھر پاکستان کا فخر بنے گی ان شاء اللہ۔

جناب چیئرمین: سر سوال پر سوال تو نہیں۔ جی بتائیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! قابل محترم وزیر نے بہت تفصیل سے اپنے کارنامے بتائے، بڑے بڑے کارنامے انہوں نے کیے ہیں۔ میرا سوال صرف یہ تھا کہ 800 ,700 جو patrollers ہیں، جو A grade کے ہیں جو 16 ہزار روپے تنخواہ لے رہے ہیں، جو کنٹریکٹ پر ہیں ان کو آپ واپس لے آئیں ان کو permanent کر دیں، اگر آپ کے پاس پیسے نہیں ہیں تو آپ نے گریڈ 21 کے جو دو ریٹائرڈ ملازمین رکھے ہیں ریل گروپ کے نجم سعید اور PRACS کے خالد سعید، ان کو فارغ کر دیں اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو چند مالشی گورنر ہاؤس میں بھرتی نہ کریں اس کی بجائے جنہوں نے 10 سال خدمت کی ہے اور جانیں دی ہیں ان کو کم از کم permanent کر لیں۔ اس کے اوپر ہمیں کچھ دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب اتنا ہی جواب دینا ہے۔

جناب علی محمد خان (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور): ان کا جو calling attention ہے basically اگر۔۔۔

(مداخلت)

جناب علی محمد خان: مالشی اور پالشی سے بچ کر رہیں میرا آپ کو مشورہ ہے اور آپ سینیٹ میں بیٹھے ہیں یہ مالشیوں کی باتیں مت کریں بڑا ایوان ہے لوگ آپ کو دیکھ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: میری گزارش ہے اگر اس کے سوال کا جواب دے دیں۔

جناب علی محمد خان (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور): معلوم نہیں آپ یہاں کس طرح کی گفتگو کرنے آجاتے ہیں۔ دیکھیں ان کا جو calling attention ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے کچھ لوگوں کو فارغ کیا جس کی وجہ سے rail tracks insecure ہو جائیں گے اور terrorist attacks ہوں گے یا ادھر حادثات ہوں گے۔ میں نے آپ کو یہ عرض کیا کہ اصل مقصد آپ کا یہ ہے کہ ریل پر حاثات نہ ہوں اور attacks نہ ہوں تو اس کے لیے جو railway police ہے اس کو ہم reform کر رہے ہیں، بہتر بنا رہے ہیں اور ساتھ میں Gangmen جو ریل کے ریگولر ملازمین ہیں جو technically equipped لوگ ہیں ان کو یہ ذمہ داری دی ہے، ذمہ داری اپنی جگہ نبھائی جا رہی ہے باقی کسی کی نوکری وغیرہ کا مسئلہ ہے وہ اور مسائل ہیں اس پر کوئی اور document یا کوئی اور آپ tool لے کر آجائیں اس کا بھی آپ کو جواب دے دیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ ان شاء اللہ پاکستان ریلوے میں

کرپشن کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں اس کے جو وزیر ہیں وہ اپنے گھر سے پانی بھی ساتھ لاتے ہیں۔

Mr. Chairman: The Calling Attention Notice is disposed of.

دوسرا calling attention notice وزیر صاحب نے گزارش کی ہے، محسن صاحب defer کر دوں؟

سینیٹر محسن عزیز: آپ defer کرنا چاہتے ہیں defer کر دیں۔

جناب چیئرمین: دیکھیں وزیر صاحب کہہ رہے تھے کہ میں نے گزارش کی ہے۔ دے دوں گا آپ کو موقع۔ آپ کو موقع دیے بغیر نہیں جاؤں گا۔ سینیٹر آصف سعید کرمانی on a point of public importance. اس کے بعد محسن صاحب آپ کی طرف آ رہا ہوں۔

سینیٹر ڈاکٹر آصف کرمانی: میرا پرسوں سے محسن صاحب بٹن دبا ہوا ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب چیئرمین: 2 منٹ یاد ہے نہ جی۔

سینیٹر ڈاکٹر آصف کرمانی: جی دو منٹ میرے دو آپ کے۔

جناب چیئرمین: ٹوٹل 5۔

Point of Public Importance raised by Senator Dr. Asif Kirmani regarding The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2021

سینٹر ڈاکٹر آصف کرمانی: شکریہ جناب چیئرمین! وہ بہادر شاہ ظفر نے کہا ہے

بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی
جیسی اب ہے تیری محفل کبھی ایسی تو نہ تھی

گزارش یہ ہے کہ میں پرسوں بات کرنا چاہ رہا تھا لیکن جناب پھر وہ وقت نہیں ملا۔ آج بھی کافی وقت ایک ہنگامے کی نذر ہو گیا، order نہیں تھا ہاؤس میں اور جس میں دونوں اطراف کو ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور ایسی نوبت نہیں آنی چاہیے۔ میں جلدی سے ایک بڑے vital point پر بات کرنا چاہ رہا ہوں اور میری درخواست ہو گی اپنے بائیں طرف بیٹھے نہایت محترم سینیٹر حضرات سے اس میں ان کی بھی توجہ درکار ہے۔ suicide کے بل پر بات ہوئی تھی اور وہ غالباً اسلامی نظریاتی کونسل کو refer کیا گیا ہے۔ یہ بہت واضح طور پر ہمارے مذہب اسلام میں

کہا گیا ہے کہ خود کشی حرام ہے اور اس کی وجوہات تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ medical science اتنی ترقی کر چکی ہے کہ ایک ڈاکٹر پانچ سال میں بنتا ہے، اس کے بعد پھر وہ internships کرتا ہے، different fellowships کرکے۔۔۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر زرقا صاحبہ آ گئی ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر آصف کرمانی: وہ ضرور اس کی تائید کریں گی ان شاء اللہ۔ ایک psychiatrist ڈاکٹر ہوتا ہے اور مغرب میں انہوں نے دیکھا کہ خود کشی کی کیا کیا وجوہات ہو سکتی ہیں۔ اس میں familial ہے، genetic reasons بھی ہیں، ماحولیات کا بھی اثر ہوتا ہے اور کئی دیگر وجوہات اس میں ہیں اور پھر medical science نے ہر وجہ کا ایک علیحدہ علاج تجویز کیا اور پھر اس میں rehabilitation centres بنائے گئے ہیں یورپ اور دیگر ترقی یافتہ ممالک میں اور پاکستان میں بھی rehabilitation پر بہت زیادہ کام ہو رہا ہے۔ جو یہ مہنگائی ہے، غربت ہے اور بے روزگاری ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ one of the factors not the only factor ضرور ہے۔ اب مجھے سمجھ نہیں آتی کہ جب اتنی medical science ترقی کر گئی اور میں ریکارڈ پر یہ بات لانا چاہتا ہوں اپنی طرف سے تو اسلامی نظریاتی کونسل جس کا میرے دل میں بہت احترام ہے وہاں بہت جید عالم دین بیٹھے ہوئے ہیں لیکن کیا پاکستان میں جو مہنگائی، غربت اور بے روزگاری سے جو خودکشیاں ہو رہی ہیں جو کہ ایک main وجہ ہے تو کیا اسلامی نظریاتی کونسل کے کسی فتوے سے کیا یہ مہنگائی، غربت اور بے روزگاری جو ایک وجہ خود کشی ہے، ختم ہو جائے گی؟ میری درخواست یہ ہے اور میری بہت ہمدردانہ اپیل ہے اس ہاؤس سے کہ اس بل کو اسلامی نظریاتی کونسل کی طرف ضرور بھیجیں لیکن اس پر تو بیٹھ کر ماہرین کی، psychiatrists کی، behavioral sciences کے جو ماہرین ہیں، ڈاکٹرز ہیں اور جو rehabilitation کے لوگ ہیں ان کو onboard لے کر یہ پتا چلانا چاہیے کہ یہ جو پاکستان میں ایک خود کشی کا trend ہے جس کی کئی وجوہات ہیں جس کی ایک وجہ مہنگائی، غربت اور بے روزگاری ہے اس کا بھی علاج کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے اسلامی نظریاتی کونسل کوئی فتوی جاری کر دے گی۔ قرآن مجید فرقان حمید ہماری کتاب ہے اور اس پر ہمارا یقین ہے لیکن اس کے ہوتے ہوئے بھی ہم اتنے ضعیف الاعتقاد مسلمان ہیں کہ ہم پیروں فقیروں کے پاس بھی جاتے ہیں، پیروں سے بڑی معذرت کے ساتھ میں خود درگاہوں پر جانے والا ہوں لیکن گزارش اتنی ہے کہ اس سے ایک non-medical

trend اس treatment کے حوالے سے فروغ پائے گا اور کیا اسلامی نظریاتی کونسل والے کہیں گے کہ آپ یہ پڑھ لیجیے ، یہ پڑھ لیجیے ، ایک روحانیت کے پیرائے میں وہ ہوگا اور ضروری ہے وہ بھی۔ روحانیت بھی ایک کلام اللہ میں بڑی طاقت ہے لیکن اس میں جو آپ نے شاید کمیٹی کو refer کیا ہے یا اسلامی نظریاتی کونسل کو تو میری یہ بہت عاجزانہ recommendation ہے کہ اس میں جو medical specialists ہیں جن کو ماہر امراض نفسیات کہتے ہیں ان کو بھی onboard لینا چاہیے ورنہ یہ معاملہ ایک لاحاصل سا ہو کر رہ جائے گا اتنی مجھے گزارش کرنی ہے اور آخری بات۔۔۔

جناب چیئرمین: ابھی بھی آخری ہے۔

سینیٹر آصف سعید کرمانی: last sentence آپ کی اجازت سے کہنا چاہوں گا۔ یہ جو money bill یہاں لایا جارہا ہے، اس کا نام تبدیل کرنا چاہیے۔ یہ money bill نہیں ہے، یہ جگا ٹیکس ہے۔ گزشتہ ساڑھے تین سالوں سے چاہے وہ اسد عمر صاحب ہوں، چاہے وہ حفیظ شیخ صاحب ہوں بلکہ وہ آج کل نظر نہیں آرہے وہ کدھر غائب ہیں، کل ٹیلی وژن پر ایک بڑے ماہر معیشت کہہ رہے تھے کہ وہ پاکستان کا بیڑا غرق کرکے بھاگ گئے ہیں، یہ جگے ٹیکس ہر پندرہ دن بعد اس قوم پر مسلط کیے جارہے ہیں۔ قوم مہنگائی، بے روزگاری، غربت میں پس رہی ہے، گیس موجود نہیں، بل بتیس، بتیس ہزار کے آرہے ہیں، بجلی موجود نہیں جبکہ بل چالیس، چالیس ہزار کے آرہے ہیں۔ میری Treasury Benches سے بڑے ادب کے ساتھ گزارش ہے کہ خدا کے واسطے جن لوگوں کے لیے یہ ملک بنا تھا، غریبوں اور مڈل کلاس کے لیے، ان کو کوئی ریلیف دیں ورنہ وہ دن دور نہیں، میں دیکھتا ہوں کہ پاکستان کے عوام سڑکوں پر آئیں گے اور بے قیادت آئیں گے۔ اس میں پھر ہم اپوزیشن کے لوگ بھی ذمہ دار ہوں گے، اس میں Treasury Benches والے بھی ذمہ دار ہوں گے۔ اس ملک میں مہنگائی، غربت اور بے روزگاری انقلاب کو دستک دے رہے ہیں لیکن پھر یہ وہ انقلاب ہوگا جو بے قیادت ہوگا اور پھر ان لوگوں میں سے ہی کوئی نئی قیادت پیدا ہوگی۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر محسن عزیز صاحب۔

Point of Order raised by Senator Mohsin Aziz regarding use of proper tools for highlighting public issues

سینیٹر محسن عزیز: جناب! آپ کا بہت شکریہ۔ آپ اسے public importance کہیں، parliamentary importance کہیں یا ایوان کی importance کہیں، اس کے اوپر اپنی باری پر بات کرنا چاہ رہا ہوں۔ آپ سے اجازت لینے کے بعد آپ سے گفتگو کرنا چاہ رہا ہوں۔ جیسا کہ انہوں نے کہا کہ آج تیری محفل جیسی ہے، کبھی ایسی تو نہ تھی۔ بات یہ ہے اس پارلیمنٹ کی اور سینیٹ کی جو وقعت ہے، اس پارلیمنٹ اور سینیٹ کی جو عزت ہے، اس پارلیمنٹ اور سینیٹ کا جو وقار ہے، ہمیں اس کا خیال رکھنا چاہیے۔ ہم یہاں بڑے اچھے گھرانوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں۔ ہم یہاں public interest کے لیے بیٹھے ہیں۔ ہم یہاں بیٹھے ہیں تو ہمارے پاس rules and regulations کی ایک کتاب موجود ہے۔ ہمارے پاس یہاں Constitution کی ایک کتاب موجود ہے۔ اب میرا تو ساتواں سال ہو گیا ہے [***][2]۔

جناب چیئرمین: ان الفاظ کو expunge کر دیا جائے۔

سینیٹر محسن عزیز: میں تو باجی کی بات کر رہا ہوں۔ چلیں، الفاظ واپس لے لیتے ہیں۔ باجی تو ایک اچھا لفظ ہے، ہم تو عزت کے ساتھ یہ نام لیتے ہیں۔ ہمارے ہاں تو جو دکاندار ہوتے ہیں، اپنے سے چھوٹی عمر کی بچی کو بھی باجی بولتے ہیں۔ ہم تو وہ لوگ ہیں جو عزت کرنا جانتے ہیں۔ ہم تو کسی کی بے عزتی نہیں کرتے۔ آپ بھی اسی محلے کی ہیں جس محلے کے ہم ہیں۔ بہر حال، میں جو بات کرنا چاہ رہا تھا، وہ یہ ہے کہ اس ماحول کو مچھلی منڈی نہ بنایا جائے۔ اس ماحول کو کسی مستفید چیز کے لیے استعمال کیا جائے۔ ہم یہاں جب بیٹھتے ہیں، بات کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہے، اسی لیے میں نے یہ بات کی کہ میرا تو ساتواں سال ہو گیا ہے، لوگوں کی یہاں کافی کافی مدت گزری ہوئی ہے۔ کیا ان کو معلوم نہیں ہے کہ بات کرنے کے لیے calling attention موجود ہے، public importance کی بات کرنے کے لیے time موجود ہے، آپ time دیتے بھی ہیں۔ کیا ہمیں معلوم نہیں ہے کہ adjournment motion کا tool موجود ہے، question hour موجود ہے، Motion 218 کا tool موجود ہے۔ اگر کوئی personal explanation کرنی ہے تو اس کی گنجائش بھی

[2] *[Words expunged by the orders of Mr. Chairman.]*

موجود ہے لیکن بات یہ ہے کہ یہاں پر آواز کو اونچا کرکے اور ماحول کو خراب کرکے کیا حاصل ہوگا۔ اس سے صرف یہی حاصل ہوگا کہ اگلے دن اخبار میں خبر لگے گی۔ خبر کیا لگے گی کہ پارلیمنٹ میں فساد ہوا، خبر کیا لگے گی، جھوٹی نہیں لگے گی، ان کا نام آئے گا جو فساد میں پیش پیش ہوگا۔ جو یہاں پر نعرے لگائے گا، اس کی تصویر بھی آئے گی۔ اس سے ہمیں کیا حاصل ہوگا، ماسوائے cheap popularity کے۔ ہمیں cheap popularity کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

جناب! میں یہاں کھڑا ہوں، نہ آپ کو کوئی parliamentary چیز بتانا چاہتا ہوں، آپ نے جس طریقے سے ایوان کو چلایا، میں اس پر کوئی اعتراض نہیں کرنا چاہتا لیکن پچھلے چند ماہ سے میں دیکھ رہا ہوں کہ اس ہاؤس کو خراب کیا جارہا ہے۔ مجھے ساڑھے تین منٹ ہوئے ہیں، جو ماحول کو زیادہ خراب کرتا ہے، وہی آج زیادہ بول رہا ہے۔ میں اب کیا بولوں؟

(اس موقع پر سینیٹر شہر بانو شیری رحمٰن نے بات کرنے کی کوشش کی)

سینیٹر محسن عزیز: کل اور پرسوں ماحول ٹھیک تھا، ترسوں بھی ٹھیک تھا۔ میں نے تو آپ سے یہ request بھی کی تھی کہ آپ دیکھیں کہ کون کون لوگ ایسا کررہے ہیں۔ پیر کے روز ہم یہاں پر آئے، کتنا اچھا ماحول تھا۔ لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن یہاں موجود تھے، کتنے اچھے طریقے سے اور خوش اسلوبی سے ماشاءاللہ، ہاؤس چلا۔ اب پھر میں کہوں گا کہ بعض ایسے [***][3] ہیں جنہیں توڑنا چاہیے، ان کو نکالنا چاہیے، جب تک وہ [***] یہاں سے نہیں نکلتے، بات نہیں بنے گی۔

جناب چیئرمین: ان الفاظ کو expunge کریں۔ ایسے الفاظ استعمال نہ کریں۔

سینیٹر محسن عزیز: اچھا جی [***] ہیں، [***] چلیں ٹھیک ہے، میں نہیں کہتا۔ آپ کہتے ہیں کہ [***] بری بات ہے تو بری بات ہے لیکن بات یہ سچ ہے۔ بات شروع ہوتی ہے ایک calling attention سے۔ یہاں پر شر پسند عناصر بھی ہیں جو کہ صرف شر پھیلانے کے لیے یہاں آتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اگر ہم یہاں ایک calling attention لاتے ہیں، مثال کے طور پر اگر وہ ریلوے کے متعلق ہے تو بات ریاست مدینہ سے شروع ہوتی ہے، گورنر ہاؤس تک جاتی ہے، پھر وہاں سے پناہ گاہوں پر جاتی ہے، پھر وہاں سے کہیں اور جاتی ہے۔ لہٰذا، اس calling attention کا کیا مقصد ہے اگر اس کا وزیر آکر جواب نہ دے۔ اگر

[3] *[Words expunged by the orders of Mr. Chairman.]*

وہ جواب نہ دے تب بھی غلط ہے، جواب دے تو سوال بھی لمبا کیا جاتا ہے۔ ہمیں تو پتا ہے کہ calling attention کس کا نام ہے۔ Calling attention نام ہے ایک question کا۔ ایک question کیا جاتا ہے، ایک starred question ہوتا ہے، ایک ordinary question ہوتا ہے، یہ ایک question کی form ہے جس کو آپ تھوڑا سا length میں کر لیتے ہیں، دو تین چار منٹ آپ کو چاہیے ہوتے ہیں لیکن you have to remain on the subject. آپ subject matter پر رہیں تاکہ آپ کو اس کا جواب ملے۔ یہاں پر starred question ہوتا ہے، چاہے calling attention ہوتا ہے، اس پر سات سات منٹ تو گفتگو کی جاتی ہے۔ میں آپ پر اعتراض نہیں کرتا لیکن میں یہ ضرور کہنا چاہ رہا ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: محسن صاحب! پریذائیڈنگ افسر کے لیے بڑا مشکل ہے۔ وہ اگر کسی کو موقع نہ دیں تو کہا جاتا ہے کہ آپ اپوزیشن کو time نہیں دے رہے۔ اگر اپوزیشن کو time دیں تو حکومت ناراض ہوتی ہے۔ اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ ہاؤس اچھے انداز میں چلے۔ آپ لوگ ایک دوسرے کو برداشت کریں۔

سینیٹر محسن عزیز: میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ جب ہم لوگ یہاں کھڑے ہوں تو public importance پر بات ہو۔ اگر ہم نے شور و غل سننا ہے تو مچھلی منڈی میں، پیپلز منڈی میں، سبزی منڈی میں اور گڑ منڈی میں بہت شور ہوتا ہے۔ ہم جو اتنا زور یہاں لگاتے ہیں، ہم وہاں جا کر زور لگائیں، پھر پتا بھی چلے، کوئی بکری کریں گے، کوئی اچھی بات کریں گے۔ بات یہ ہے کہ جب ہم یہاں پر آتے ہیں، ہم پر حکومت کا پیسا لگتا ہے، ہم پر عوام کا پیسا لگتا ہے۔ ہم جب عوام کے پیسوں پر یہاں بیٹھتے ہیں تو ہم یہاں پر غل غپاڑے کے لیے نہ آئیں، مطلب کی بات کریں۔ اگر مطلب کی بات ہے تو یہ بات کریں، اگر بھرتی ہوئی ہے اور اگر بھرتی کے متعلق بات ہو رہی ہے تو بھرتی کی وجہ سے کیا اسٹیل ملز تباہ نہیں ہوئی؟ کیا بھرتی کی وجہ سے پی۔آئی۔اے تباہ نہیں ہوا؟ بھرتی کی وجہ سے ریلوے تباہ نہیں ہوا؟ یہ تمام political appointees تھے، میں آپ کو یہ بھی بتاؤں کہ صرف political appointees نہیں تھے، ایک ایک بھرتی پر پیسے لیے گئے ہیں۔ وہ لوگ جب بھرتی ہوئے ہیں تو اس کے متعلق آپ ادارے کو کہتے ہیں کہ وہ اپنا جواب دے۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ جناب۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب! میری عرض تو سن لیں۔ ابھی تو میری بات شروع ہوئی ہے، میں ان کو شیشہ دکھانا چاہ رہا ہوں۔ جب یہ لوگ بھرتی کے questions لے کر آتے ہیں تو ساتھ ہی ایک سوال ہونا چاہیے کہ کس نے کیا کیا تباہی کی۔ یہاں پر ایک بات مشہور ہے کہ مہنگائی ہو گئی۔

(اس موقع پر اپوزیشن کی ایک رکن احتجاج کرتی رہیں)

جناب چیئرمین: آپ بولیں، آپ ان کو چھوڑیں۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب! ان کو باہر نکالیں۔ کرمانی صاحب نے یہاں جو بات کی، میں ان کی بات کو بالکل صحیح سمجھتا ہوں۔ انہوں نے جو بات کی ہے، مثال کے طور پر اُس دن یہاں ایک Bill آیا تھا، اس پر بحث ہوئی، ٹھیک ہے، اچھی بحث تھی۔ سینیٹر شہادت اعوان صاحب ایک Bill لے کر آئے، ہم نے اُسے وہاں discuss کیا، اُس پر یہاں بحث بھی ہوئی، ٹھیک ہے fruitful بحث تھی، آپ نے اسے اسلامی نظریاتی کونسل کو بھجوا دیا، experts کو چلا گیا، ہم اس پر بات کریں، decent type of discussion which is required of Sherry Rehman also کہ یہ اس طرح کی discussion کریں تو ایوان ان سے مستفید ہو گا۔ یہ بڑی اچھی posts پر رہ چکی ہیں، ان کی بہت تعلیم ہے، ان کا بہت زیادہ تجربہ ہے، یہ اپنے اس تجربے سے ہمیں مستفید کریں، یہ نہیں کہ آپ خالی یہاں آجائیں، ہم ان سے کچھ نہیں سیکھ رہے ہیں، شیری صاحبہ! ہم آپ سے سیکھنا چاہتے ہیں، اچھی باتیں سیکھنا چاہتے ہیں، آپ کی جو خراب باتیں ہیں وہ کراچی میں چھوڑ کر آجایا کریں، ہمیں یہاں اچھی اچھی باتیں سکھائیں۔

جناب چیئرمین: جی شکریہ۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب والا! میری آپ سے درخواست ہے کہ آئندہ جب بھی اجلاس ہو۔۔۔۔

جناب چیئرمین: میں بھی ایوان کے تمام ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ tools لے آئیں، شیری ہو یا کوئی بھی ہو، tools لے آئیں، ہم موقع دیں گے۔ جی شکریہ۔ سینیٹر بہرہ مند تنگی صاحب! آپ کا point of public importance.

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: شکریہ، جناب چیئرمین! میں point of public importance پر بات کرنا چاہتا ہوں لیکن میرے معزز ساتھی اور senior

politician جو پارٹی میں grassroots level سے لے کر آج سینیٹر بنے ہیں، انہیں [XXX][4] کا بھی پتا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: میری گزارش ہے کہ point of public importance پر بات کریں، اسی پر ہی بات کریں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب والا! میں اسی طرف آتا ہوں۔ اگر میرے معزز ساتھی کو گڑ منڈی میں، سبزی منڈی میں اور [XXX] کا فرق معلوم ہے تو ان کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ یہاں نہ [XXX] بیٹھے ہیں اور نہ [XXX] بیٹھے ہیں۔ یہاں پاکستان پیپلز پارٹی کے وہ کارکن ہیں جنہوں نے اپنے چالیس، اکتالیس سالہ political carrier پر، Bhuttoism کو آگے بڑھانے کے لیے اور اس ملک میں مضبوط جمہوریت کے لیے اپنی جانوں کی قربانی دی ہے۔ میری family میں میرے بھائی نے شہادت دی ہے، گڑھی خدا بخش میں میری leadership کی چار قبریں ہیں، ان چار قبروں کی بدولت آج محسن عزیز صاحب اس پارلیمان میں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔ ان کو جمہوریت کا کیا پتا، ان کو قربانیوں کا کیا پتا؟

جناب چیئرمین: براہ مہربانی personal نہ ہوں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: انہیں سیاست کا کیا پتا؟ جناب والا! میں بات کروں گا، انہیں آگ لگی ہے، آپ انہیں بٹھائیں تاکہ میں بات کر سکوں۔ ان کو ہضم ہونے دیں۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: محسن صاحب! آپ کو وزارت نہیں ملے گی، آپ کو وزیر نہیں بنائیں گے، آپ بیٹھ کر بات کریں، جناب والا! آپ انہیں بٹھائیں۔

جناب چیئرمین: بہرہ مند تنگی صاحب! ایک سیکنڈ تشریف رکھیں، سن لیں پھر آپ اپنے موقع پر بات کریں۔ جی ٹھیک ہے وہ الفاظ expung کر دیے ہیں، آپ تشریف رکھیں۔ آپ اپنے point of public importance پر بات کریں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: انہوں نے یہ سیاست سیکھی ہے؟ میں بات کرتا ہوں لیکن آپ انہیں بٹھائیں۔ جناب والا! اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے پاکستان پیپلز پارٹی کے کارکنوں کو سیاست کا بھی پتا ہے، انہیں سیاسی آداب کا بھی پتا ہے اور انہیں پارلیمانی روایات کا بھی پتا ہے۔ ہم پارلیمانی آداب پر سیاست کرتے ہیں، ہمیں شہید بی بی اور شہید بھٹو نے سیاسی آداب سکھائے

[4] [Words expunged as ordered by Mr. Chairman]

ہیں، ہم نوکر نہیں رہے ہیں، نہ ہی ہماری leadership bad اور بدنام leadership ہے، ہماری leadership آج پوری دنیا کو یہ message دے رہی ہے کہ چالیس سال بعد بھی لاکھوں لوگ انہیں عزت اور احترام دینے کے لیے گڑھی خدا بخش میں جاتے ہیں۔ ہم سیاسی آداب کو ملحوظ خاطر رکھ کر بات کرتے ہیں لیکن انہیں پتا نہیں ہے کہ یہ کون سی پارٹی سے، کون سے عہدے سے یہاں سینیٹر بنے ہیں؟

جناب چیئرمین: بہرہ مند تنگی صاحب! point of public importance پر بات کریں۔

Point of Public Importance raised by Senator Bahramand Khan Tangi regarding ban on unregistered vehicles and mandatory imposition of M-tag on Motorways

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! اب میں اپنے point of public importance پر آتا ہوں۔ اس وقت نالائق، نااہل اور ناسمجھ حکومت مختلف طریقوں سے جو پیسے اکٹھے کر رہی ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مثال کے طور پر اگر کوئی آدمی لاہور میں گاڑی خرید کر اس پر applied for لکھ کر پشاور جا کر اس گاڑی کی registration کرواتا ہے، کیا یہ ممکن ہے کہ وہ اس گاڑی کو ہوا میں لے کر جائے گا؟ وہ گاڑی motorway سے آئے گی لیکن Motorway Police والے وہاں کھڑے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ applied for گاڑی تو آپ نہیں لے کر جا سکتے ہیں، آپ کی گاڑی پر M-Tag نہیں لگا ہوا ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ ایک ٹیکسی والا صبح چار سدہ سے پشاور جاتا ہے، اب آٹے اور گھی کا یہ حال کیا کہ اس نے بچوں کو آٹا، گھی وغیرہ دے کر تیس روپے اپنی جیب میں toll tax رکھا تاکہ وہ پشاور جانے کے لیے toll tax دے سکے۔ جب وہ وہاں جاتا ہے تو اسے کہتے ہیں کہ آپ کی گاڑی پر M-Tag نہیں ہے، آپ موٹروے پر نہیں جا سکتے۔ وہ کہتا ہے کہ میری گاڑی کا تیس روپے toll tax ہے، میں پشاور پہنچ کر وہاں یہ دے دوں گا۔ اسے کہا جاتا ہے کہ 'نہیں'۔ مجھے بتائیں کہ غریبوں سے دو وقت کا نوالہ چھین کر، غریب ٹیکسی ڈرائیورں سے M-Tag کے ذریعے بھتہ ٹیکس وصول کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جو گاڑی applied for ہے تو وہ گاڑی motorway سے کیوں نہیں جائے گی، آپ بے شک toll tax لے لیں، آپ اپنا حق لے لیں لیکن motorway پر وہ کیوں نہیں جا سکتے؟ جناب والا! میرے اس point

کو Standing Committee میں refer کریں تاکہ ہم Motorway Police سے بات کریں کہ آپ toll tax لیں۔ یہ motorway کسی کے باپ کی motorway ہے کہ آپ لوگوں کو منع کریں، یہ کسی کے باپ کی motorway نہیں ہے اور نہ ہی یہ کسی کے باپ کی دولت ہے، یہ عوام کی motorway ہے، عوام tax دیتے ہیں، انہی taxes سے یہ چلتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اسے Standing Committee میں بھیج دیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

سینیٹر سید شبلی فراز (وزیر برائے اطلاعات و نشریات): جناب چیئرمین! مجھے بہت افسوس اور بڑی ندامت ہے کہ ایک سینیٹر جو اپنے آپ کو سینیٹر سمجھتے ہیں، اگر وہ آ بھی گئے ہیں، وہ ایک غیر قانونی چیز کو۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں کہ ایک سینیٹر۔۔۔

سینیٹر سید شبلی فراز: غلطی سے آ گئے ہو نا۔ آپ مجھے بتائیں کہ یہ ایک غیر قانونی کام کو کس طرح ایوان میں discuss کرتے ہیں؟ آج کل کی law and order situation انہیں تو نہیں پتا کہ جب آپ درہ آدم خیل سے گزرتے ہیں تو کیا ہوتا ہے، انہیں نہیں پتا۔ آپ مجھے بتائیں کہ یہ کہاں کا قانون ہے کہ applied for car کو تو show room سے بھی نہیں نکلنا چاہیے کیونکہ یہ غیر قانونی ہے۔ اگر یہ اسے غلط طریقے سے استعمال کر رہے ہیں، کوئی غلط activity میں use ہو تو اس کا کون ذِمہ دار ہوگا، یہ ذمہ دار ہوں گے؟ انہوں نے نہایت ہی غیر قانونی بات کی ہے اور اس ایوان کی توہین کی ہے۔

جناب چیئرمین: تنگی صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔ سینیٹر دنیش کمار صاحب۔

Point of Public Importance raised by Senator Danesh Kumar regarding the problems being faced by artists

سینیٹر دنیش کمار: شکریہ، جناب چیئرمین! تنگی صاحب! اب ہمیں بھی کچھ سن لیں۔ آج میں ایک اہم point of public importance پر بات کرنا چاہتا ہوں لیکن اس سے پہلے دو الفاظ کہوں گا۔ علی محمد خان صاحب نے میرے لیے اچھے الفاظ کہے کہ دنیش کمار Treasury Benches پر بیٹھ کر Opposition کا کردار ادا کر رہا ہے۔ میں آپ کو

بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے آئین کے Article 19 and 19 (a) میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ؛

"Every citizen shall have the right to freedom of speech and expression".

میں بلوچستان سے سینیٹر ہوں، میرے اوپر بلوچستان کا قرض ہے، بلوچستان پاکستان کا دل ہے، اگر کوئی بلوچستان کے ساتھ زیادتی کرے گا، چاہے وہ اپوزیشن سے ہو یا چاہے وہ حکومتی بنچوں سے ہو گا تو سب سے پہلے دنیش کمار آواز بلند کرے گا۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جتنی زیادتیاں وفاقی ادارے کر رہے ہیں، آپ گیس کو دیکھ لیں، بجلی کی صورت حال کو دیکھ لیں اور اسی طرح ہمارے ساتھ CPEC میں زیادتیاں ہوئی ہیں۔ جناب والا! اس معاملے پر میری زبان بند نہ کریں، اگر آپ کریں گے تو آپ کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ اس پر میں ہمیشہ بولتا رہوں، میں بلوچستان کا حق ادا کروں گا اور اس کے لیے مجھے کسی کی اجازت اور کسی certificate کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! مجھے تھوڑی حیرت ہوئی کہ ہمارے فنکار، اداکار، گلوکار، آرٹسٹ، ڈرامہ نگار، موسیکار اور جتنے لوگ بھی showbiz سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے پاکستان کا نام روشن کیا ہے، بہت اعلیٰ قسم کے ڈرامے بنائے گئے ہیں مگر Production Houses والے ان کے ساتھ بہت زیادہ ظلم و ستم کر رہے ہیں۔ مجھے حیرانگی ہے کہ ان کی شنوائی کرنے کے لیے کوئی ایسا ادارہ نہیں ہے جہاں پر وہ اپنا درد بیان کر سکیں، کوئی ایسی اتھارٹی نہیں ہے جہاں پر وہ اپنا کیس لے کر جا سکیں۔ وہ بے چارے بہت مجبور ہیں، Production Houses شوبز سے تعلق رکھنے والوں کے ساتھ معاوضوں کے حوالے سے جو زیادتیاں کرتے ہیں اس کے لیے پاکستان میں صوبائی سطح پر بھی کوئی اتھارٹی نہیں ہے۔ میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اور آپ دیکھیں کہ لوگ اتنی محنت کے بعد اتنا رتبہ حاصل کرتے ہیں لیکن جب وہ showbiz چھوڑ جاتے ہیں یا کوئی بیمار ہو جاتا ہے تو ان کا مداوا کرنے والا کوئی بھی نہیں ہوتا۔ ہمارے لوک فنکار سسک سسک کر مر گئے مگر ان کی کوئی شنوائی نہیں۔ جو Production House اربوں روپے کماتے ہیں ان کو چاہیے کہ ان کی insurance کے لیے health کے لیے اقدامات کریں، showbiz سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لیے ایک ایسی اتھارٹی قائم کی جائے جس میں showbiz کے لوگ اور ہم politicians بھی شامل ہوں تاکہ کسی بھی اداکار، گلوکار یا writers کو کسی کے آگے

ہاتھ نہ پھیلانے پڑیں۔جناب والا! یہ بہت اہم مسئلہ ہےاور اس پر کوئی Special Committeeبنائیں۔بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر افنان اللہ خان صاحب۔

Point of Public Importance raised by Senator Afnan Ullah Khan regarding the National Security Policy

سینیٹر افنان اللہ خان:بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب چیئرمین!شکریہ۔میں آج National Security Policyپر بات کرنا چاہ رہا ہوں۔آپ کو معلوم ہے کہ حکومت نے National Security Policyکا اعلان کیا ہے جس میں اس بات کا claimکیا ہے کہ National Security Policy پہلی مرتبہ مرتب کی گئی ہے۔ میں اس کے متعلق یہ بتانا چاہتا ہوں کہ 2014 میں جب APS, Peshawar کا واقعہ ہوااور پاکستان میں terrorismبہت زیادہ بڑھ گئی تھی تو اس کے بعد National Action Plan بنایا گیا جس میں یہ چیزیں واضح لکھی تھیں کہ ہم کون سے کام کریں گے جس سے پاکستان کی سیکورٹی کے حالات بہتر ہوں گے مثال کے طور پر اس میں یہ بہت واضح لکھّا تھا کہ اگر کسی crime میں کوئی شخص convicted ہے اس کو سزا دی جائے گی۔ Military Courts بنائے گئے تھے، exact pointsلکھے گئے تھے کہ ہم یہ یہ کام کرتے جائیں گے جن کے ساتھ ساتھ ملکی سیکورٹی کے حالات بہتر ہوتے جائیں گے۔انہوں نے ابھی تک ہمیں National Security Policy کا draftتک نہیں دیا لیکن جو کچھ اخبارات میں آیا ہے میں نے وہ دیکھا ہےاور اگر اس documentکا overall spiritدیکھا جائے تو وہ برا نہیں ہے لیکن اس میں specifics پر بات نہیں ہو رہی۔مثال کے طور پر یہ بات کی گئی کہ citizen's security central ہو گی یعنی اس کی job security, healthاور باقی ساری چیزوں کے حوالے سے national security apparatusکام کرے گا اور ساتھ یہ بھی بتایا ہے کہ economy centralہو گی کیونکہ ظاہر ہے کہ اگر آپ نے کسی ملک کو ترقی دینی ہے تو economy will play central roleلیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ اس کو کیسے achieveکیا جائے گا۔مثال کے طور پر اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ economy mainہے تو پھر آپ کو اپنے resourcesکو economyکی طرف redirectکرنا پڑے گا لیکن اس documentمیں کوئی ایسی بات نہیں کی گئی۔جب National Security Policyمرتب کی جارہی تھی تو یہ اچھّا ہوتا کہ

اپوزیشن کو بھی confidence میں لیا جاتا اور اس میں ہمارا input بھی لے لیا جاتا۔ میں یہ بتانا چاہوں گا کہ 2014 میں میاں محمد نواز شریف صاحب نے Charter of Pakistan کا اعلان کیا تھا جس میں انہوں نے پاکستان کے 25 سالہ Economic Plan کا اعلان کیا تھا جس میں یہ تھا کہ ہم ملک کے تمام power brokers کو on board کریں گے اور پاکستان کی economy کو primarily focus کریں گے، حکومتیں آتی جاتی رہیں گی مگر پاکستان کی economy کو ایک track پر ڈال دیں گے اور وہ ترقی کرتی رہے گی۔ آپ نے دیکھا کہ جب ہماری حکومت آئی تو ہم نے اس پر کام بھی کیا جیسے CPEC پر کام ہوا اور پاکستان کی تاریخ میں کبھی اتنی investment نہیں آئی، ہم وہ investment لے کر آئے لیکن جو National Security Policy بنائی گئی ہے مجھے اس میں کوئی specific چیز نظر نہیں آتی۔ اگر یہ حکومت سنجیدہ ہے اور واقعی چاہتی ہے کہ economy کو ٹھیک کرنا ہے تو اس کے لیے ایک تو اپوزیشن کو on board کرنا چاہیے دوسرا یہ ایک clear plan دیں کہ یہ سب ہوگا کیسے۔ حکومت بار بار کہتی ہے کہ ہم one page پر ہیں، میں نے جنرل باجوہ صاحب کی بہت سی تقاریر سنیں جن میں انہوں نے یہ کہا کہ economy central ہوگی اور جب تک economy ٹھیک نہیں ہوگی باقی مسائل حل نہیں ہوں گے لیکن جب معاملہ allocation of resources کا آیا تو وہ والی priority جو آپ کی باتوں میں تھی اس کا reflection resource کی allocation میں کیوں نظر نہیں آتا، یہ بڑا ہی بنیادی سوال ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ بات بھی بتانا چاہتا ہوں کہ strong political system, strong economy بناتا ہے، weak political system, weak economy بناتا ہے، دنیا میں جہاں بھی بڑی بڑی transformations economic ہوئی ہیں وہاں کے strong political system ہی development لے کر آئے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے ملک میں یہ بات prevail کرتی ہے کہ ہم اپنے institutions کو مضبوط کریں، اپنے ملک کو مضبوط کریں کیونکہ جب پاکستان ترقی کرے گا تو ہم سب ترقی کریں گے اور اگر آپس کی wrangling میں لگے رہیں گے تو ممکن ہے کہ کسی ادارے میں زیادہ ترقی آجائے لیکن ملک overall نیچے آجائے گا۔

Mr. Chairman: Thank you sir.

سینیٹر افنان اللہ خان: جناب! مجھے بہت عرصے کے بعد آج موقع ملا ہے، بس ختم کر رہا ہوں، میں economy پر بھی تھوڑی روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ اس کے لیے کوئی tool لے کر آئیں، جس طرح ابھی ہاؤس میں بات ہوئی ہے، آپ کوئی Calling Attention Notice لے کر آئیں تاکہ کوئی منسٹر جواب بھی دے سکیں، پلیز۔

سینیٹر افنان اللہ خان: جناب! میں نے Calling Attention Notices بھی دیے ہیں لیکن وہ آتے ہی نہیں، میں کیا کروں جناب۔ میں نے Resolutions بھی دی ہیں۔

جناب چیئرمین: مجھے ان کے Calling Attention Notices دکھائیں۔ جب اگلے ہفتے سے Session ہوگا تو روزانہ دو، دو Calling Attention Notices ہوں گے۔

سینیٹر افنان اللہ خان: جناب! بس میں ڈیڑھ منٹ لوں گا اور ختم کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی۔

سینیٹر افنان اللہ خان: جناب! میں furnace oil پر معاملہ لانا چاہتا ہوں۔ اس وقت حالات یہ ہیں کہ ملک کے اندر گیس نہیں ہے اور بجائے اس کے کہ LNG import کی جاتی، نہیں کی۔ پورے ملک میں furnace oil excess میں ہے اور اس حد تک excess میں ہے کہ refineries بند ہو رہی ہیں مگر حکومت نے furnace oil import کر لیا۔ اب بتائیں کہ یہ کرپشن نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے، کس نے آپ کو یہ کہا تھا کہ furnace oil import کریں جب کہ وہ آپ کے پاس already in excess موجود ہے اور جو چیز آپ کے ملک میں موجود نہیں ہے اس کے لیے آپ نے کچھ بھی نہیں کیا۔ اس وقت inflation کا یہ حال ہے کہ ملک میں آٹا، دال، چینی، گھی ہر چیز out of control ہے، آپ سے کوئی چیز بھی سنبھالی نہیں جا رہی اور پھر آپ یہاں پر آکر ہمیں کہتے ہیں کہ جی کرپشن ہے، اگر کرپشن ہے تو Transparency International یہ کہہ رہی ہے کہ آپ کی حکومت چور ہے، آپ اس وقت Corruption Index میں 124 نمبر پر ہیں۔

Mr. Chairman: Thank you sir.

سینیٹر افنان اللہ خان: آپ کس طرح کسی کو کہہ سکتے ہیں، میں ختم کر رہا ہوں، finally ایک اور بات کہہ رہا ہوں کہ اگر یہ حکومت احمقوں کی جنت میں رہنا چاہتی ہے تو رہے، ہمیں تو اس کا فائدہ ہے، ہم ان کے political opponent ہیں مگر جس طرح Local Bodies کے الیکشن میں KPK کے عوام نے ان کا حشر کیا ہے یہ نوشتہ دیوار ہے اور آپ لوگوں کا یہ حشر آگے بھی ہونے جارہا ہے۔ اگر آپ نے اپنی حرکتیں ٹھیک نہ کیں، کرپشن پر کنٹرول نہ کیا تو آپ لوگوں کا یہی حشر ہوگا۔

جناب چیئرمین: شکریہ سینیٹر افنان اور دوسری بات آپ نے کوئی Calling Attention Notice, Motion نہیں دیا، یہ list میرے سامنے موجود ہے، آپ ہاؤس میں جمع کروادیا کریں۔

سینیٹر افنان اللہ خان: جناب! میں آپ کو اگلی دفعہ دے دوں گا۔

Mr. Chairman: The Question, Resolutions, Motions under Rule 218 and Calling Attention Notices, notices of which were received for the Current Session but have not been taken up in the House will not lapse on prorogation of this Session and will be carried forward for the next Session. I will now read out the prorogation received from the President.

"In exercise of the powers conferred by Clause 1 of Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate Session on the conclusion of its business on the 29th December, 2021."

Sd-

(Dr. Arif Alvi)

President, Islamic Republic of Pakistan

(The House was then prorogued sine die)

Index

Mr. Fawad Ahmed 2, 15
Mr. Ijaz Ahmad Shah 6
Mr. Zaheer-Ud-Din Babar Awan 5, 17, 69
Senator Azam Nazir Tarrar 63
Senator Bahramand Khan Tangi 2, 46
Senator Ejaz Ahmed Chaudhry 67, 68
Senator Fida Muhammad 20
Senator Hidayatullah Khan 23, 46
Senator Kamil Ali Agha 68
Senator Kamran Murtaza 42
Senator Mohammad Hamayun Mohmand 30
Senator Mohsin Aziz 10, 48, 64, 65
Senator Mushtaq Ahmed 38, 80
Senator Nuzhat Sadiq 15, 16, 33
Senator Seemee Ezdi 6, 57, 58, 59, 65, 66, 67
Sheikh Rashid Ahmed 10, 21, 23, 30, 38, 43, 46, 47
جناب ظہیرالدین بابر اعوان 2, 4, 5, 6, 18, 19, 20
جناب علی محمد خان 7, 8, 9, 11, 12, 13, 14, 22, 25, 27, 28, 30, 31, 33, 35, 36, 37, 40, 41, 42, 43, 45, 83, 84, 85, 86, 87, 88, 89, 90, 91
سینیٹر ہدایت اللہ خان 25
سینیٹر آصف سعید کرمانی 92, 93, 94
سینیٹر اعظم نذیر تارڑ 42
سینیٹر افنان اللہ خان 103, 105, 106
سینیٹر امام دین شوقین 9
سینیٹر انجینئر رخسانہ زبیری 12
سینیٹر بہرہ مند خان تنگی 2, 3, 4, 98, 99, 100
سینیٹر تاج حیدر 5
سینیٹر جام مہتاب حسین ڈہر 5
سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان 23, 29, 30
سینیٹر دنیش کمار 37, 101
سینیٹر دوست محمد خان 14
سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم 20, 75, 76, 77, 78, 79
سینیٹر ڈاکٹر مہر تاج روغانی 8, 9
سینیٹر ذیشان خانزادہ 2
سینیٹر رانا مقبول احمد 18, 44
سینیٹر سعدیہ عباسی 59, 62
سینیٹر سید شبلی فراز 101
سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی 14, 19, 26
سینیٹر سیمی ایزدی 7
سینیٹر شیری رحمٰن 70, 71, 72, 73, 74

سینیٹر عرفان الحق صدیقی 13
سینیٹر فدا محمد 21, 23
سینیٹر کامران مرتضٰی 42, 43
سینیٹر محسن عزیز 11, 32, 33, 64, 73, 92, 95, 96, 97, 98
سینیٹر محمد اکرم 41
سینیٹر محمد ہمایوں مہمند 30, 31, 41
سینیٹر مشتاق احمد 17, 39, 40, 80, 91
سینیٹر نزہت صادق 35
سینیٹر دنیش کمار 28
سینیٹر دوست محمد خان 23
سینیٹر سعدیہ عباسی 61